مایوس کیوں کھڑا ہے؟
گلدستۂ مغفرت
گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے
تالیف
حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری
فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری
نظر ثانی
حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالنپوری
استاذ حدیث و فقہ دار العلوم دیوبند

مایوس کیوں کھڑا ہے؟

گلدستۂ مغفرت

(گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے)

تالیف: حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری

فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوریؒ

نظر ثانی: حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

ناشر

الامین کتابستان دیوبند

خدایا!

اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس

کا کفارہ بنادے! آمین یارب العالمین!

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ زمر آیت:۵۳)

آپ کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا، واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

فہرست مضامین

- تقریظ (حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی) ۱۹
- پیش لفظ (حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری) ۲۰
- آیات مغفرت ورحمت ۲۱
- شرک وکفر اور بغض وحسد سے بچئے آپ کے گناہ معاف ۵۸
- شعبان کی پندرہویں رات میں شرک کرنے والے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے سوا سب کے گناہ معاف ۵۸
- جو شرک، جادو اور کینہ سے بچا اس کے گناہ معاف ۵۹
- فرشتے دینی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں آپ بھی تلاش کر کے شریک ہو جایئے، گناہ معاف ۵۹
- عالم باعمل بنئے گناہ معاف ۶۲
- جو علم دین کی طلب میں لگ گیا اس کے گناہ معاف ۶۲
- جو طلب علم کے لیے نکلا اس کے گناہ معاف ۶۲
- طالب علم کے احترام میں فرشتے پرواز روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور عالم دین کے لیے تمام مخلوق مغفرت کی دعا کرتی ہے ۶۳
- دن کے شروع اور آخری حصہ میں نیک کام کیجیے درمیان کے گناہ معاف ۶۴
- جس نے آئندہ اچھے کام کئے اس کے پچھلے گناہ معاف ۶۵
- نیک کام کرو اور بڑے گناہوں سے بچو چھوٹے گناہ معاف ۶۶

- جس نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر قرآن پڑھنا سکھایا اس کے گناہ معاف ۶۷
- اچھی طرح وضو کیجیے اور نماز پڑھیے، گناہ معاف ۶۷
- اگر کسی سے گناہ سرزد ہوجائے تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے، اور معافی مانگے گناہ معاف ۷۱
- نماز کے لیے اچھی طرح وضو کیجیے سارے گناہ معاف ۷۲
- وضو کرکے فوراً درج ذیل دعا پڑھئے دو وضوؤں کے درمیان جو گناہ کئے وہ معاف ۷۳
- رات کو باوضو سویا کرو گناہ معاف ۷۴
- جمعہ کے دن غسل کیجئے گناہ معاف ۷۴
- جمعہ کے دن درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف ۷۵
- جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ۷۷
- جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ۷۷
- چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیجیے گناہ معاف ۷۸
- اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھئے گناہ معاف ۷۸
- تہجد کا اہتمام کیجیے گناہ معاف ۷۹
- اشراق کی نماز پڑھئے گناہ معاف ۷۹
- رمضان میں تراویح کا اہتمام کیجئے گناہ معاف ۸۰
- جمعہ کے دن خوب دھیان سے خطبہ سنئے دس دن کے گناہ معاف ۸۰
- پیدل چل کر آئیے اور جماعت سے نماز پڑھئے گناہ معاف ۸۱
- گناہوں کو مٹانے والے چند اعمال ۸۱

- بلند آواز سے اذان دیجیے، گناہ معاف ۸۲
- پانچوں نمازوں کا اہتمام کیجئے، گناہ معاف ۸۲
- پانچوں نمازوں اور جمعہ کا اہتمام کیجئے اور جنابت کے بعد غسل کیجئے گناہ معاف ۸۴
- صف میں خالی جگہ ہو تو پُر کیجیے آپ کے گناہ معاف ۸۵
- پانچوں نمازوں کی پابندی کیجیے درمیان کے گناہ معاف ۸۵
- جنگل میں رہنے والا جب اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۸۸
- نماز کے لیے پیدل آئیے اور جائیے، ہر قدم پر ایک گناہ معاف ۸۸
- اذان سن کر درج ذیل دعا پڑھئے آپ کے گناہ معاف ۸۹
- جس نے سجدہ میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہا اس کے گناہ معاف ۸۹
- جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے دن کے گناہ معاف ۹۰
- جس نے عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے گناہ معاف ۹۰
- جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اس کے گناہ معاف ۹۱
- جو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان عبادت کرتا رہا اس کے گناہ معاف ۹۱
- میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں اور تہجد پڑھیں دونوں کے گناہ معاف ۹۲
- صلاۃ التسبیح پڑھئے سارے گناہ معاف ۹۳
- مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھئے سارے گناہ معاف ۹۷
- جمعہ کے دن فجر کی نماز با جماعت پڑھئے گناہ معاف ۹۸

- شب قدر میں خوب نماز پڑھیے اور رمضان میں روزے رکھیے گناہ معاف ۹۹
- مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھیے دن بھر کے گناہ معاف ۹۹
- جس نے رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنائی یا کنواں کھودا اس کے گناہ معاف ۱۰۰
- دس مرتبہ اللہ اکبر دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ کہیے: اے اللہ میری مغفرت فرما دے، آپ کے گناہ معاف ۱۰۰
- تیسرے کلمہ کا ورد کیجیے گناہ معاف ۱۰۱
- مندرجہ ذیل دعا کیجیے گناہ معاف ۱۰۲
- آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو مندرجہ ذیل کلمات کہیے سارے گناہ معاف ۱۰۲
- سو مرتبہ سبحان اللہ کہیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ معاف ۱۰۳
- بازار میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر قدم رکھیے دس لاکھ گناہ معاف ۱۰۴
- لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کہیے آپ کے گناہ معاف ۱۰۵
- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کہیے آپ کے گناہ معاف ۱۰۵
- سونے والا جب کروٹ بدلے درج ذیل کلمات کہے گناہ معاف ۱۰۶
- سچے دل سے کلمہ پڑھیے آپ کے گناہ معاف ۱۰۷
- فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۰۷
- ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک بار درج ذیل دعا پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۰۸
- درج ذیل دو کام کیجیے سارے گناہ معاف ۱۰۸
- نماز کے بعد درج ذیل تسبیح پڑھیے گناہ معاف ۱۱۰

- جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سو مرتبہ کہا کرو آپ کے ایک لاکھ اور والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ۱۱۰
- صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۱۱
- صبح وشام درج ذیل کلمات دس مرتبہ کہا کرو دس گناہ معاف ۱۱۲
- اللہ کے پسندیدہ چار کلمے ۱۱۲
- مصافحہ کے وقت دونوں يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں دونوں کے گناہ معاف ۱۱۳
- کھانے کے بعد اور کپڑا پہنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھیے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ۱۱۴
- مندرجہ ذیل دعا کیجیے آپ کے گناہ معاف ۱۱۵
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ظالم کے گناہ معاف ۱۱۵
- اختتام مجلس پر درج ذیل دعا پڑھیے گناہ معاف ۱۱۷
- جب نماز کے لیے گھر سے نکلو درج ذیل دعا پڑھیے ستر ہزار فرشتے آپ کے لیے استغفار کریں گے ۱۱۸
- فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا پڑھیے دس بڑے گناہ معاف ۱۱۹
- فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۲۱
- جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے درج ذیل دعا کیجیے سارے گناہ معاف ۱۲۱
- صبح وشام درج ذیل دعا پڑھا کرو گناہ معاف ۱۲۲
- صبح وشام درج ذیل کلمات کہا کرو گناہ معاف ۱۲۳
- لیٹتے وقت درج ذیل کلمات پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۲۳
- لیٹتے وقت درج ذیل دعا تین مرتبہ پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۲۴
- بیدار ہوتے ہی درج ذیل دعا پڑھیے گناہ معاف ۱۲۴

- رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے ۱۲۵
- درج ذیل دعا کیا کرو سارے گناہ معاف ۱۲۶
- اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھیے گناہ معاف ۱۲۶
- سورۂ ملک پڑھ لیجیے گناہ معاف ۱۲۷
- فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیے ایک سال کے گناہ معاف ۱۲۸
- جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کیجیے گناہ معاف ۱۲۸
- جمعہ کی رات میں حٰم الدخان پڑھیے گناہ معاف ۱۲۹
- جمعہ کی رات میں سورۂ یٰس پڑھیے گناہ معاف ۱۲۹
- جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور معوذتین سات سات مرتبہ پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۳۰
- سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیے سارے گناہ معاف ۱۳۱
- ہر روز دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھیے پچاس سال کے گناہ معاف ۱۳۱
- گناہ پر شرمندگی کا اظہار کیجیے، گناہ معاف ۱۳۲
- ''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں'' تین مرتبہ کہنے سے گناہ معاف ۱۳۲
- ندامت کے ساتھ اپنے گناہ کا اقرار کیجیے اور معافی مانگیے گناہ معاف ۱۳۳
- آپ کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں تو معافی مانگیے، گناہ معاف ۱۳۴
- ساری زمین آپ کے گناہوں سے بھر گئی ہے پھر بھی معافی مانگیے اور شرک سے بچیے گناہ معاف ۱۳۶

- جو مغفرت خداوندی پر کامل یقین رکھتا ہے اس کے گناہ معاف ۱۳۶
- استغفار کرتے رہیے گناہ معاف ۱۳۷
- کثرت سے استغفار کرتے رہو ہر تنگی سے نجات اور قیامت کے دن مسرت ہوگی ۱۳۷
- رات دن گناہ کرنے والو! اللہ سے معافی مانگتے رہو، گناہ معاف ۱۳۸
- گناہوں سے توبہ کیجیے گناہ معاف ۱۴۰
- اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندے جب تک استغفار کرتے رہیں گے، اللہ معاف فرماتے رہیں گے ۱۴۱
- توبہ کا دروازہ کھٹکھٹایئے گناہ معاف ۱۴۲
- تہجد کے وقت استغفار کیجیے آپ کے گناہ معاف ۱۴۲
- توبہ کیجیے اور نیک کام کیجیے آپ کے گناہ معاف ۱۴۳
- رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہہ دیجیے آپ کے گناہ معاف ۱۴۴
- توبہ کی تلاش میں نکلنے والے قاتل کے گناہ معاف ۱۴۴
- مغفرت کی امید رکھیے گناہ معاف ۱۴۶
- جس کو استغفار کی توفیق مل گئی اس کے گناہ معاف ۱۴۶
- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہیے گناہ معاف ۱۴۷
- ہر نماز سے پہلے دس مرتبہ استغفار کیجیے گناہ معاف ۱۴۸
- شب برأت میں معافی مانگیے گناہ معاف ۱۴۹
- استغفار سے غیبت کا گناہ معاف ۱۴۹
- ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ کہیے سارے گناہ معاف ۱۵۰
- بندوں کی بیماری گناہ، اور اس کا علاج استغفار ہے ۱۵۰

- دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار سید الاستغفار پڑھئے سارے گناہ معاف ۱۵۱
- جو اللہ کے عذاب سے ڈرا اس کے گناہ معاف ۱۵۲
- جس کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپایا اس کے گناہ معاف ۱۵۳
- جو لوگ صرف رضائے الٰہی کے لیے اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کے گناہ معاف ۱۵۳
- اللہ کی تعظیم کیجئے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کیجئے سارے گناہ معاف ۱۵۴
- نعمت ملنے پر اللہ کی بار بار تعریف کیجئے گناہ معاف ۱۵۴
- غافلین کے مجمع میں اللہ کو یاد کیجئے سارے گناہ معاف ۱۵۵
- جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں دیکھیں اور ہر بار اللہ اکبر کہا اس کے گناہ معاف ۱۵۶
- میت کو غسل دیجیے اور اس کے عیوب چھپایئے، آپ کے چالیس کبیرہ گناہ معاف، اور قبر کھودنے کا ثواب ۱۵۷
- میت کو غسل اور کفن دینے کا اجر و ثواب ۱۵۷
- مرحوم کی تعریف کیجئے مرحوم کے گناہ معاف ۱۵۸
- دو پڑوسی گواہی دیں کہ مرحوم بھلا آدمی تھا مرحوم کے گناہ معاف ۱۵۸
- جس کے حق میں تین پڑوسی بھلائی کی گواہی دیں اس کے گناہ معاف ۱۵۹
- جس نے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اس کے گناہ معاف ۱۵۹
- جس کی نماز جنازہ سو آدمیوں نے پڑھی اس کے گناہ معاف ۱۶۰
- مسلمانوں کی تین صفوں نے جس کی نماز جنازہ پڑھی اس کے گناہ معاف ۱۶۰
- مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کیجئے مرحوم کے گناہ معاف ۱۶۱

- تمام مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کیجئے ہر مؤمن کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی ۱۶۲
- تمام مؤمنین کے لیے ہر روز ستائیس مرتبہ مغفرت کیجئے آپ مستجاب الدعوات بن جائیں گے ۱۶۲
- جو جنازہ کے پیچھے چلا اس کے گناہ معاف ۱۶۲
- جو وصیت کر کے فوت ہوا اس کے گناہ معاف ۱۶۳
- قبر کے بھینچنے سے باقی گناہ معاف ۱۶۳
- موت کی سختیاں برداشت کیجئے گناہ معاف ۱۶۴
- جو اللہ کے راستے میں نکلا اور شہید ہو گیا اس کے سارے گناہ معاف ۱۶۴
- شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف ۱۶۵
- اللہ کے راستے میں اگر موت آ گئی تو سارے گناہ معاف ۱۶۵
- حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے کبیرہ گناہ معاف ۱۶۶
- کثرت سے درود شریف پڑھئے، آپ کے تمام غم ختم اور گناہ معاف ۱۶۷
- باہم محبت رکھنے والے بندے جب ملیں حضور پر درود بھیجیں ان کے گناہ معاف ۱۶۸
- جمعہ کے دن اسی (۸۰) مرتبہ حضور پر درود بھیجئے اسی سال کے گناہ معاف ۱۶۹
- حضور ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجئے دس گناہ معاف ۱۶۹
- لکھا ہوا درود شریف جب تک باقی رہتا ہے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں ۱۷۰
- اپنے مال کی زکاۃ نکالئے گناہ معاف ۱۷۰

- صدقہ خیرات کیا کیجئے گناہ معاف ۱۷۱
- صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیجئے گناہ معاف ۱۷۲
- تاجر حضرات صدقہ خیرات کیا کریں لغو باتوں کا گناہ معاف ۱۷۳
- قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کے گناہ معاف ۱۷۳
- رمضان میں غلط کام نہ کیجئے، روزے رکھئے اور اچھے کام کیجئے گناہ معاف ۱۷۵
- رمضان کی آخری رات میں تمام روزہ داروں کے گناہ معاف ۱۷۵
- رمضان المبارک کے فضائل ۱۷۷
- رمضان میں درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف ۱۷۹
- رمضان کی پہلی رات میں تمام مسلمانوں کے گناہ معاف ۱۸۰
- روزہ رکھنے اور صدقۂ فطر ادا کرنے والے کے گناہ معاف ۱۸۱
- رمضان میں ذکر کرنے والے کے گناہ معاف ۱۸۱
- رمضان میں معافی مانگئے گناہ معاف ۱۸۲
- جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے اس کے سارے گناہ معاف ۱۸۳
- عرفہ کے دن روزہ رکھئے دو سال کے گناہ معاف ۱۸۳
- عاشورہ کا روزہ رکھئے ایک سال کے گناہ معاف ۱۸۴
- ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کیجئے گناہ معاف ۱۸۵
- جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا اس کے گناہ معاف ۱۸۵
- قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کیجئے نہ پیٹھ ایک گناہ معاف ۱۸۶

- اللہ کے گھر کی زیارت کرنے والا دنیا میں عافیت سے رہتا ہے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف ۱۸۷
- پانچ چیزیں دیکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۸۷
- حج کیجئے آپ کے گناہ معاف ۱۸۸
- جس نے اچھی طرح حج کیا اس کے سارے گناہ معاف ۱۸۹
- اسلام، ہجرت اور حج سے گزشتہ گناہ معاف ۱۹۰
- حج اور عمرہ کیا کرو فقر دور ہوگا اور گناہ معاف ۱۹۱
- اونٹ کے ہر قدم پر حاجی کا ایک گناہ معاف ۱۹۲
- حج اور عمرہ کرنے والا معافی مانگے گناہ معاف ۱۹۳
- حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا کرے اس کے گناہ معاف ۱۹۴
- جب حاجی احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۱۹۴
- عرفہ کے دن تمام حاجیوں کے گناہ معاف ۱۹۵
- حج یا عمرہ کرنے والا راستہ میں مرگیا تو اس کے گناہ معاف ۱۹۷
- جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف ۱۹۷
- جس نے مناسک حج پورے کئے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے اس کے گناہ معاف ۱۹۸
- جس نے بیت اللہ کے پچاس طواف کئے اس کے گناہ معاف ۱۹۹
- طواف کرنے والے کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف ۱۹۹
- جس نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا اس کے گناہ معاف ۲۰۰
- جو بیت اللہ میں داخل ہوگیا اس کے گناہ معاف ۲۰۰
- عرفہ کے دن بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں ۲۰۱

- جس نے عرفہ کے دن اپنے کان، اپنی نگاہ اور زبان کو قابو میں رکھا اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۱
- ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۲
- اللہ کے راستے میں آپ کے سر میں درد ہو تو صبر کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۳
- بیمار آدمی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الخ چالیس مرتبہ پڑھے سارے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۳
- بیماری پر صبر کیجئے آپ کے سارے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۴
- عیادت کرنے والوں کے سامنے بیمار آدمی اللہ کی تعریف کرے، اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۵
- بیماری سے سارے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۶
- بینائی چلی جائے تو صبر کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۷
- جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۷
- بدن میں کوئی تکلیف یا درد ہے تو صبر کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۸
- نیند نہ آئے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۹
- سفر میں جس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۰
- بخار کو برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۱
- ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۱
- آپ کے سر میں درد ہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۲
- معمولی بیماری پر ایک گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۲
- بیمار آدمی کی دعا مقبول اور گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۳
- جس نے بیمار کی عیادت کی اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۳
- حالت اسلام میں جس کا ایک بال سفید ہوا اس کا ایک گناہ معاف ۲۱۴

- نامناسب حالات پر صبر کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۵
- اگر کوئی کہے کہ اللہ کی قسم! تیری مغفرت نہیں ہوگی تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۵
- تین چیزوں کو چھپائیے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۶
- کوئی نامناسب بات کہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۷
- آزمائش کے وقت صبر کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۷
- جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوگئے اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۸
- مسلسل نامناسب حالات آنے پر صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۹
- طلب معاش میں جو تھکا اس کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۲
- رنج وغم اور معاشی تفکرات سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۲
- مالدار کو مہلت دیجئے اور غریب کا قرضہ معاف کر دیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۳
- ایک دوسرے سے نہ بولنے والے باہم صلح کر لیں گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۳
- آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو معاف کر دیجئے آپ کا ایک گناہ معاف ۲۲۵
- آپ کو کوئی زخم پہنچائے تو معاف کر دیجئے آپ کے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۵
- جس نے نابینا آدمی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۶
- لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۷
- لوگوں پر رحم کیجئے اور ان کی خطائیں معاف کیجئے آپ کے گناہ معاف ۲۲۷
- دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور مسکرائیں گناہ معاف ۲۲۸
- بھوکوں کو کھلائیے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۸
- پیاسوں کو پانی پلائیے گناہ معاف ۔۔۔۔۔۔ ۲۲۹

- اگر کوئی فریق سودا ختم کرنا چاہتا ہے تو ختم کر دیجئے گناہ معاف ۲۳۰
- جو بگڑے ہوئے تعلقات کو ہموار کرنے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف ۲۳۰
- آپ کے گناہ زیادہ ہیں تو پانی پلایئے آپ کے گناہ معاف ۲۳۱
- مہمان کا اعزاز واکرام کیجئے آپ کے گناہ معاف ۲۳۲
- سوار ہوتے وقت اپنے بھائی کی رکاب تھامئے آپ کے گناہ معاف ۲۳۲
- جس نے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اس کے گناہ معاف ۲۳۳
- جس نے مسلمان بھائی کو خوش کر دیا اس کے گناہ معاف ۲۳۴
- جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرادی اس کے گناہ معاف ۲۳۴
- جس نے راستہ سے خاردار ٹہنی ہٹائی اس کے گناہ معاف ۲۳۵
- اہل خانہ اور پڑوسیوں کی حق تلفی کا کفارہ ۲۳۵
- سلام کیجئے اور نرم گفتگو کیجئے گناہ معاف ۲۳۶
- اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہئے، آپ کے گناہ معاف ۲۳۶
- اگر نامۂ اعمال کے شروع میں اور آخر میں خیر لکھی ہوئی ہے تو درمیان کے گناہ معاف ۲۳۷

تقریظ

حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ:

زیر نظر کتاب مولانا محمد یونس پالن پوری کی تالیف ہے، انہوں نے مختلف اوقات میں ایسی حدیثوں کو جمع کر لیا جن میں مغفرت کا یا گناہوں کے کفارہ کا ذکر ہے، پھر ان کو کتابی شکل میں مرتب کر دیا ہے میں اس کا نام ''گلدستۂ مغفرت'' رکھتا ہوں۔ میں نے اس کا مکمل مطالعہ کیا کتاب انتہائی مفید ہے اور اس کو گلدستۂ مغفرت کہا جاسکتا ہے، جس میں مغفرت کے پھول کو ریاض الحدیث سے چن چن کر جمع فرما دیا ہے، اس لیے یہ کتاب طالبانِ معرفت و مغفرت کے لیے بے انتہا مفید ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کی محنت کو قبول فرمائے۔

طالب دعاء

زین العابدین الاعظمی

۶ ربیع الاول سنہ ۱۴۲۶ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور دعوت وتبلیغ کی محنت وکوشش سے آج بہت سے مسلمان راہ راست پر آرہے ہیں، مگر کچھ لوگ جب اپنی گذشتہ زندگیوں کو دیکھتے ہیں تو یہ سوچ کر مایوس ہوجاتے ہیں کہ ہم نے ماضی جو بڑی بڑی زیادتیاں کی ہیں ان کی مغفرت کیسے ہوگی؟ ان ہی لوگوں کی رہنمائی کے لیے احقر نے یہ کتاب دس سال کے طویل عرصے میں مرتب کی ہے، اس میں پہلے ”آیات مغفرت ورحمت“ کو مع ترجمہ رکھا گیا ہے، پھر ان احادیث شریفہ کو ترجمہ اور عنوان کے ساتھ جمع کیا گیا ہے جن میں مغفرت ورحمت خداوندی کا تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو پہلے مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور نے غائر نظر سے دیکھا ہے، پھر مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند نے تصحیح ونظر ثانی سے مزین فرمایا ہے، اور اپنے مکتبہ (الامین کتابستان دیوبند) سے احقر کی اجازت وفرمائش پر شائع کر رہے ہیں جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا

خدایا! اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس کا کفارہ بنادے! آمین

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس پالن پوری

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۹ھ ۲۰ جنوری سنہ ۲۰۰۸ء

آیات مغفرت ورحمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (سورۃ فاتحہ ۱-۲)

ترجمہ:- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۲) فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (سورۃ البقرۃ:۳۷)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳) فَتَابَ عَلَیْکُمْ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (سورۃ البقرۃ:۵۴)

ترجمہ:- پس اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۴) وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(سورۃ البقرۃ:۱۲۸)

ترجمہ:- اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

(۵) وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(سورۃ البقرۃ:۱۴۳)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرۃ:۱۶۰)

ترجمہ: - مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔

(۷) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۷۳)

ترجمہ: - تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۸) فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۸۲)

ترجمہ: - ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کردینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹) فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۹۲)

ترجمہ: - اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ البقرۃ:۱۹۹)

ترجمہ: - پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۱۸)

ترجمہ: - البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۱۲) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۱)

ترجمہ: - اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرما رہا ہے، تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۲)

ترجمہ: - اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۴) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۵)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا فعل ہو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

(۱۵) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۶)

ترجمہ: - جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۶) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ
(سورۃ البقرۃ:۲۳۵)

ترجمہ: - تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے۔

(۱۷) يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (سورۃ آل عمران:۳۰)

ترجمہ: - جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔

(۱۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ آل عمران:۳۱)

ترجمہ: - کہہ دیجئے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ

تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۹) وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (سورۃ آل عمران:۵۸)

ترجمہ: - لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب پورا پورا دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

(۲۰) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
(سورۃ آل عمران:۵۹)

ترجمہ: - مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۱) وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ آل عمران:۱۲۹)

ترجمہ: - آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۲) وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (آل عمران آیت:۱۳۳)

ترجمہ: - اور دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔

(۲۳) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (سورۃ آل عمران:۱۳۵)

ترجمہ: - جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً

اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

(۲۴) أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (سورۃ ال عمران:۱۳۶)

ترجمہ:- انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔

(۲۵) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(سورۃ ال عمران:۱۴۷)

ترجمہ:- وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافر قوم پر مدد دے۔

(۲۶) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

(سورۃ ال عمران:۱۵۲)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب کہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں

جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا تو پھر اس نے تمہیں ان سے پھیر دیا تا کہ تم کو آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگزر فرما دیا اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(۲۷) إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔

(سورۃ ال عمران:۱۵۵)

ترجمہ:- تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈ بھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آ گئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا اور تحمل والا۔

(۲۸) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (سورۃ ال عمران:۱۹۵)

ترجمہ:- پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذاء دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ

کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

(۲۹) إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۶)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَي الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ النساء:۲۵)

ترجمہ:- اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت وطاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کرلے) اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، اس لیے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہران کو دو، وہ پاک دامن ہوں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں، نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے، کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

(۳۱) يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (سورۃ النساء:۲۶)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور

تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرلے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۳۲) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (النساء:۲۷)

ترجمہ:- اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

(۳۳) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (سورۃ النساء:۳۱)

ترجمہ:- اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور عزت وبزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔

(۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۴۳)

ترجمہ:- اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منھ اور اپنے ہاتھ مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

(۳۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء:۴۸)

ترجمہ: - یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۳۶) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۶۴)

ترجمہ: - ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

(۳۷) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء.۹۶)

ترجمہ: - بہت سے درجے جو خدا کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت اور رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۸) فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۹۹)

ترجمہ: - بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف فرمانے والا ہے۔

(۳۹) وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۰)

ترجمہ: - جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آپکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴۰) وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۶)

ترجمہ: - اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو! بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔

(۴۱) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۱۰)

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔

(۴۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭوَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا۔

(سورۃ النساء:۱۱۶)

ترجمہ: - اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

(۴۳) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْھَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (سورۃ النساء:۱۲۹)

ترجمہ:- تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کرلو، اس لیے بالکل ہی ایک طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

(۴۴) إِن تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَن سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا
(سورۃ النساء:۱۴۹)

ترجمہ:- اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ، یا کسی برائی سے درگزر کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔

(۴۵) وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا
(سورۃ النساء:۱۵۲)

ترجمہ:- اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، یہ ہیں جنہیں اللہ پورا ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۴۶) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (سورۃ المائدہ:۳)

ترجمہ:- آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہوگیا، پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

(۴۷) لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (سورۃ المائدہ:۱۲)

ترجمہ:- اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

(۴۸) يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ (سورۃ المائدہ:۱۵)

ترجمہ:- اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کررہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔

(۴۹) وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (سورۃ المائدہ:۱۸)

ترجمہ:- یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث اللہ کیوں سزا دیتا

ہے؟ نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے، زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(۵۰) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۴)

ترجمہ: ۔ ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کرلیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم وکرم والا ہے۔

(۵۱) فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۹)

ترجمہ: ۔ جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۵۲) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ المائدہ:۴۰)

ترجمہ: ۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵۳) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (سورۃ المائدہ:۶۵)

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کی تمام برائیاں معاف فرما دیتے اور ضرور انہیں راحت وآرام کی جنتوں میں لے جاتے۔

(۵۴) اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المائدہ:۷۴)

ترجمہ: ۔ یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

(۵۵) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المائدہ:۹۸)

ترجمہ: ۔ تم یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے۔

(۵۶) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (سورۃ المائدہ:۱۰۱)

ترجمہ: ۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم زمانۂ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی، سوالات گذشتہ اللہ نے معاف کردیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے۔

(۵۷) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الانعام:۵۴)

ترجمہ: ۔ اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجیے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی

رحمت والا ہے۔

(۵۸) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانعام:۱۴۵)

پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔

(۵۹) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورۃ الانعام:۱۶۵)

ترجمہ: ۔ اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تا کہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۰) أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

(سورۃ الانفال:۴)

ترجمہ: ۔ سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۶۱) فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانفال:۶۹)

ترجمہ: ۔ پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے، خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ غفور و رحیم ہے۔

(۶۲) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ الانفال:۷۰)

ترجمہ: ۔ اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی۔

(۶۳) ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ التوبہ:۲۷)

ترجمہ: ۔ پھر اس کے بعد بھی جس پر چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا، اللہ ہی بخشش و مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۴) مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ التوبہ:۹۱)

ترجمہ: ۔ ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔

(۶۵) أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(سورۃ التوبہ:۹۹)

ترجمہ: ۔ یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے، ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۶) وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورۃ التوبہ:۱۰۲)

ترجمہ: ۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کیے تھے، کچھ بھلے اور کچھ برے اللہ سے امید ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۷) أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ:۱۰۴)

ترجمہ: - کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔

(۶۸) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:۱۱۷)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق و مہربان ہے۔

(۶۹) حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ:۱۱۸)

ترجمہ: - یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔

(۷۰) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ یونس:۱۰۷)

ترجمہ: - اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور

کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

(۷۱) اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (سورۃ ہود:۱۱)

ترجمہ: - سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔

(۷۲) وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ ہود:۴۱)

ترجمہ: - نوح نے کہا، اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

(۷۳) قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۃ یوسف:۹۲)

ترجمہ: - جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے، اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

(۷۴) قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ یوسف:۹۸)

ترجمہ: - کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا، وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

(۷۵) وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ (سورۃ الرعد:۶)

ترجمہ: - اور بے شک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی

اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

(۷۶) رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ ابراہیم:۳۶)

ترجمہ: - اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔

(۷۷) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ حجر:۴۹)

ترجمہ: - میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔

(۷۸) وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۸)

ترجمہ: - اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۷۹) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۰)

ترجمہ: - جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔

(۸۰) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۵)

ترجمہ: - پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۸۱) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۹)

ترجمہ: - جو کوئی جہالت سے برے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلا شک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔

(۸۲) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ (سورۃ الکہف:۵۸)

ترجمہ: - اور آپ کا رب بڑی بخشش والا اور رحمت والا ہے۔

(۸۳) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۃ حج:۵۰)

ترجمہ: - سو جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۸۴) ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۃ الحج:۶۰)

ترجمہ: - بات یہی ہے! اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس نے زیادتی کی تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ بے شک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(۸۵) وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ حج:۶۵)

ترجمہ: - اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے

(۸۶) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۵)

ترجمہ:- ہاں! جولوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۸۷) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ (سورۂ نور:۱۰)

ترجمہ:- اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا (تو تم بڑی مشقتوں میں مبتلا ہو جاتے) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔

(۸۸) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النور:۲۰)

ترجمہ:- اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (تو تم پر عذاب اتر جاتا)

(۸۹) اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور آیت:۲۲)

ترجمہ:- کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے۔

(۹۰) اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۂ نور:۲۶)

ترجمہ:- یہ حضرات اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں، ان حضرات کے لیے (آخرت میں) مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۹۱) وَمَنْ يُّكْرِھْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۳۳)

ترجمہ:- اور جو شخص ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی کے بعد بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۲) فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۶۲)

ترجمہ:- پس جب یہ لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیا کریں، اور آپ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۳) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۶)

ترجمہ:- آپ کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو تو اس ذات (پاک) نے اتارا ہے جس کو سب چھپی باتوں کی خبر ہے خواہ وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین میں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۴) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۷۰)

ترجمہ:- مگر جو (شرک و معاصی سے) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۵) اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نمل:۱۱)

ترجمہ:- ہاں! مگر جس سے کوئی قصور ہو جائے پھر برائی کے بعد نیک کام کرلے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

(۹۶) قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۂ نمل:۴۶)

ترجمہ:- صالح علیہ السلام نے فرمایا: ارے بھائیو! تم نیک کام (یعنی توبہ اور ایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو، تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۹۷) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ قصص:۱۶)

ترجمہ:- موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ سے قصور ہو گیا، آپ معاف کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں۔

(۹۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۂ عنکبوت:۷)

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے گناہ مٹا دیں گے، اور ان کو ان کے اعمال کا زیادہ اچھا بدلہ دیں گے۔

(۹۹) وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵)

ترجمہ:- تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۰) لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاۗءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۲۴)

ترجمہ:- تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے گا اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی

مہربان ہے۔

(۱۰۱) قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۰)

ترجمہ:- ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں، یہ اس لیے کہ آپ پر حرج واقع نہ ہو، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔

(۱۰۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۹)

ترجمہ:- اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۳) لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ الاحزاب:۷۳)

ترجمہ:- (یہ اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۱۰۴) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ (سورۂ سبا:۲)

ترجمہ:- جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔

(۱۰۵) لِّيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ
(سورۂ سبا:۴)

ترجمہ:- تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۱۰۶) كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ
(سورۂ سبا:۱۵)

ترجمہ:- (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔

(۱۰۷) الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۂ فاطر:۷)

ترجمہ:- جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت سزا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

(۱۰۸) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ
(سورۂ فاطر:۲۸)

ترجمہ:- اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۰۹) لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ
(سورۂ فاطر:۳۰)

ترجمہ:- تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور

زیادہ دے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

(۱۱۰) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ
(سورۂ فاطر:۳۴)

ترجمہ:- اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

(۱۱۱) إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا (سورۂ فاطر:۴۱)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں، اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام نہیں سکتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بردبار اور بخشنے والے ہیں۔

(۱۱۲) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (سورۂ یٰسین:۲۷)

ترجمہ:- کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔

(۱۱۳) رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ
(سورۂ ص:۶۶)

ترجمہ:- جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۴) خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ (سورۃ الزمر:۵)

ترجمہ:- نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا

ہے ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۵) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الزمر:۵۳)

ترجمہ:- تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

(۱۱۶) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (سورۃ مومن:۷)

ترجمہ:- عرش کے اٹھانے والے اور اس کے پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔

(۱۱۷) تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ (سورۃ مومن:۴۲)

ترجمہ:- تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔

(۱۱۸) نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔ (سورۃ حم سجدۃ:۳۲)

ترجمہ:- غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے

ہے۔

(۱۱۹) مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (سورۃ حم سجدۃ:۴۳)

ترجمہ:- آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے، یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔

(۱۲۰) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الشوریٰ:۵)

ترجمہ:- قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔

(۱۲۱) وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (سورۃ الشوریٰ:۲۳)

ترجمہ:- جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔

(۱۲۲) وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (سورۃ الشوریٰ:۳۰)

ترجمہ:- تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

(۱۲۳) اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ (سورۃ شوریٰ:۳۴)

ترجمہ: - یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے، وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔

(۱۲۴) **هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ** (سورۃ الاحقاف: ۸)

ترجمہ: - تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۵) **يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ** (سورۃ الاحقاف: ۳۱)

ترجمہ: - اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔

(۱۲۶) **وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا** (سورۃ الفتح: ۱۴)

ترجمہ: - اور زمین اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۷) **وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا** (سورۃ الفتح: ۲۹)

ترجمہ: - ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

(۱۲۸) **اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ** (سورۃ الحجرات: ۳)

ترجمہ: - بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۲۹) **وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** (سورۃ الحجرات: ۵)

ترجمہ: - اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا، اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

(۱۳۰) **اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ** (سورۃ الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: - کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۱) **قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** (سورۃ الحجرات: ۱۴)

ترجمہ: - دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، آپ کہہ دیجیے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے۔) حالاں کہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۲) **اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ** (سورۃ النجم: ۳۲)

ترجمہ: — ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔

(۱۳۳) سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(سورۂ حدید آیت:۲۱)

ترجمہ: — تم اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے، وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں۔

(۱۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الحدید:۲۸)

ترجمہ: — اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۵) اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۃ المجادلۃ:۲)

ترجمہ: — تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتی، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن

کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۱۳۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المجادلۃ:۱۲)

ترجمہ: — اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۂ حشر:۱۰)

ترجمہ: — اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے، اے ہمارے پروردگار! آپ بڑے شفیق و مہربان ہیں۔

(۱۳۸) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الممتحنۃ:۷)

ترجمہ: — کیا عجیب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کردے اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے۔

(۱۳۹) وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الممتحنۃ:۱۲)

ترجمہ: — اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان سے

بیعت کرلیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔

(۱۴۰) يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ الصف:۱۲)

ترجمہ: — اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۱) يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ التغابن:۹)

ترجمہ: — جس دن تم سب کو جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لاکر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التغابن:۱۴)

ترجمہ: — اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرجاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۴۳) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ التغابن:۱۷)

ترجمہ: — اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اللہ بڑا بردبار ہے۔

(۱۴۴) ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا (سورۃ طلاق:۵)

ترجمہ: — یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹادے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔

(۱۴۵) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التحریم:۱)

ترجمہ: — اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کردیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۴۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ التحریم:۸)

ترجمہ: — اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوانہ

کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۷) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ (سورۃ الملک:۲)

ترجمہ:۔ جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

(۱۴۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ (سورۂ ملک:۱۲)

ترجمہ:۔ بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۴۹) یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی (سورۂ نوح:۴)

ترجمہ:۔ تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔

(۱۵۰) وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ لِتَغْفِرَ لَھُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَھُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا (سورۂ نوح:۷)

ترجمہ:۔ میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

(۱۵۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (سورۂ نوح:۱۰)

ترجمہ:۔ اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی

مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۵۲) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (سورۂ نوح:۲۸)

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایمان دار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

(۱۵۳) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المزمل:۲۰)

ترجمہ:۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۵۴) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (سورۂ بروج:۱۴)

ترجمہ:۔ وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

(۱۵۵) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا (سورۃ النصر:۳)

ترجمہ:۔ آپ اپنے رب کی پاکی اور حمد وثنا بیان کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

شرک وکفر اور بغض وحسد سے بچیے آپ کے گناہ معاف

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ کُلَّ اثْنَیْنِ وَ خَمِیْسٍ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ لَا یُشْرِکُ بِاللهِ شَیْئًا اِلَّا مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیَقُوْلُ تَعَالٰی اُتْرُکُوْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں پھر ہر اس مومن کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان بغض، دشمنی اور کینہ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ان دونوں کو چھوڑ ے رکھو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں (یعنی ان کی مغفرت کو صلح پر موقوف رکھو)"

شعبان کی پندرہویں رات میں شرک کرنے والے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے سواسب کے گناہ معاف

(۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ یَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ (رواه الطبرانی و ابن حبان فی صحیحه کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۱۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

:"حق تعالیٰ شانہ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں، اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے مشرک کے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے۔" (کنز العمال ۳/ ۴۶۷: ۷۴۶۴)

جو شرک، جادو اور کینہ سے بچا اس کے گناہ معاف

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُمَا سِوٰی ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ : مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَمْ یَکُنْ سَاحِرًا یَتَّبِعُ السَّحَرَةَ وَلَمْ یَحْقِدْ عَلٰی اَخِیْهِ۔(اخرجه الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۶۱، کنز العمال ۱۵/ ۸۴۰ : ۴۳۳۳۷ و عزاه للطبرانی فی الاوسط و ابن النجار — والحدیث فی المعجم الکبیر ایضا ۱۲/ ۲۴۳ : ۱۳۰۰۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ کی مغفرت فرمادیتے ہیں جس کے لیے چاہیں (۱) جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو (۲) جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے (۳) اور اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔"

فرشتے دینی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں آپ بھی تلاش کر کے شریک ہوجایئے، گناہ معاف

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا

قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْ هَلُمُّوْا اِلىٰ حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْ نَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِىْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُكَبِّرُوْنَکَ وَ يَحْمَدُوْنَکَ، وَيُمَجِّدُوْنَکَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِىْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا، وَاللّٰهِ مَا رَاَوْکَ، قَالَ فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِىْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْکَ كَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَاَشَدَّلَکَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَکَ تَسْبِيْحًا قَالَ يَقُوْلُ : فَمَا يَسْاَلُوْنِىْ قَالَ يَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُوْلُ : وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَارَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ : فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ يَقُوْلُ : فَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَارَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ : فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ : هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقىٰ جَلِيْسُهُمْ۔(رواه البخارى باب فضل ذكر الله عزوجل رقم : ٦٤٠٨ و رواه مسلم فى فضل مجالس الذكر ٢/٣٤٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''فرشتوں کی ایک جماعت ہے جوراستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جواللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوب چیز ہے۔اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کرآسمانِ دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں —— جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں —— کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے

جواب میں کہتے ہیں : وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کا سوال کررہے ہیں؟ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے ''اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔'' ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے ''یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔'' (بخاری ٢/ ٩٤٨، مسلم ٢/ ٣٤٤)

عالم باعمل بنئے گناہ معاف

(۵) يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ يَوْمَ القِيَامَةِ : يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّىْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِىْ فِيْكُمْ اِلَّا لِمَعْرِفَتِىْ بِكُمْ قُوْمُوْا فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔(اخرجه الطيبى فى الترغيب عن جابر)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے علماء کی جماعت ! میں نے تمہارے سینوں میں صرف اس لیے علم رکھا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی پہچان کراؤں اُٹھو! بے شک میں تم کو معاف کر چکا ہوں۔''

(کنزالعمال ۱۰/۱۷۳:۲۸۸۹۶)

جو علم دین کی طلب میں لگ گیا اس کے گناہ معاف

(٦) عَنْ سَخْبَرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى، اَىْ مِنْ ذُنُوْبِهٖ و خَطَايَاهُ۔ (اخرجه الترمذى فى فضل العلم ۲/۹)

حضرت سَخْبَرَۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو علم کی طلب میں لگ گیا اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔''

جو طلب علم کے لیے نکلا اس کے گناہ معاف

(۷) عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ (اَىْ لَبِسَ خُفًّا) وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ حَتّٰى يَخْطُوَ عَتَبَةَ دَارِهٖ۔(اخرجه الطبرانى كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۱۰۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس بندے نے جوتا پہنا یا چرمی موزہ پہنا یا کوئی لباس پہنا علم کی طلب میں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں حتی کہ وہ اپنی گھر کی دہلیز پر پہنچے۔''

طالب علم کے احترام میں فرشتے پرواز روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور عالم دین کے لیے تمام مخلوق مغفرت کی دعا کرتی ہے

(۸) عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانِ فِى الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (اَىْ مِنْ مِيْرَاثِ الْاَنْبِيَاءِ) رواه ابوداؤد والترمذى و ابن حبان فى صحيحه والبيهقى و مثله عند ابن عبدالبر وَفِيْهِ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ (اَى للعلماءِ و طالبى العلم) كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَ حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهٗ وَ سِبَاعُ الْبَرِّ وَ اَنْعَامُهٗ۔ و فى رواية ابى داؤد و الترمذى و غيرهم عن طريق ابى الدرداء رضى الله عنه بلفظ وَصَلَّتْ عليه ملائكة السَّمٰوٰتِ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ ، كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۹۴)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیں گے اور اس کے اس عمل سے خوش

ہوکر فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو رکھدیتے ہیں (یعنی پرواز روک کر کھڑے ہوجاتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں کی تمام مخلوق اور زمین کی تمام مخلوق دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ مچھلیاں پانی میں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی فضیلت باقی ستاروں پر، اور تحقیق علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا کسی کو وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا اورث بناتے ہیں لہذا جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑی خیر حاصل کرلی۔" (الترمذی باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ من کتاب العلم ۲/۹۳)

ابن عبدالبر نے اسی کے مثل حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے "علماء اور طالب علم کے لیے ہرتر اور خشک چیز دعائے مغفرت کرتی ہے۔ سمندر کی مچھلیاں اور زہریلے جانور، جنگل کے درندے اور چوپائے" اور ابوداؤد اور ترمذیؒ وغیرہ کی ایک روایت میں جو ابودرداء سے منقول ہے الفاظِ حدیث یوں ہیں "طالب علم کے لیے آسمان کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں۔"

دن کے شروع اور آخری حصہ میں نیک کام کیجیے درمیان کے گناہ معاف

(۹) مَنِ اسْتَفْتَحَ اَوَّلَ نَهَارِهٖ بِخَيْرٍ وَ خَتَمَهٗ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ لَا تَكْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔(اخرجه الطبرانی و الضياء عن عبدالله بن بُسْر رضی الله عنه كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۶)

جس شخص نے دن کا آغاز بھلے کام سے کیا اور دن کی انتہا بھلے کام سے کی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے درمیانی حصہ کے

گناہوں کو مت لکھو۔ (کنز العمال ۱۵/۷۸۱: ۴۳۰۸۱)

جس نے آئندہ اچھے کام کیے اس کے پچھلے گناہ معاف

(۱۰) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِيْمَا بَقِيَ غُفِرَلَهٗ مَامَضٰى وَمَنْ اَسَآءَ فِيْمَا بَقِيَ اُخِذَ بِمَا مَضٰى وَبِمَا بَقِيَ۔(اخرجه الطبرانی باسناد حسن، كنز العمال ۲/۲۴۴ : ۱۰۳۵۷ و عزاه لابن عساكر عن ابی ذر)

حضرت رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے باقی ماندہ زندگی میں اچھے عمل کیے تو ماضی کے گناہوں کی بخشش کردی جائے گی، اور جس نے باقی ماندہ زندگی کو برے اعمال اور غفلت میں گزار دیا تو گذشتہ ایام اور باقی ایام دونوں کا مواخذہ ہوگا۔"

(۱۱) جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم فَقَالَ اَرَاَيْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا وَلَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِيْقِ عَلَى الْحُجَّاجِ فِی ذِهَابِهِمْ لِلْحَجِّ) وَلَا دَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِيْقِ عَلَى الْحَاجِّ فِی عَوْدَتِهِمْ مِنَ الْحَجِّ) فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَهٗ صلى الله عليه و سلم فَهَلْ اَسْلَمْتَ؟ قَالَ الرَّجُلُ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَ تَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ قَالَ الرَّجُلُ وَغَدَرَاتِیْ وَفَجَرَاتِیْ؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى۔ (اخرجه البزار و الطبرانی بسند جيد كذا فی الترغيب جلد ۴، صفحه ۱۱۲)

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اس شخص کے بارے میں بھلا مجھے بتایئے کہ جس شخص نے تمام قسم کے گناہ کیے ہوں حاجیوں کے

قافلے کو جاتے ہوئے بھی لوٹا اور واپس لوٹتے ہوئے بھی لوٹا کیا ایسے شخص کے لیے توبہ ہے؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تو مسلمان ہو چکا؟'' وہ آدمی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نیکیاں کرتے رہو اور برائیاں چھوڑتے رہو اللہ تعالیٰ ان تمام کو نیکیاں بنا دے گا۔'' وہ آدمی کہنے لگا بہت سی خیانتیں اور قسم قسم کی بیہودگیوں کو بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں'' وہ آدمی (فرطِ خوشی) سے کہنے لگا: اللہ اکبر پس وہ مسلسل نعرۂ تکبیر کہے جا رہا تھا حتیٰ کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

نیک کام کرو اور بڑے گناہوں سے بچو چھوٹے گناہ معاف

(۱۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَأَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنهما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَامِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُؤَدِّی الزَّکوٰةَ وَ یَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی اِنَّهَا لَتَصْفِقُ (اَیْ مِنْ فَرَاغِهَا) ثُمَّ تَلَا اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ.(اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه و ابن حبان و الحاکم و صححه کنز العمال ۸۶۲/۱۵ میں ''ابواب الجنة'' تک ہے)

حضرت ابو ہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو پانچوں نمازیں پڑھتا ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ سات کبائر سے بچتا ہو مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت

فرمائی ﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ ﴾ جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے اگر تم ان میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ تم سے زائل کر دیں گے۔''

جس نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر قرآن پڑھنا سکھایا اس کے گناہ معاف

(۱۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ عَلَّمَ ابْنَهُ الْقُرْآنَ نَظْرًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ وَمَاتَاَخَّرَ (کذا فی خصالِ المکفرة للذنوب المتقدمة و المتأخرة لابن حجر عسقلانی صفحه ۱۰۲، هذا طرف من حدیث طویل عند الطبرانی فی الاوسط ۵۵۷/۲ : ۱۹۵۶، و هو فی مجمع الزوائد ۱۶۸/۷ و قال ''فیه من لم اعرفه'' و لفظه غفر الله.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

اچھی طرح وضو کیجیے اور نماز پڑھیے، گناہ معاف

(۱۴)عَن عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَغْفِرَلَهٗ، وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ.(رواه ابو داؤد باب المحافظة علی الصلوات، رقم ۴۲۵)

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائے گا، اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہے مغفرت فرمائے چاہے عذاب دے'' (ابوداؤد)

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَا بِحِيِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهِ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ۔ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ۔

(رواہ النسائی باب مسح الاذنین مع الراس رقم:۱۰۳ ۱/۲۹)

وَفِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه و فیه مکان (ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهُ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

(رواہ مسلم باب اسلام عمرو بن عبسة رقم ۱۹۳۰ ج۱/ ص ۲۷۶)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ''جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لیے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔'' (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو تمام فکروں سے خالی کر کے اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔

(مسلم ۱/۲۷۶)

(۱۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم يَقُوْلُ لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواہ البزار و رجاله موثقون و الحدیث حسن ان شاء الله مجمع الزوائد ۱/۲۴۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔''

(بزار مجمع الزوائد، البحر الزخار ۲/ ۷۶)

(۱۷)عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَ ہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا ـــ شَکَّ سَھْلٌ ـــ یُحْسِنُ فِیْھِمَا الرُّکُوْعَ وَالْخُشُوْعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غُفِرَلَہٗ۔ (رواہ احمد و اسنادہ حسن مجمع الزوائد ۳/ ۵۶۴)

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''

(مسند احمد ۶/ ۴۵۰، مجمع الزوائد)

(۱۸)عَنْ حُمْرَانَ مَوْلیٰ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَأیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

قَالَ ابْنُ شِھَابٍ: وَکَانَ عُلَمَاءُ نَا یَقُوْلُوْنَ : ھٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا یَتَوَضَّأُبِہٖ اَحَدٌ لِلصَّلٰوۃِ۔ (رواہ مسلم باب صفۃ الوضوء و کمالہ رقم : ۵۳۸، جلد ۱، صفحہ ۱۲۰)

حضرت حمرانؓ جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عثمان بن عفان نے پانی منگوایا وضو کے لیے اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے، وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ''جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

حضرت ابن شہابؒ نے فرمایا ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لیے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم ۱/ ۱۲۰)

اگر کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، اور معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹)عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الْآیَۃَ : وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ(ال عمران ۱۳۵، رواہ ابوداؤد باب الاستغفار رقم : ۱۵۲۱)

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف

فرما دیتے ہیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ﴾ (وہ بندے جن کا حال یہ ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا ہے اور برے کام پر وہ اَڑتے نہیں اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (ابوداؤد ۱/۲۱۳)

نماز کے لیے اچھی طرح وضو کیجئے سارے گناہ معاف

(۲۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْخَصْلَةَ الصَّالِحَةَ تَكُوْنُ فِی الرَّجُلِ فَيُصْلِحُ اللّٰهُ بِهَا عَمَلَهُ كُلَّهُ وَطُهُوْرُ الرَّجُلِ لِصَلَاتِهٖ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ ذُنُوْبَهٗ وَ تَبْقٰی صَلَاتُهٗ لَهٗ نَافِلَةً۔(اخرجه ابو يعلى و الطبرانی فی الاوسط و البیهقی و البزار و اسناده حسن الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۱۵۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی اچھی خصلت کسی بندہ میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے تمام اعمال کو درست فرما دیتے ہیں اور آدمی جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی نماز مزید انعام کے طور پر باقی رہتی ہے۔''

(۲۱) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰی كَمَا اُمِرَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ۔(رواه النسائی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحيحه اِلَّا انّه قال غفرله

ما تقدم من ذنبه كذا فی الترغيب جلد ۱ صفحه ۱۵۹ تا ۱۶۰)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو آدمی وضو کرے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے اور نماز پڑھے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے گذشتہ عمل کی مغفرت کر دی جائے گی'' اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔
(سنن نسائی جلد ۱، صفحہ ۳۴)

وضو کر کے فوراً درج ذیل دعا پڑھیے دو

وضوؤں کے درمیان جو گناہ کیے وہ معاف

(۲۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰی يَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ۔(اخرجه ابو يعلى و الدار قطنی كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۷۲، مسند ابی يعلى ۱/۱۵۷)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے وضو کا ارادہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا پھر بات کیے بغیر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھے تو اس وضو سے لے کر آئندہ وضو تک

گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔"

رات کو باوضوسویا کروگناہ معاف

(۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْاَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِيْ شِعَارِهٖ مَلَكٌ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَاِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۹۔ کنزالعمال ۹/۲۷۷ : ۲۶۰۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا کیوں کہ جو بندہ بھی باوضورات گزارے گا تو اس کے ساتھ اس کے اندرونی کپڑے (یعنی بنیان وغیرہ) میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے۔ رات کی جس گھڑی میں بھی بندہ جب کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کی مغفرت فرمادے کیوں کہ اس نے باوضورات گذاری ہے۔"

جمعہ کے دن غسل کیجئے گناہ معاف

(۲۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا (ای یُخرِجُھَا مِنْ جُذُوْرِھَا)(اخرجہ الطبرانی و رواتہ ثقات کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۹۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا "جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے سونت کر نکال دیتا

ہے۔" (کنز العمال ۷/۷۵۴: ۲۱۳۴۶)

جمعہ کے دن درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۲۵) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَسَّ طِيْبًا اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ وَ لَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعُ مَا بَدَالَهٗ، وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔(مسند احمد ۵/۴۲۰ رقم الحدیث : ۲۳۶۱۸)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جو اچھے کپڑے اسے میسر تھے وہ پہنے اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس ہو پھر وہ نمازِ جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور اس کی احتیاط کی کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں گیا پھر (سنتوں اور نفلوں) کی اللہ نے توفیق دی وہ پڑھی، پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آیا تو ادب اور خاموشی سے اس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنا یہاں تک کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس بندے کی یہ نماز اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔"

(۲۶) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهُوْرِ وَ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ وَ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

(رواہ البخاری و النسائی و فی روایۃ لہ)

مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ

الْجُمُعَةَ وَ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

رواہ الطبرانی و فی آخرہ : اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ (وَهِيَ الْكَبَائِرُ) و ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۸۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی، پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر میں ہو وہ لگائے پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے پھر جو نماز یعنی سنن، نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدور ہوں وہ پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کردی جائیں گی۔''

اور نسائی کی ایک روایت میں الفاظ حدیث یوں ہیں۔

''جو بھی آدمی جمعہ کے دن غسل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے پھر وہ اپنے گھر سے نکلے حتی کے نماز جمعہ کے لیے وہ حاضر ہو جائے، پھر توجہ اور خاموشی کے ساتھ خطبہ کو سنے حتی کہ وہ اپنی نماز پوری کرلے تو اس کی یہ نماز گذشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔''

اور طبرانی کی روایت کے آخر میں یوں ہے کہ ''اس بندہ کی نماز اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی ساری خطاؤں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ کبائر سے بچا رہے اور یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔''

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۷)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ : آمِيْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواہ البخاری، باب فضل التامین رقم: ۷۸۱،ومسلم ۱/۱۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی (سورۂ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/ ۱۰۸، مسلم ۱/ ۱۷۶)

جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۸)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواہ مسلم باب التسمیع والتحمید والتامین رقم : ۹۱۳، ۱/۱۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (مسلم)

چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیجیے گناہ معاف

(۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ حَافَظَ عَلیٰ شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ ابن ماجہ باب ماجاء فی صلوۃ الضحی رقم: ۱۳۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (ابن ماجہ، صفحہ ۹۸)

اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیَ الصَّلٰوةَ یُرِیْدُبِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ کَمَا یَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رواہ احمد ۱۷۹/۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابوذر'' میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ

ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔'' (مسند احمد)

تہجد کا اہتمام کیجیے گناہ معاف

(۳۱) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَکُمْ اِلیٰ رَبِّکُمْ وَ مَکْفَرَةٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ (رواہ الحاکم و قال ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط البخاری و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۳۰۸/۱)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔'' (مستدرک حاکم)

اشراق کی نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَلَهُ خَطَایَاهُ وَ اِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ ابوداؤد باب صلوۃ الضحی، رقم: ۱۲۸۷)

حضرت معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔'' (ابوداؤد ۱۸۲/۱)

رمضان میں تراویح کا اہتمام کیجئے گناہ معاف

(۳۳)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه البخاری باب تطوع قیام رمضان من الایمان رقم :۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/۱۰)

جمعہ کے دن خوب دھیان سے خطبہ سنئے دس دن کے گناہ معاف

(۳۴)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغٰی.(رواه مسلم باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة رقم : ۱۹۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں —— اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دورانِ خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا۔ (مسلم ۱/۲۸۳)

پیدل چل کر آیئے اور جماعت سے نماز پڑھیے گناہ معاف

(۳۵)عَنْ عُثْمَانَ بْن عَفَّانٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلاةِ الْمَکْتُوْبَةِ فَصَلَّا هَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِیْ الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ (رواه مسلم باب فضل الوضوء و الصلٰوة عقبه،رقم: ۵۴۹ ۱/۱۲۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

گناہوں کو مٹانے والے چند اعمال

(۳۶)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِصلی الله علیه و سلم قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ علیٰ مَا یَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلیٰ یَا رَسُوْلَ اللهِ ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَ کَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ۔(رواه مسلم باب فضل اسباغ الوضوء علی المکاره رقم : ۵۸۷ ۱/۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے۔ ارشاد فرمایا ''ناگواری و مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی

رباط (دشمنانِ دین کی نگرانی کرنا) ہے۔'' (مسلم)

بلند آواز سے اذان دیجیے، گناہ معاف

(۳۷)عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صلی الله علیه و سلم قال: اِنَّ اللهَ وَ مَلائکتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَ یُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَّیَا بِسٍ وَلَهُ مِثْلُ اجْرِ مَنْ صَلیٰ مَعَهُ۔(رواه النسائی باب رفع الصوت بالاذانِ رقم : ٦٤٧)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اور مؤذن کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے جو جاندار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی'' (نسائی، ۱/۱۰۶)

پانچوں نمازوں کا اہتمام کیجئے، گناہ معاف

(۳۸)عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ یَعْتَمِلُ فَكَانَ بَیْنَ مَنْزِلِهِ وَ مُعْتَمَلِهِ خَمْسَةُ اَنْهَارٍ فَاِذَا اَتٰی مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِیْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَصَابَهُ الْوَسَخُ اَوِ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَاكَانَ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهِ فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِیْئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا۔ (رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط والكبیر و زاد فیه ثُمَّ صَلیّٰ صَلاَةً اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

مَا كَانَ قَبْلَهَا۔ وفیه : عبدالله بن قریظ ذکره ابن حبان فی الثقات و بقیة رجاله رجال الصحیح مجمع الزوائد ۲/ ۳۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہوجاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔'' اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے اس بار بار غسل کرنے سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔''

(۳۹)عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُ كَمَا یَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ وَ قَالَ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰاكِرِیْنَ۔(هود : ۱۱۴ وهو جزء من الحدیث، رواه احمد ۵/ ۴۳۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔'' پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰاكِرِیْنَ﴾ تلاوت فرمائی'' آپ دن کے دونوں کناروں اور

رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجیے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔ یہ باتیں مکمل نصیحت کی ہیں ان لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(۴۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم كَانَ يَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلیٰ رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ (رواه مسلم باب فضل الوضوء و الصلوة عقبه رقم ۵۵۲، مسلم ۱/۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کا اہتمام کیجئے

اور جنابت کے بعد غسل کیجئے گناہ معاف

(۴۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَاتِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهَا، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءُ الْاَمَانَةِ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً۔ (رواه ابن ماجه صفحه ۴۴، قال فی الزوائد و اسناده ضعیف و البیهقی و فیه من تکلم فیه و الضیاءُ فی المختاره)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور امانت کا ادا کرنا یہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کا ادا کرنا کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' جنابت کے بعد غسل کرنا، کیوں کہ ہر بال کے نیچے جنابت یعنی نجاست ہوتی ہے۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۴۴)

صف میں خالی جگہ ہو تو پُر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۴۲) عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِی الصَّفِّ غُفِرَلَهُ۔ (رواه البزار و اسناده حسن کذا فی مجمع الزوائد ۲/۲۵۱ و طبع آخر ۲/۹۴)

حضرت اَبُوْ جُحَيْفَه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''
(بزار مجمع الزوائد)

پانچوں نمازوں کی پابندی کیجیے درمیان کے گناہ معاف

(۴۳) مَامِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللّٰهِ بِصَلَاةِ رَجُلٍ مَعَ صَلَاةٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اُشْهِدُكُمَا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَيْنَهُمَا۔ (اخرجه البیهقی عن انس)

کِرَاماً کَاتِبِیْن کسی آدمی کی ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں تم دونوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان میرے بندے سے جو گناہ ہوئے وہ میں نے معاف کر دیے۔'' (کنز العمال ۷/۲۹۰: ۱۸۹۲۷)

(۴۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم تَحْتَرِقُوْنَ (اَیْ بِاِرْتِكَابِ الْمَعَاصِیْ) فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ

غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَسْتَيْقِظُوْا۔(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط باسناد حسن کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ارتکابِ معاصی سے تم جل رہے ہو اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لیتے ہو تو نماز اس کو دھو دیتی ہے اور پھر تم جلنے لگتے ہو، جلنے لگتے ہو، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم جلنے لگتے ہو، خوب جلنے لگتے ہو۔ اور جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے خلاف کوئی بات نہیں لکھی جاتی حتیٰ کہ تم بیدار ہو جاؤ۔“ (المعجم الاوسط ۳/۱۱۹:۲۲۴۵)

(۴۵) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ لِيَنْظُرَ مَا اجْتِهَادُهُ (أَيْ فِي الْعِبَادَةِ) قَالَ فَقَامَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَرَ الَّذِيْ كَانَ يَظُنُّ (أَيْ مِنْ كَثْرَةِ عِبَادَةِ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ) فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ حَافِظُوْا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ (أَيْ الصَّغَائِرِ) مَالَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ (أَيِ الْكَبَائِرَ)(رواہ الطبرانی فی الکبیر موقوفاً کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۳۶، و فی کنز العمال ۸/۹ : ۲۱۶۳۶)

حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رات گزاری تاکہ آپ کی عبادت میں کوشش کا منظر دیکھیں تو کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی آخری شب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو گویا انہوں نے وہ منظر نہیں دیکھا جس کا ان کو گمان تھا (یعنی حضرت سلمان کی کثرت عبادت) اور یہ بات حضرت سے عرض بھی کر دی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرو کیوں کہ یہ فرض نمازیں چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔“

(۴۶) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم الْمُسْلِمُ يُصَلِّيْ وَ خَطَايَاهُ مَرْفُوْعَةٌ عَلٰى رَأْسِهِ كُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَّ عَنْهُ (أَيْ تَتَسَاقَطُ) فَيَفْرَغُ مِنْ صَلَاتِهِ وَ قَدْ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ۔(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۳۷)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے گر جاتی ہیں جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس کی خطائیں اس سے جھڑ چکی ہوتی ہیں۔“ (کنز العمال ۸/۸: ۲۱۶۳۵ وعزاہ لابن زنجویہ)

(۴۷) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔(رواہ احمد و البزار بنحوہ باسناد حسن ھکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۵۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ”جس آدمی نے اللہ کے لیے رکوع کیا یا سجدہ کیا تو اللہ اس رکوع، سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک خطا معاف فرمائیں گے۔“

جنگل میں رہنے والا جب اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۴۸) يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَ يُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.(اخرجه احمد و سعيد بن منصور و ابوداؤد و النسائى والكعبى و الطبرانى والبيهقى عن عقبة بن عامر رضى الله عنه)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور تعجب وتفاخر سے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو جی میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے۔ میں نے اس کی مغفرت کردی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا۔'' (کذا فی کنز العمال ۷/۲۹۴ واللفظ لابی داؤد باب الاذان فی السفر ۱/۱۷۰)

نماز کے لیے پیدل آیئے اور جایئے، ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۴۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ رَاحَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُوْا عَنْهُ سَيِّئَةً وَ خَطْوَةٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَّ رَاجِعًا.(رواه احمد باسناد حسن و الطبرانى و ابن حبان فى صحيحه كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ''جو آدمی اس مسجد کی طرف چلے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو تو ہر ایک قدم اس کی ایک خطا کو مٹادے گا اور دوسرے قدم پر ایک نیکی لکھی جائے گی آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی۔''

اذان سن کر درج ذیل دعا پڑھئے آپ کے گناہ معاف

(۵۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضى الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ : وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه و سلم رَسُوْلًا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَ فِيْ رِوَايَةٍ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ وَ فِيْ رِوَايَةٍ غُفِرَلَهٗ.(رواه مسلم والترمذى و النسائى و غيرهم كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۱۸۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص موذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان پڑھ کر فارغ ہوجائے) یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

جس نے سجدہ میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہا اس کے گناہ معاف

(۵۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَالَ وَهُوَ سَاجِدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَبِّ اغْفِرْلِيْ لَمْ يَرْفَعْ (اَىْ رَاْسَهٗ مِنَ

السُّجُوْدِ) حَتّٰی یُغْفَرَلَہٗ۔(رواہ ابن مخلد و الدیلمی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی نے سجدہ کی حالت میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہا، سجدے سے وہ سر اٹھانہیں پائے گا کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

(کنز العمال ۷/ ۴۶۵:۱۹۸۰۸)

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے دن کے گناہ معاف

(۵۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ۔(رواہ ابن عساکر کذا فی البدایۃ جلد ۱، صفحہ ۲۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۷/ ۳۷۵:۱۹۳۵۶)

جس نے عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے گناہ معاف

(۵۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ یُصَلُّوْنَ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَ الرَّکْعَاتِ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَمْشِیَ عَلَی الْاَرْضِ مَغْفُوْرًا لَّھَا حَقًّا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میری امت مسلسل عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتی رہے گی حتیٰ کہ وہ زمین پر اس حال میں چلے گی کہ یقیناً اس کی مغفرت کی جاچکی ہوگی''

(کنز العمال ۷/ ۳۸۴:۱۹۴۱۱)

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اس کے گناہ معاف

(۵۴) عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ، وَقَالَ: صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ الطبرانی و الثلاثۃ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۴)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

جو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان عبادت کرتا رہا اس کے گناہ معاف

(۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَا بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَمَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ والعِشَاءِ غُفِرَلَہٗ وَ شَفَعَ لَہٗ مَلَکَانِ۔ (اخرجہ ابو الشیخ و ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان جاگتا رہا (یعنی عبادت کرتا رہا) اس کی مغفرت کردی جائے گی اور (بروز قیامت) دو فرشتے اس کے لیے سفارش کریں گے۔''

میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں

اور تہجد پڑھیں دونوں کے گناہ معاف

(۵۶) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَ ابی سَعِيْدٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِصلی الله عليه و سلم اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّیٰ رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فی الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ و الذَّاكِرَاتِ۔(رواه ابو داؤد و اخرجه الطبرانی و لفظه)

عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْتَيْقِظُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُوْقِظُ اِمْرَاَتَهٗ فَاِنْ غَلَبَهَا النَّوْمُ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ فَيَقُوْمَانِ فِیْ بَيْتِهِمَا فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا۔(كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خاوند رات کو اپنی بیوی کو اٹھائے پھر دونوں تہجد پڑھیں تو ان دونوں کو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے'' (رواہ ابوداؤد)

اور طبرانی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں ''جو آدمی رات کو بیدار ہو کر اپنی بیوی کو جگائے جس پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو (اور غلبۂ نیند کی وجہ سے اگر وہ نہ اٹھ سکی) تو

اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا دے دیا، پھر دونوں اپنے گھر میں عبادت کے لیے کھڑے ہوئے اور رات کی ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۷/۹۳:۷ ۲۱۴۳۹)

صلاۃ التسبیح پڑھئے سارے گناہ معاف

(۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِصلی الله عليه و سلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه : يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ أَلَا اَفْعَلُ بكَ اَوْقَالَ لَكَ : عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ و حَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَ عَلَانِيَتَهٗ (عَشْرُ خِصَالٍ) اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا (اَیْ قَبْلَ الْقِيَامِ للرَّكْعَةِ الَّتِیْ تَلِيْهَا) فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ۔

اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔(اخرجه النسائی و ابوداؤد ۱/۱۸۳ و ۱۸۴ و ابن ماجه و البيهقی فی الدعوات والدارقطنی و ابن حبان و الطبرانی و الحاكم و ابن خذيمه فی صحيحه)

و صححه الحاكم و حسنهٗ جماعة منهم ابن منده والمنذرى و ابن
الصلاح والنووى و السبكى و ابن حجر رحمهم الله وَقَالَ لَهٗ شَوَاهِدُ تُقَوِّيْهِ،
وَقَدْ رَوَاهُ ابوداؤد مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَمْرٍو رضى الله عنه باسنادٍ لا بأس به و
لفظهٗ قَالَ لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه و سلم اِئْتِنِيْ غَدًا اَحْبُوْكَ وَ اُثِيْبُكَ وَ
أُعْطِيْكَ قَالَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُعْطِيْنِيْ عَطِيَّةً قَالَ صلى الله عليه و سلم اِذَازَالَ
النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ (فَذَكَرَ نَحْوَهٗ) وَ فِيْهِ : فَاِنَّكَ لَوْكُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ
الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَكَ بِذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ اُصَلِّيْهَا تِلْكَ
السَّاعَةَ. قَالَ صلى الله عليه و سلم صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَىْ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ
مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ(و اخرجه البيهقى و قال المنذرى رواه هذا الحديث ثقاتٌ)

و رواه الحاكم من حديث عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قَالَ وَجَّهَ
رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضى الله عنه اِلٰى بِلَادِ
الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اِعْتَنَقَهٗ وَ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه و سلم اَلَا
اَهَبُ لَكَ اَلَا اُبَشِّرُكَ اَلَا اَمْنَحُكَ. اَلَا اُتْحِفُكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم تُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ
رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَ سُوْرَةً ثُمَّ تَقُوْلُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ
سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ واللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ خَمْسَ عَشْرَةَ
مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهُنَّ عَشْرًا تَمَامَ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ (اَىْ تَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رُكْنٍ مِنْهَا
عَشْرًا وَ فِي الْاِعْتِدَالِ مِنَ الرُّكُوْعِ عَشْرًا وَ فِي السُّجُوْدِ عَشْرًا وَ فِيْ
الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ عَشْرًا وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرًا وَ قَبْلَ الْقِيَامِ
اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرًا) قَبْلَ اَنْ تَبْتَدِءَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ تَفْعَلُ فِي ثَلَاثِ
رَكْعَاتٍ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ حَتّٰى تَتِمَّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ.(كذا فى الترغيب جلد:۱
صفحة ۴۷۰)

قال الحاكمُ هٰذا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عليه و تعقّب
وَقَالَ الزركشى غَلَطَ ابْنُ الْجَوْزِىِّ فِيْ اِخراجِ حَدِيْثِ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ
فِي الْمَوْضُوْعَاتِ لِاَنَّهٗ رُوِىَ مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ضُعْفِ بَعْضِهَا كَوْنُ
الْحَدِيْثِ مَوْضُوْعًا وَ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَ تُحْفَةُ الذَّاكِرِيْنَ قَالَ السُّبْكِيُّ صَلَاةُ
التَّسْبِيْحِ مِنْ مُهِمَّاتِ مَسَائِلِ الدِّيْنِ وَلَا تَغْتَرُّ بِمَا فُهِمَ مِنْ بَعْضِهِمْ مَنْ رَدَّهَا
وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ اِنَّ طُرُقَهٗ كُلَّهَا ضَعِيْفَةٌ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما
يَقْرُبُ مِنَ الْحَسَنِ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ : صَلَاةُ التَّسْبِيْحِ مُرَغَّبٌ فِيْهَا
يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّعْتَادَهَا فِيْ كُلِّ حِيْنٍ وَلَا يُتَغَافَلُ عَنْهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ الْمُبَارَكِ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ قِرَاءَةِ الفاتحةِ وَالسُّوْرَةِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ
عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الرُّكُوْعِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الرَّفْعِ مِنْهُ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي
السُّجُوْدِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي
السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذِهٖ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قال السُّبْكِيُّ وَجَلَالَةُ
ابْنِ الْمُبَارَكِ : تَمْنَعُ مِنْ مُخَالَفَتِهٖ وَ اِنَّمَا اُحِبُّ الْعَمَلَ بِمَا تَضَمَّنَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ
عباسٍ رضى الله عنهما تَارَةً وَ بِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ تَارَةً اُخْرٰى، اِنْتَهٰى مِنَ
الدِّيْنِ الْخَالِصِ.(و قد اطال الكنانى فى كتابه "تنزيه الشريعة" الدفاع عن
اسانيد هذا الحديث مما يشفى الصدور فارجع اليه قال ابن تيميه "حديث
موضوعٌ" ولم يصب فى هذا بل هوحديث ضعيف)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا ''اے
میرے چچا کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟
تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ
تمہارے سب گناہ پہلے پچھلے پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر
کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی

معاف فرما دے گا وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے کھڑے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر جب سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان ۷۵ ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں ۷۵ دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔

ابوداؤد نے الفاظ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا ''کل صبح کو آنا تم کو ایک بخشش کروں گا، ایک چیز دوں گا، ایک عطیہ کروں گا۔'' وہ صحابی کہتے ہیں میں ان الفاظ سے یہ سمجھا کہ کوئی (مال) عطا فرمائیں گے (جب میں حاضر ہوا) تو فرمایا: ''جب دوپہر کو آفتاب ڈھل چکے تو چار رکعت نماز پڑھو۔'' اسی طرح سے بتایا جو پہلی حدیث میں گزرا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ''اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ گنہگار ہو تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اگر اس وقت میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ''جس وقت ہو سکے دن میں یا رات میں پڑھ لیا کرو۔''

حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث کے الفاظ یوں نقل کیے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر کو حبشہ بھیج دیا تھا جب

وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا ''کیا میں تم کو ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو تحفہ نہ دوں؟'' انہوں نے عرض کیا ضرور۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''چار رکعت نماز پڑھو'' پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر گذرا اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی آیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کا یہ طریقہ نقل کیا گیا ہے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے۔ سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے اٹھ کر، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے یہ ۷۵ ہوگئی (لہٰذا دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہی) علامہ سبکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ صلاۃ التسبیح کی ترغیب دی گئی ہے اس کا عادی بننا مستحب ہے اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

مسجد اقصی میں نماز پڑھے سارے گناہ معاف

(۵۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ و مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَلَايَاْتِيْ هٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اِلَّاخَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اَمَّا اِثْنَتَانِ فَقَدْ

اُعْطِيَهُمَا وَاَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اُعْطِىَ الثَّالِثَةَ۔(رواه احمد و النسائی كذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جب حضرت سلیمان بن داوٗد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے یہ تین دعائیں مانگیں:

(۱) ایسا فیصلہ عطا فرما جو حکم الٰہی کے موافق ہو۔

(۲) اے اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے سوا کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔

(۳) جو بھی بندہ اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی غرض سے حاضر ہو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جس طرح ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہ رہیں۔)‘‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’بہر حال پہلی دو دعائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبول کر لی گئیں اور مجھے اللہ کی ذاتِ عالی سے امید ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول فرمالی گئی۔‘‘ (النسائی فی کتاب المساجد ۱/۱۱۲، بالفاظ متقاربۃ)

جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت پڑھنے گناہ معاف

(۵۹) عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَا مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ صَلَاةٌ اَفْضَلَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِى الْجَمَاعَةِ وَ مَا اَحْسَبُ مَنْ شَهِدَهَا مِنْكُمْ اِلَّا مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

(رواه البزار و الطبرانی)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے کوئی نماز افضل نہیں ہے، اور میرا

گمان یہ ہے کہ جو آدمی فجر کی نماز باجماعت پڑھے گا اس کی ضرور بالضرور مغفرت کر دی جائے گی۔‘‘ (کنز العمال ۷/۳۶۹: ۱۹۳۱۵)

شب قدر میں خوب نماز پڑھو اور

رمضان میں روزے رکھو گناہ معاف

(۶۰) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (احتسابًا اى يطلب الاجر من الله وحده)(رواه البخاری فی كتاب الايمان صفحه ۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت) کے لیے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔‘‘

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

پڑھنے دن بھر کے گناہ معاف

(۶۱) عَنْ سَلْمَانَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ (وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ) فَاِنَّهَا تُذْهِبُ بِمُلَاغَاةِ النَّهَارِ (اَىْ تُذْهِبُ بِآثَارِهَا وَتَمْحُوْهَا۔اخرجه الديلمی، كنز

العمال ۷/۳۸۷ : ۱۹۴۲۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو لازم پکڑو کیوں کہ یہ دن بھر کے گناہوں اور بیہودگیوں کو صاف کر دے گی۔''

جس نے رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنائی یا کنواں کھودا اس کے گناہ معاف

(۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ بَنیٰ مَسْجِدًا یَرَاہُ اللّٰہَ (اَیْ خَالِصًا لِوَجْھِہٖ) بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ غُفِرَلَہٗ وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا یَرَاہُ اللّٰہَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ یَّوْمِہٖ غُفِرَلَہٗ۔(رواہ الطبرانی فی الأوسط کنز العمال ۷/۶۵۵ : ۲۰۷۶۳ و فیہ '' ومن حفر قبرًا'' مکان بئرًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے خالص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے اگر اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی، اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے کنواں کھودا تو اس کے لیے اللہ جنت میں گھر بنائیں گے اگر وہ اسی دن مرگیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

دس مرتبہ اللہ اکبر دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ کہیے: اے اللہ میری مغفرت فرمادے، آپ کے گناہ معاف

(۶۳) عَنْ سَلْمٰی اُمِّ بَنِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَوْلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ

علیہ وسلم اَنَّھَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِکَلِمَاتٍ وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ، قَالَ قُوْلِیْ : اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ : ھٰذَا لِیْ وَ قُوْلِیْ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، یَقُوْلُ اللّٰہُ ھٰذَا لِیْ وَ قُوْلِیْ:اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ: فَتَقُوْلِیْنَ عَشْرَ مِرَارٍ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ۔(رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹)

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے چند کلمات بتادیجیے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے۔ دس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، اور کہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ''اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے مغفرت کردی، تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتا ہے میں نے مغفرت کردی۔'' (طبرانی و مجمع الزوائد)

تیسرے کلمہ کا ورد کیجیے گناہ معاف

(۶۴) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَھُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا، وَھُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ۔(رواہ الطبرانی باسنادین فی احد ھما عمر بن راشد الیمامی و قد وثق علی ضعفہ و بقیۃ رجالہ رجال الصحیح مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴ (۱۰/۹۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کرو، یہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں، اور یہ گناہوں کو

اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔' (طبرانی و مجمع الزوائد)

مندرجہ ذیل دعا کیجئے گناہ معاف

(٦٥) عَنْ بلال بن یسار بن زَیْدٍ مولی النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال حدثنی أبی عن جدی رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَلَہٗ وَ اِنْ کَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔(رواہ ابوداؤد باب فی الاستغفار رقم : ۱۵۱۷، و رواہ الحاکم من حدیث ابن مسعود و قال صحیح علی شرط مسلم الا انہ قال یَقُوْلُھَا ثَلَاثًا و وافقہ الذھبی ۱۱۸/۲)

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جوشخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے اس کی مغفرت کردی جائے گی اگر چہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔''
ایک روایت میں ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رکھنے والے ہیں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد، مستدرک حاکم)

آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

تو مندرجہ ذیل کلمات کہئے سارے گناہ معاف

(٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْکَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن غریب باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر و التحمید رقم ۳۴۶۰ و زاد الحاکم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ و قال الذھبی : حاکم ثقۃ و زیادتہ مقبولۃ ۵۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''زمین پر جوشخص بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی ۱۸۴/۲)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ (مستدرک حاکم)

سومرتبہ سبحان اللہ کہئے ہزار نیکیاں لکھی

جائیں گی اور ایک ہزار گناہ معاف

(٦٧) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فقال: اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ فَسَأَلَہٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِہٖ : کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَ تُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ۔(رواہ مسلم باب فضل التھلیل و التسبیح والدعاء رقم : ۲۶۹۸)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟'' آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے پوچھا

کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے گا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''
(مسلم ۲/۳۴۵)

بازار میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر قدم رکھیے دس لاکھ گناہ معاف

(۶۸)عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَ مَحَاعَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث غریبٌ باب مایقول اذا دخل السوق : رقم ۳۴۲۸)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔'' (ترمذی)

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیے آپ کے گناہ معاف

(۶۹)اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خَرَقَتِ السَّمٰوٰتِ حَتّٰی تَقِفَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ اُسْکُنِیْ فَتَقُوْلُ کَیْفَ اَسْکُنُ وَلَمْ یُغْفَرْ لِقَائِلِیْ فَیَقُوْلُ مَا اَجْرَیْتُکِ عَلٰی لِسَانِہٖ اِلَّا وَ قَدْ غُفِرَ لَہٗ۔(اخرجہ الدیلمی عن انس)

جب مسلمان بندہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اللہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''ٹھہر جا۔'' وہ عرض کرتا ہے کہ کیسے ٹھہر جاؤں حالانکہ میرے پڑھنے والے کی مغفرت نہیں ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''میں نے اس کی مغفرت کرنے کے لیے ہی تجھ کو اس کی زبان پر جاری کیا تھا۔ (کنز العمال ۱/ ۴۸:۱۳۵)

(۷۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ سَاعَۃٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا طُمِسَتْ مَا فِیْ صَحِیْفَتِہٖ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی تُسْکَنَ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْحَسَنَاتِ۔(رواہ ابو یعلی، مسند ابو یعلی ۳/۴۴۵ : ۳۵۹۹۔ و فیہ عثمان بن عبدالرحمن و ھو متروک مجمع الزوائد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں سے برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیے آپ کے گناہ معاف

(۷۱)اِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اللّٰہُ یَا مَلَائِکَتِیْ عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ رَبٌّ غَیْرِیْ، اُشْھِدُ کُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ۔ (اخرجہ ابن

عساکر عن انس رضی اللہ عنہ)

جب بندہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "اے میرے فرشتو! میرے بندے نے جان لیا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی رب نہیں ہے اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کردی۔"

(کنزالعمال ۱/ ۴۸: ۱۳۶)

سونے والا جب کروٹ بدلے درج ذیل کلمات کہے گناہ معاف

(۴۲) اِذَا نَامَ الْعَبْدُ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَوْ عَلٰى مَضْجَعِهٖ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِیْ هُوَ فِيْهَا فَانْقَلَبَ فِیْ لَيْلَةٍ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ اَوْ جَنْبِهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ : اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ لَمْ يَنْسَنِیْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ رَحِمْتُهٗ وَ غَفَرْتُ لَهٗ۔(اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ و ابن النجار عن انسٍ رضی اللہ عنہ)

جب بندہ اپنے بستر پر یا زمین پر سونے کے لیے لیٹتا ہے پھر رات کو دائیں جانب یا بائیں جانب کروٹ لیتا ہے پھر وہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں "میرے بندے کو دیکھو اس وقت بھی میرا بندہ مجھے بھولا نہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس پر رحمت نازل کی اور اس کی مغفرت کردی۔"

(کنزالعمال ۱۵/ ۳۴۵: ۴۱۳۱۵)

سچے دل سے کلمہ پڑھئے آپ کے گناہ معاف

(۴۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَ هِیَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ (اخرجہ احمد و النسائی و ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کی صدق دل کے ساتھ گواہی دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔"

(رواہ ابن ماجہ فی فضل لا الہ الا اللہ صفحہ ۱۶۹، اشرفی)

فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۴۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللہَ فِیْ دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَ هَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ النسائی، کذا فی کنز العمال ۱/ ۴۶۴: ۲۰۱۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے صبح کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ سبحان اللہ اور سو (۱۰۰) مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک بار درج ذیل دعا پڑھیے سارے گناہ معاف

(۷۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (اخرجه مسلم وغيره كنز العمال ۱۲۹/۱ : ۳۴۶۰ و عزاه لمسلم و احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ ۹۹ ہو گئے پھر ۱۰۰ کو پورا کرنے کے لیے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

درج ذیل دو کام کیجئے سارے گناہ معاف

(۷۶) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمِدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا فَتِلْكَ مِئَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ (اَیْ عَقِبَ الْخَمْسِ الصَّلَوٰتِ) وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِئَةٍ فِی الْمِيْزَانِ (لِاَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا) وَ

اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ يُسَبِّحُ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ يَحْمِدُ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ وَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّ ثَلَا ثِيْنَ فَتِلْكَ مِئَةٌ بِاللِّسَانِ وَ اَلْفٌ فِی الْمِيْزَانِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم : وَ اَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِیْ يَوْمِهٖ وَ لَيْلَتِهٖ اَلْفَيْنِ وَ خَمْسَ مِاَةِ سَيِّئَةٍ ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم يُعْقِدُهُنَّ بِيَدِهٖ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم : يَاْتِیْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كذا وَيَاْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهٖ فَيُنَوِّمُهٗ (اَیْ حَتّٰی لَا يَاْتِیْ بِهٰذِهِ الْاَذْكَارِ فِیْ مَوَاطِنِهَا) (رواه ابوداؤد و الترمذی و قال حدیث حسن صحیح و النسائی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحیحه و اللفظ له كذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۵۳، ترمذی باب بلا ترجمة بعد باب التسبیح و التکبیر و التحمید عند المنام ۱۷۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرے وہ جنت میں داخل ہو، اور وہ دونوں بہت سہل ہیں یعنی آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں (۱) تم میں سے کوئی آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمد للہ کہے اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے یہ پڑھنے میں تو ۱۵۰ ہوئیں لیکن اعمال کے ترازو میں پندرہ سو (۱۵۰۰) ہوں گی۔ (۲) یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ الحمد للہ ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے تو یہ پڑھنے میں سو (۱۰۰) مرتبہ ہوئیں اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار ہوئیں۔'' (اس لیے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اور تم میں سے کون شخص دن رات میں پچیس سو (۲۵۰۰) گناہ کرے گا؟

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار فرماتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ کسی نے

پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نماز کے بعد شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں ضرورت ہے، فلاں کام ہے، اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے وہ ادھر ادھر کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جس سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔''

نماز کے بعد درج ذیل تسبیح پڑھنے گناہ معاف

(۷۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاۃِ : سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَامَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ۔(رواہ البزار، کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۵۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نماز کے بعد کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سو مرتبہ کہا کرو آپ کے ایک لاکھ اور والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف

(۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَمَا یَقْضِیْ الْجُمُعَۃَ (اَیْ یُصَلِّیْھَا) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ ذَنْبٍ وَّلِوَالِدَیْہِ اَرْبَعَۃً وَّ عِشْرِیْنَ اَلْفَ ذَنْبٍ۔(رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ صفحہ ۱۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر ''سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ'' سو

(۱۰۰) مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف فرما دیں گے۔''

صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے سارے گناہ معاف

(۷۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَ اِذَا اَمْسٰی مِائَۃَ مَرَّۃٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ غُفِرَتْ ذُنُوْبُہٗ وَ اِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(اخرجہ الحاکم و صححہ و ابن ابی الدنیا وَیَأتی بعد ذلک نحوہ من ابی الدرداء کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صبح کو سو (۱۰۰) مرتبہ اور شام کو سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھے اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔'' (کنز العمال ۱/۴۷۲: ۲۰۵۲ وعزاہ حب ک عن ابی ہریرہ)

(۸۰) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم لَا یَدَعُ رَجُلٌ مِّنْکُمْ اَنْ یَّعْمَلَ لِلّٰہِ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَیْ حَسَنَۃٍ حِیْنَ یُصْبِحُ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ مِئَۃَ مَرَّۃٍ فَاِنَّھَا اَلْفَا حَسَنَۃٍ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَنْ یَّعْمَلَ فِیْ یَوْمِہٖ مِنَ الذُّنُوْبِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ یَکُوْنُ مَا عَمِلَ مِنْ خَیْرٍ سِوٰی ذٰلِکَ وَافِرًا۔(ھکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۵۲، رواہ الطبرانی و اللفظ لہ و احمد و عندہ الف حسنۃ، کنز العمال ۲/۲۳۶ : ۳۹۰۸)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس بات کو نہ چھوڑے کہ وہ دو ہزار نیکیاں کر لیا کرے۔ صبح کے وقت اور شام کے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سو (۱۰۰) مرتبہ کہہ لیا کرے تو

اس کے لیے دو ہزار نیکیاں ہو جائیں گی اتنے گناہ ان شاء اللہ روزانہ کے ہوں گے بھی نہیں، اور اس تسبیح کے علاوہ جتنے نیک کام کیے ہوں گے ان کا ثواب علیحدہ نفع میں ہے۔''

صبح وشام درج ذیل کلمات دس مرتبہ کہا کرو دس گناہ معاف

(۸۱) عَنْ أَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ غُدْوَۃً (اَیْ صَبَاحًا) لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ کُنَّ لَہٗ قَدْرَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ مَنْ قَالَھَا عَشِیَّۃً کَانَ مِثْلَ ذٰلِکَ۔(ھکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۵۵، رواہ احمد و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کی دس خطاؤں کو معاف فرمادیں گے، اور یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے پناہ میں رکھے گا اور جس شخص نے کلماتِ مذکورہ کو رات کے وقت پڑھا تو بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہوگی۔''

اللہ کے پسندیدہ چار کلمے

(۸۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً وَ حُطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَۃً وَمَنْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ کُتِبَتْ لَہٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً وَ حُطَّتْ عَنْہُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَۃً۔(کنز العمال ۱/۴۶۱ : ۱۹۹۹)

حضرت ابو ہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ رب العزت نے چار کلمے چن لیے ہیں سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس جس نے کہا سُبْحَانَ اللہِ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس خطائیں معاف کی جائیں گی اور جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور جس شخص نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس کے لیے بھی اتنا ثواب ہے اور جس شخص نے اخلاص سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی تیس خطائیں معاف ہوں گی۔''

مصافحہ کے وقت دونوں یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں دونوں کے گناہ معاف

(۸۳)عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَلَھُمَا۔(رواہ ابو داؤد باب فی المصافحۃ رقم : ۵۲۱۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (یعنی مصافحہ کے وقت یَغْفِرُ

اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔‘‘ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸)

کھانے کے بعد اور کپڑا پہنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھیے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف

(۸۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ : مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواه ابوداؤد باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا رقم : ۴۰۲۳ ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ : تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ : تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔‘‘

(ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

مندرجہ ذیل دعا کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۸۵) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَيَعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ اِذْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ وَ يُعَاقِبُ۔ (اخرجه ابن السنی والحاکم عن علیؓ)

اللہ رب العزت بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ یہ کہتا ہے ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس تو میری مغفرت فرمادے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرسکتا ہے۔‘‘ حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے ’’میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے جو مغفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے۔‘‘ (کنز العمال ۱/ ۴۷۲: ۳۱۹۳)

حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے ظالم کے گناہ معاف

(۸۶) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاُجِيْبَ : اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ صلى الله عليه و سلم اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ الْجَنَّةَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ فَاُجِيْبَ اِلٰی مَاسَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم او قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رضی الله عنهما بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَاكُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ؟ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم : اِنَّ عَدُوَّ اللهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰی رَأْسِهٖ وَ

يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَارَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهِ۔(رواه ابن ماجه باب الدعاء بعرفة صفحه ۲۱٦، و اخرجه البيهقي مثله و لفظهٗ)

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِاُمَّتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَاَكْثَرَ الدُّعَاءَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ فَعَلْتُ اِلَّا ظُلْمَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَ اَمَّا ذُنُوْبُهُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُهَا فَقَالَ صلى الله عليه و سلم يَا رَبِّ اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ تُثِيْبَ هٰذَا الْمَظْلُوْمَ خَيْرًا مِّنْ مَظْلَمَتِهٖ وَتَغْفِرَ لِهٰذَا الظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْهُ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ الْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَبَسَّمْتَ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ تَبَسَّمُ؟ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللهِ اِبْلِيْسَ اِنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لِيْ فِيْ اُمَّتِيْ اَهْوٰى يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَيَحْثُوْا التُّرَابَ عَلٰى رَأْسِهٖ۔(كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۲۰۳)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں اپنی امت کی مغفرت کی دعا مانگی جو قبول کرلی گئی ارشاد ہوا کہ سب کی مغفرت کردی گئی مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا، مظلوں کے لیے ظالم سے بدلہ لوں گا۔ حضور ﷺ نے عرض کیا اے رب اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت دے کر راضی کرلیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں۔ عرفہ کی شام آپ کی یہ دعا قبول نہ ہوئی، مزدلفہ کی صبح کو پھر آپ نے اس دعا کو دہرایا چنانچہ آپ کی یہ دعا بھی قبول ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت رسول پاک ﷺ ہنس پڑے یا مسکرا دیئے۔ حضرت ابوبکر اور عمر نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان اس قسم کے اوقات میں آپ ہنستے نہیں پھر کون سی وجہ ہنسی پر اُبھار رہی ہے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا

کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمالی اور (ظالمین کو شامل کرتے ہوئے) میری امت کی مغفرت فرمادی تو وہ آہ وواویلا سے چلانے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ اس کی بے صبری کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔''

بیہقی کے الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں امت کی مغفرت کی دعا مانگی اور بہت الحاح وزاری سے دیر تک دعا مانگتے رہے، رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے تمہاری دعا قبول کرلی اور جو گناہ بندوں نے میرے لیے کئے ہیں وہ معاف کردیئے البتہ جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہیں ان کا بدلہ لیا جائے گا (حضور ﷺ نے پھر درخواست کی اور بار بار یہ درخواست کرتے رہے) کہ یا اللہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ مظلوم کے ظلم کا بدلہ تو عطا فرمادے اور ظالم کے قصور کو معاف فرمادے۔ عرفہ کی شام یہ دعا قبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ ﷺ نے یہ دعا پھر دہرائی۔ مزدلفہ کی صبح کو اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمالی۔ اس وقت حضور ﷺ نے تبسم فرمایا، صحابہ نے عرض کیا: آپ نے ایسی حالت میں تبسم فرمایا کہ ایسے وقت تبسم کی عادت شریفہ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ جل شانہ نے میری دعا قبول فرمالی اور شیطان کو اس کا پتہ چلا تو آہ وواویلا سے چلانے لگا اور مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا تو میں یہ منظر دیکھ کر مسکرایا۔''

اختتامِ مجلس پر درج ذیل دعا پڑھیے گناہ معاف

(۸۷) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ۔(اخرجه النسائى و الطبرانى

والحاکم و صححه، کنز العمال ۹/۱۴۲ : ۲۵۴۱۹ بزیادة "سبحان الله و بحمده" فی اوله)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اختتامِ مجلس پر کہا: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تو اگر یہ ذکر کی مجلس تھی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی اور اگر یہ بیہودہ اور لایعنی مجلس تھی تو یہ کلمات ان مجلس کا کفارہ بن جائیں گے۔''

جب نماز کے لیے گھر سے نکلو درج ذیل دعا پڑھیے

ستر ہزار فرشتے آپ کے لیے استغفار کریں گے

(۸۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ. (اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه بسند صحیح کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۲۱۵، اخرجه ابن ماجه فی المساجد باب المشی الی الصلوة صفحه ۵۷، کنزالعمال ۱۵/۳۹۶: ۴۱۵۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی ''اے اللہ میں تجھ سے مانگتا

ہوں بواسطہ اس حق کے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور بطفیل میرے اس چلنے کے جو آپ کی طرف ہے آپ کو معلوم ہے کہ نہ نخوت اور تکبر اور دکھاوے اور نہ ہی سنانے کے شوق میں اپنے گھر سے نکلا ہوں، میں تو اپنے گھر سے نکلا ہوں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری خوشنودی ڈھونڈنے کے لیے (یعنی حاصل کرنے کے لیے) اور تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے اپنی رحمت کی پناہ میں لے لے اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے کیوں کہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا'' تو حق تعالیٰ شانہٗ نظرِ رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے'' (یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوجائے۔)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل

دعا پڑھیے دس بڑے گناہ معاف

(۸۹) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَانَ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ کُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَحِرْسٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی. (رواه الترمذی باللفظ و قال حدیث حسن غریب صحیح و النسائی و زاد فیه وَکَانَ لَهٗ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ : و رواه النسائی ایضاً من حدیث معاذ رضی الله عنه و زاد فیه قَالَهُنَّ حِیْنَ یَنْصَرِفُ

مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ لَيْلَتِه۔ (كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۳۰۳) وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى عِنْدَهٗ وَعِنْد الترمذي مِنْ حَدِيْثِ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ رضي الله عنه وَفِيْهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ اي الْجَنَّةَ وَالثَّوَابَ وَ مَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ (اَيْ مُهْلِكَاتٍ) وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔ (كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۳۰۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے بولنے سے قبل دس مرتبہ یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں ہے اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند فرماتے ہیں اور تمام دن یہ ہر قسم کی مکروہات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے پناہ میں رہے گا اور اس دن کوئی گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے۔“ اور امام نسائی نے الفاظِ حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے ”اور ہر کلمہ کے بدلے جو اس نے کہا ایک مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔“ اور امام نسائی نے حضرت معاذ سے بھی حدیث نقل کی ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے ”جس شخص نے نمازِ عصر سے فارغ ہوکر ان کو پڑھا تو مذکورہ فضیلت رات بھر اسکو حاصل رہے گی۔“ اور امام نسائی کے نزدیک ایک دوسری روایت میں اور امام ترمذی کے نزدیک عمارہ بن شبیب کی حدیث میں یوں ہے ”اللہ رب العزت ان کلمات کی وجہ سے اس کے لیے ایسی دس نیکیاں لکھیں گے جو واجب کرنے والی ہیں یعنی جنت اور ثواب کو اور مٹا دیں گے اللہ رب العزت دس ایسے

گناہوں کو جو اس کو تباہ کرنے کو کافی ہیں اور اس کے لیے دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔“ (کنز العمال ۲/ ۱۴۷: ۳۵۲۸)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل

دعا پڑھیے سارے گناہ معاف

(۹۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوْبُ اِلَيْهِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواه ابن السني في كتابه۔ كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۳۰۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“ (کنز العمال ۲/ ۱۵۰: ۳۵۳۶)

جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے درج ذیل

دعا کیجئے سارے گناہ معاف

(۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ صَبِيْحَةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الحیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ثلاث مرّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْر (رواہ ابن السنی کذا فی عمل الیوم و اللیلۃ حدیث ۸۳، صفحہ ۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

صبح و شام درج ذیل دعا پڑھا کرو گناہ معاف

(۹۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَوْ یُمْسِیْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا اَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِیْ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ فَاِنْ قَالَھَا اِذَا اَمْسٰی غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا اَصَابَ فِیْ لَیْلَتِہٖ تِلْکَ۔ (اخرجہ الترمذی جلد ۲، صفحہ ۱۸۸، والطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۵۲، قال الترمذی ھذا حدیث غریب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دے گا جو اس دن اس سے سرزد ہوئے اور جو شام کے وقت اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے جو اس رات میں اس سے سرزد ہوئے۔"

صبح و شام درج ذیل کلمات کہا کرو گناہ معاف

(۹۳) عَنْ اَبَانَ الْمُحَارِبِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی رَبِّیَ اللّٰہُ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا غُفِرَلَہٗ ذُنُوْبُہٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ کَذٰلِکَ اِنْ قَالَھَا اِذَا اَصْبَحَ (رواہ البزار و غیرہ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۵۹)

حضرت ابان المحاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بندہ جب صبح کرے اور شام کرے تو رَبِّیَ اللّٰہُ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔"

لیٹتے وقت درج ذیل کلمات پڑھو سارے گناہ معاف

(۹۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (وَ فِیْ رِوَایَۃٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ) وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ اَوْ خَطَایَاہُ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَلَوْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (اخرجہ النسائی و ابن حبان فی صحیحہ رواہ النسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ بزیادۃ یسیرۃ ۲۴۰۔ حدیث نمبر ۸۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ

الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وهُوَ علیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا باللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اورایک روایت میں ہے(سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِہٖ)وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے تو اس کے گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت کردی جائے گی۔اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں‘‘اورایک روایت میں وارد ہوا ہے’’خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

لیٹتے وقت درج ذیل دعا تین مرتبہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۹۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأْوِیْ اِلیٰ فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ اِنْ کَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ (جبال بالحجاز) وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا۔ (رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۱،صفحہ ۶ ۱ ۴۔ترمذی ۲/۵ ۷ ۱، کنز العمال ۱۵ /۳۴ ۳ : ۵ ۷ ۲ ۱ ۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں،خواہ درخت کے پتوں کے شمار کے موافق ہوں خواہ تہہ بہ تہہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں خواہ دنیا کے دنوں کے عدد کے موافق ہوں۔‘‘

بیدار ہوتے ہی درج ذیل دعا پڑھئے گناہ معاف

(۹۶) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ (ای اِستَیقَظَ) فَقَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّیٰ قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ۔(رواہ البخاری و ابوداؤد وغیرهما کذا فی عمل الیوم واللیلہ صفحہ ۲۷۳، و فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۳۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا’’جس شخص نے بیدار ہوتے ہی یہ دعا پڑھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور پھر اس نے یوں کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یا اور کوئی دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے،اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔‘‘

رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات

کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے

(۹۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَتَحَرَّکُ مِنَ اللَّیْلِ بِسْمِ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وَقِیَ کُلَّ ذَنْبٍ یَتَخَوَّفُهٗ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ اِلیٰ مِثْلِهَا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع البحرین ۷/۳۴۹ : ۴۵۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ''جو شخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ (میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کردیا) پڑھے وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی بھی گناہ تک رسائی نہ ہوگی۔

درج ذیل دعا کیا کرو سارے گناہ معاف

(۹۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ لِعَلِيِّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ رضی اللہ عنہ : اَلَا اُعَلِّمُكَ بِكَلِمَاتٍ اِذَا دَعَوْتَ بِهِنَّ ثُمَّ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ صَدَاءٍ (مَكَانٌ بِالْيَمَنِ) ذُنُوْبٌ غَفَرَ لَكَ بِهِنَّ فَقَالَ رضی اللہ عنہ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صلی اللہ علیہ و سلم تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ أَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ۔(رواہ الطبرانی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ''اے علی! میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ اگر ان کی بدولت تم دعا مانگو پھر تم پر صداء (یمن میں ایک مقام کا نام ہے) کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرمادیں گے۔'' حضرت علی نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! (ضرور سکھایئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات کہتے رہو ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ أَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ۔''

اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھئے گناہ معاف

(۹۹) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و

سلم مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَلَهٗ۔(رواہ ابن حبان ورجالہ ثقات ۶/۳۱۲)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے سورۂ یٰس کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (ابن حبان، طبع ۱۴۰۷ھ، صفحہ ۱۲۱، جلد ۴)

(۱۰۰) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : اَلْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْاٰنِ وَ ذُرْوَتُهٗ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا، وَاسْتُخْرِجَتْ ''اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ'' مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ يٰسٓ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ وَاقْرَؤُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔(رواہ احمد ۲۶/۵ وفیہ ''عن رجل'' مبهمًا : ۲۰۳۱۵)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرآن کریم کا کوہان یعنی سب سے اونچا حصہ سورۂ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی (۸۰) فرشتے اُترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانہ سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے یعنی اس میں شامل کرلیا گیا ہے ـــــ اور سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تا کہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔)'' (مسند احمد)

سورۂ ملک پڑھ لیجیے گناہ معاف

(۱۰۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم

قال : اِنَّ سُوْرَةً فِيْ الْقُرْآنِ ثَلا ثُوْنَ آيَةً شَفِعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔(رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم : ۲۸۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرآن کریم میں ایک سورت تیس(۳۰) آیت کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے وہ سورۃ ''تَبَارَكَ الَّذِيْ'' ہے۔(ترمذی ۲/۱۱۳)

فجر کی نماز کے بعد سومرتبہ سورۂ اخلاص پڑھئے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۰۲) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَرَءَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذَنْبَ سَنَةٍ۔(اخرجه ابن السني في عمل اليوم و الليلة صفحه ۶۳)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر بولنے سے پہلے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۲/۱۵۲:۳۵۶۴)

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کیجئے گناہ معاف

(۱۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله

عليه و سلم مَنْ قَرَأَسُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهٗ نُوْرٌ تَحْتَ قَدَمِهٖ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ (يعني يضئ له يوم القيامة) وَ غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔(رواه ابن مردويه باسنادٍ لا بأس به كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۷۶ : ۲۶۰۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہوجائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا، اور گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اس کے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔'' (صغیرہ گناہ مراد ہیں۔)

جمعہ کی رات میں حم الدخان پڑھیےٴ گناہ معاف

(۱۰۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَأَ (سُوْرَةَ) حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ۔(كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۸۱ : ۲۶۳۲، رواه الترمذي في ابواب فضائل القرآن و ضعفه ۲/۱۱۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حٰمٓ الدُّخَانَ کو شب جمعہ میں پڑھا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جمعہ کی رات میں سورۂ یٰس پڑھیے گناہ معاف

(۱۰۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ (اخرجه الاصبهاني كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے شب جمعہ میں سورۂ یٰس پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور معوذتین سات سات مرتبہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۱۰۶) عَنْ عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاۃِ الْجُمُعَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَہُ اللّٰہُ بِھَا مِنَ السُّوْءِ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی (وَاَیُّ سُوْءٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَرْءِ مِنْ اِرْتِکَابِ الْمَعَاصِیْ) (أخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ جلد ۱، صفحہ ۱۴۵)

و فِیْ روایۃٍ عند القشیری بلفظ:

مَنْ قَرَأَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ اَنْ یُثْنِیَ رِجْلَیْہِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعًا سَبْعًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ کُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔(کذا فی الخصالِ المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ و المُتَاَخِّرَۃِ لابن حجر عسقلانی صفحہ ۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ رب العزت آئندہ جمعہ تک برائی سے پناہ میں رکھیں گے۔'' (معاصی کے ارتکاب سے بڑھ کر آدمی کے لیے کون سی برائی ہوسکتی ہے۔)

اور قشیری کی روایت میں الفاظ حدیث یوں ہیں۔

''جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے سورۃ الفاتحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی اور جتنے لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کے عدد کے بقدر اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔''

سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھئے سارے گناہ معاف

(۱۰۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَرَأَ آخِرَ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ۔(ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ ھکذا فی الخصالِ المکفرۃ لا بن حجر عسقلانی صفحہ ۱۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے سورۂ حشر کی آخری تین (۳) آیات پڑھیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

ہر روز دوسو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھئے پچاس سال کے گناہ معاف

(۱۰۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔(رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۸، ترمذی فضائل القرآن ۲/۱۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے ہر روز دوسو (۲۰۰) مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔"

گناہ پر شرمندگی کا اظہار کیجیے، گناہ معاف

(۱۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ اَخْطَأَ خَطِیْئَةً اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ۔(رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۵/۳۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

"اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں"

تین مرتبہ کہنے سے گناہ معاف

(۱۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : قُلْ: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ (رواہ الحاکم و قال حدیث رواتہ عن

اخرھم مدنیون لا یعرف واحد منھم بجرح و لم یخرجاہ و وافقہ الذھبی ۱/۵۴۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا "ہائے میرے گناہ!! ہائے میرے گناہ!! اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا" کہو: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں" اس شخص نے یہ کلمات کہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر کہو، اس نے پھر کہے، آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو: اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا "اُٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔" (مستدرک حاکم)

ندامت کے ساتھ اپنے گناہ کا اقرار کیجیے اور معافی مانگیے گناہ معاف

(۱۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ : رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِیْ ، فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلَاثًا فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ۔(رواہ البخاری باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، رقم : ۷۵۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا'' کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے: کیا میرا یہ بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ——— پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ——— پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے، اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی تیسری مرتبہ بھی مغفرت کر دی بندہ جو چاہے کرے''(بخاری ۲/۱۱۱۷)

آپ کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں تو معافی مانگئے، گناہ معاف

(۱۱۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلیٰ مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ۔(رواہ

الترمذی و قال ھذا حدیث حسن غریب، باب الحدیث القدسی، یا ابن ادم انک مادعوتنی رقم : ۳۵۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! بیشک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔''(ترمذی ۲/۱۹۳)

(۱۱۳) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَمْلَاْ خَطَایَاکُمْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْ تُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ (وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ (احمد، ابو یعلی عن ابی سعید الخدری، مابین القوسین فی کنز العمال ۴/۲۴۴ : ۱۰۲۶۱ و عزاہ ل (حم ن ع عن انس)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہو جائیں جن سے آسمان و زمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرما دے گا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو گناہ اور خطائیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دیں گے۔

ساری زمین آپ کے گناہوں سے بھر گئی ہے

پھر بھی معافی مانگئے اور شرک سے بچئے گناہ معاف

(۱۱۴)عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: یَا عَبْدِیْ! مَا عَبَدْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ فَاِنِّیْ غَافِرٌ لَکَ عَلٰی مَاکَانَ فِیْکَ وَ یَاعَبْدِیْ اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً مَالَمْ تُشْرِکْ بِیْ لَقِیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔(رواہ احمد ۱۵۴/۵ : ۲۱۶۹۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا، اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کردوں گا۔'' (مسند احمد)

جو مغفرت خداوندی پر کامل یقین رکھتا ہے اس کے گناہ معاف

(۱۱۵)قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَ لَا اُبَالِیْ مَالَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا۔(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنھما کذا فی کنز العمال ۶۸/۱ : ۲۵۳ و فی جامع الترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی نے یہ یقین کرلیا کہ میں گناہوں کی مغفرت پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کردوں گا۔ مجھے کوئی پروا نہیں، جب تک وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔'' (ترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

استغفار کرتے رہئے گناہ معاف

(۱۱۶)قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اَنَا اَکْرَمُ وَ اَعْظَمُ عَفْوًا مِنْ اَنْ اَسْتُرَ عَلٰی عَبْدٍ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اَفْضَحَہٗ بَعْدَ اِذَا سَتَرْتُہٗ وَلَا اَزَالُ اَغْفِرُ لِعَبْدِیْ مَا اسْتَغْفَرَنِیْ۔ (اخرجہ الحکیم الترمذی عن الحسن رحمہ اللہ مرسلاً و العقیلی عَنْ انس رضی اللہ عنہ۔ کذا فی کنز العمال ۴: ۱۰۲۱۵)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میں بہت ہی کریم ہوں اور بہت ہی عظیم ہوں معاف کرنے کے لحاظ سے کہ مسلمان بندے کی دنیا میں ستاری کی پھر عیب پوشی کے بعد اس کو رسوا کردوں؟ جب تک بندہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں بھی اس کو معاف کرتا رہتا ہوں۔''

کثرت سے استغفار کرتے رہو ہر تنگی سے

نجات اور قیامت کے دن مسرت ہوگی

(۱۱۷) مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَکْثَرَ مِنْہُ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا۔(ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان عن ابن عباس، ۲۱۳/۱، فی حدیث طویل و لیس فیہ ''ومن اکثر منہ'' و کذا ابن ماجہ ۲۷۱)

جو شخص استغفار میں لگا رہے گا یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔

(۱۱۸) مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّہٗ صَحِیْفَتُہٗ فَلْیُکْثِرْ فِیْھَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ۔ (طبرانی فی الاوسط ۴۶۵/۱ : ۸۴۳ عن الزبیر)

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔

رات دن گناہ کرنے والو! اللہ سے معافی مانگتے رہو، گناہ معاف

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ! اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْلَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ؟ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا دَخَلَ فِي الْبَحْرِ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ (اخرجه مسلم باب تحريم الظلم ۲/۳۱۹ و ابو عوانه و ابن حبان و الحاكم عن ابی ذر رضی الله عنه)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''میرے بندو! ظلم کو میں نے اپنے اوپر حرام کرلیا اور تم پر بھی میں نے ظلم کو حرام قرار دے دیا۔ پس تم آپس میں ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا مانگو

میں تم کو کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں کپڑا پہناؤں، پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے ضرر دے سکو اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع دے سکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات تم میں سب سے زیادہ متقی آدمی جیسے ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جنات تم میں سب سے زیادہ فاجر آدمی کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو ہر ایک کی مانگ کے مطابق دے دوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی کو ڈبویا جائے اور اس کی نوک پر جو پانی لگ جانے سے کمی واقع ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ ہیں تمہارے اعمال جن کو میں شمار کر رہا ہوں پھر ان کی میں پوری پوری جزا دوں گا، پس جو خیر پائے اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو اس کے علاوہ پائے (یعنی شر پائے) پس وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

(مسلم شریف ۲/۳۱۹)

گناہوں سے توبہ کیجئے گناہ معاف

(۱۲۰)قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً مَا لَمْ یَعْمَلْ فَاِنْ عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا سَیِّئَۃً، فَاِنْ تَابَ مِنْھَا فَامْحُوْھَا عَنْہُ وَاِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً فَاِنْ عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ بِعَشْرَۃِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِأۃِ ضِعْفٍ۔ (اخرجہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کذا فی کنز العمال)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''(اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس کو کرے نہیں تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر کرلے تو ایک گناہ لکھ دو، پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس سے گناہ کو مٹا دو، اور جب میرے بندے نے کسی نیکی کا صرف قصد کیا، پھر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر وہ اس نیکی پر عمل بھی کرے تو اس کے لیے اس جیسی دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھو۔'' (کنز العمال ج ۴/ ۲۳۵ بحوالہ صحیح ابن حبان)

(۱۲۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَی اللّٰہُ الْحَفَظَۃَ ذُنُوْبَہٗ وَ اَنْسٰی ذٰلِکَ جَوَارِحَہٗ وَ مَعَالِمَہٗ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَ لَیْسَ عَلَیْہِ شَاھِدٌ مِّنَ اللّٰہِ بِذَنْبٍ۔ (اخرجہ ابن عساکر، کنز العمال ۴/ ۲۰۹ : ۱۰۱۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ توبہ کرلیتا ہے تو رب العزت کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں اور اس کے اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں حتی کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں حتی کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی جناب میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔''

(۱۲۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا(اخرجہ مسلم و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۸۸، مسلم ۲/ ۳۵۸ کتاب التوبۃ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حق تعالیٰ شانہ رات کے وقت اپنا دست کرم کشادہ فرماتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن میں دست کرم پھیلاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے، اور ہر شب و روز یہی عنایت رہتی ہے حتی کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے۔''

(۱۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنھما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (وھو وقت الاحتضار) (اخرجہ ابن ماجہ و ترمذی و حسنہ، الترمذی فی الدعوات فی باب بلا ترجمہ بعد باب فضل التوبۃ و الاستغفار ۲/ ۱۹۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ لاحق نہ ہو۔'' (جو نزع میں غرغر کی آواز ظاہر کرتا ہے کہ دار العمل کے ختم اور عالم غیب کے سامنے آجانے کا وقت ہے لہٰذا پھر توبہ یا ایمان معتبر نہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندے جب تک استغفار کرتے رہیں گے اللہ معاف فرماتے رہیں گے

(۱۲۴)قَالَ اِبْلِیْسُ لِرَبِّہٖ : بِعِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ آدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْھِمْ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا

اسْتَغْفَرُونِیْ۔ (اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

ابلیس نے اپنے رب سے کہا ''تیری عزت اور جلال کی قسم! جب تک بنی آدم میں روح رہے گی میں ان کو گمراہ کرتا رہوں گا۔'' حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا ''میری عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی ان کو مسلسل معاف کرتا رہوں گا۔'' (کنز العمال ١/٤٨١: ٢١٠٠)

توبہ کا دروازہ کھٹکھٹائیے گناہ معاف

(١٢٥) يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَعْظَمُ مِنِّیْ جُوْدًا اَكْلَؤُهُمْ فِیْ مَضَاجِعِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَمْ يَعْصُوْنِیْ وَمِنْ كَرَمِیْ اَنْ اَقْبَلَ تَوْبَةَ التَّائِبِ حَتّٰی كَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ تَائِبًا، مَنْ ذَا الَّذِیْ يَقْرَعُ بَابِیْ فَلَمْ اَفْتَحْ لَهٗ؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ سَاَلَنِیْ فَلَمْ اُعْطِهٖ؟ اَبَخِيْلٌ اَنَا فَيُبَخِّلُنِیْ عَبْدِیْ۔ (اخرجه الدیلمی عن ابی هدبة عن انس رضی اللہ عنهما، کنز العمال ٤/٢٢٩ : ١٠٢٩٦)

اللہ رب العزت کا پاک ارشاد ہے کہ ''مجھ سے بڑھ کر کون سخی ہے۔ بندوں کی ان کی خواب گاہوں میں حفاظت کرتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی نہیں کی، اور یہ میرا کرم ہے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ حتی کہ وہ توبہ ہی کرتا رہتا ہے۔ وہ کون ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اس کے لیے دروازہ نہ کھولا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اس کو نہ دیا ہو؟ کیا میں بخیل ہوں کہ بندہ مجھ کو بخل کی طرف منسوب کرتا ہے؟۔

تہجد کے وقت استغفار کیجیے آپ کے گناہ معاف

(١٢٦) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُمَهِّلُ حَتّٰی اِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهٗ اَوْ ثُلُثَاهُ قَالَ لَا يَسْئَلَنَّ عِبَادِیْ غَيْرِیْ مَنْ يَدْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَهٗ مَنْ يَسْئَلْنِیْ اُعْطِهٖ مَنْ

يَسْتَغْفِرْنِیْ اَغْفِرْ لَهٗ حَتّٰی يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (اخرجه ابن ماجه عن رفاعة الجهنی)

اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندے میرے علاوہ کسی اور سے نہ مانگیں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اس کی مغفرت کردوں'' حتی کہ صبح ہوجاتی ہے (سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ای ساعات اللیل افضل صفحہ ٩٧ طبع اشرفی بکڈپو، دیوبند، کنز العمال ٢/١٠٤: ٣٣٥٢)

توبہ کیجیے اور نیک کام کیجیے آپ کے گناہ معاف

(١٢٧) اِنَّ التَّوْبَةَ تَغْسِلُ الْحَوْبَةَ وَ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ وَ اِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ رَبَّهٗ فِی الرَّخَاءِ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ لَا اَجْمَعُ لِعَبْدِیْ اَبَدًا اَمْنَيْنِ، وَلَا اَجْمَعُ لَهٗ خَوْفَيْنِ اِنْ هُوَ اَمِنَنِیْ فِی الدُّنْيَا اَخَفْتُهٗ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِیْ وَ اِنْ هُوَ خَافَنِیْ فِی الدُّنْيَا اَمَنْتُهٗ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِیْ فِیْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ فَيَدُوْمُ لَهٗ اَمْنُهٗ وَلَا اَمْحَقُهٗ فِيْمَنْ اَمْحَقُ۔ (اخرجه ابو نعیم عن شداد بن اوس، کذا فی کنز العمال)

توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ جب بندہ خوشحالی میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلا اور مصیبت میں اس کو نجات عطا فرماتا ہے اور یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے پر دو امن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن اس کو خوف میں مبتلا کروں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو امن میں رکھوں گا جس دن اپنی بارگاہِ عالی میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا پس یہ امن اس کے لیے ہمیشہ رہے گا جن لوگوں کو میں عذاب میں گھسیٹوں

گا یہ ان میں نہیں ہوگا۔" (کنز العمال ۳/ ۱۴۵: ۵۸۹۹)

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہہ دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۸) اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ قَدْ اَذْنَبْتُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِذٰلِكَ اَهْلٌ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ لٰكِنِّیْ اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔ (اخرجه الحكيم الترمذی عن انس كذا فی كنز العمال ۱/ ۴۸۰: ۲۰۹۷)

بندہ عرض کرتا ہے "اے رب! مجھے معاف کردے تحقیق کہ میں گناہ کر بیٹھا۔" فرشتے عرض کرتے ہیں اے باری تعالیٰ یہ اس (مغفرت) کا اہل نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں "لیکن میں تو اس بات کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔"

توبہ کی تلاش میں نکلنے والے قاتل کے گناہ معاف

(۱۲۹) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلىٰ رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلىٰ رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلىٰ اَرْضِ كَذَاوَ كَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلىٰ اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ وَ قَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا

سلم قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ (ای استيقظ) فقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّا ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ۔ (رواه البخاری و ابوداؤد وغيرهما كذا فی عمل اليوم والليله صفحه ۲۷۳، و فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۳۲۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس شخص نے بیدار ہوتے ہی یہ دعا پڑھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور پھر اس نے یوں کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یا اور کوئی دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔"

رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات

کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے

(۹۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وَفِیْ كُلِّ ذَنْبٍ يَتَخَوَّفُهٗ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلىٰ مِثْلِهَا۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع البحرين ۷/ ۳۴۹: ۴۵۷۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مغفرت کی امید رکھئے گناہ معاف

(۱۳۰) إن شئتم أنبأتكم أوّل ما يقول الله للمؤمنين يوم القيامة و أوّل ما يقولون فإنّ الله يقول للمؤمنين هل أحببتم لقائي؟ فيقولون نعم يا ربّنا! فيقول لم؟ فيقولون رجونا عفوك و مغفرتك فيقول فقد أوجبت لكم عفوي و مغفرتي۔(اخرجه ابن المبارک والطبرانی و احمد و ابن ابی الدنیا فی حسن الظنّ بالله و الطبرانی و ابونعیم و البیهقی فی شعب الایمان عن معاذ)

اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن ایمان والوں سے پہلے پہل کیا ارشاد فرمائے گا اور لوگ سب سے پہلے اللہ کی جناب میں کیا عرض کریں گے؟ حق تعالیٰ شانہ ایمان والوں سے فرمائے گا ”کیا تم کو مجھ سے ملنا محبوب تھا؟“ وہ عرض کریں گے ہاں اے ہمارے رب بے شک۔ ارشاد ہوگا ”کس بنا پر؟“ عرض کریں گے ہمیں تیری مغفرت اور معافی کی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے تم کو بخش دیا، معاف کر دیا۔“ (الطبرانی فی الکبیر ۲۰/ ۱۲۵ مسند احمد ۵/ ۲۳۸)

جس کو استغفار کی توفیق مل گئی اس کے گناہ معاف

(۱۳۱) من أعطي أربعا لم يحرم أربعا : من أعطي الدّعاء لم يحرم من الإجابة لأنّ الله تعالى يقول (ادعوني أستجب لكم) و من أعطي الشّكر لم يحرم الزّيادة لأنّ الله تعالى يقول (لئن شكرتم لأزيدنّكم) و من أعطي الاستغفار لم يحرم المغفرة لأنّ الله تعالى يقول (استغفروا ربّكم إنّه كان غفّارا) و من أعطي التّوبة لم يحرم القبول لأنّ الله تعالى يقول (وهو الّذي

يقبل التّوبة عن عباده)(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی الله عنه)

جس کو چار چیزیں مل گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہا:

(۱) جس کو دعا مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ادعوني أستجب لكم﴾ ”مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔“

(۲) جس کو شکر مل گیا وہ زیادتی سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لئن شكرتم لأزيدنّكم﴾ ”اگر تم شکر کرو گے تو پھر میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا۔“

(۳) جس کو استغفار مل گیا وہ مغفرت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿استغفروا ربّكم إنّه كان غفّارا﴾ ”اپنے رب سے بخشش چاہو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔“

(۴) جس کو توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وهو الّذي يقبل التّوبة عن عباده﴾ ”اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔“ (کنز العمال ۱۵/ ۸۷۴: ۴۳۴۷۲)

اَللّٰھُمَّ اغفِر لِی کہئے گناہ معاف

(۱۳۲) يا أعرابيّ إذا قلت سبحان الله قال الله صدقت و إذا قلت الحمد لله قال الله صدقت و إذا قلت لا إله إلّا الله قال الله صدقت و إذا قلت الله أكبر قال الله صدقت و إذا قلت اللّهمّ اغفرلي قال الله تعالى قد فعلت و إذا قلت اللّهمّ ارحمني قال الله قد فعلت و إذا قلت اللّهمّ ارزقني قال الله قد فعلت۔(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے اعرابی (دیہاتی) جب تو نے کہا سبحان اللہ! تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا لا الٰہ الا اللہ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا اللہ اکبر تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا (اے اللہ تو مجھے معاف فرما) تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے معاف کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ مجھ پر رحم فرمادے) تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں نے تجھ پر رحم کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ تو مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تجھے رزق دیا'' (شعب الایمان للبیہقی حدیث:۴۳۲۱:۶۱۹)

ہر نماز سے پہلے دس مرتبہ استغفار کیجیے گناہ معاف

(۱۳۳) یَا اُمَّ رَافِعٍ اِذَا قُمْتِ اِلَی الصَّلَاۃِ فَسَبِّحِی اللّٰہَ عَشْرًا وَ ھَلِّلِیْہِ عَشْرًا وَ کَبِّرِیْہِ عَشْرًا وَاسْتَغْفِرِیْہِ عَشْرًا فَاِنَّکِ اِذَا سَبَّحْتِ عَشْرًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ھٰذَا لِیْ وَ اِذَا ھَلَّلْتِ قَالَ ھٰذَا لِیْ وَ اِذَا حَمِدْتِ قَالَ ھٰذَا لِیْ وَ اِذَا اسْتَغْفَرْتِ قَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَکِ۔ (اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ عن ام رافع کذا فی کنز العمال ۷/ ۵۳۱)

حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہو۔ سبحان اللہ کے جواب میں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے، اور جب تم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے اور جب تم نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔'' (دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہنے پر

جواب میں دس بار ارشاد ہوتا ہے میں نے تیری مغفرت کر دی۔)

شب براءت میں معافی مانگیے گناہ معاف

(۱۳۴) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا نَھَارَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِّیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَہٗ، اَلَا مُبْتَلیً فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (رواہ ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۹، ابن ماجہ صفحہ ۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کے حضور نوافل پڑھو۔ اس دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات غروب آفتاب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اُتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے'' ہے کوئی بندہ جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت اور عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں۔'' اس طرح مختلف قسم کے حاجتمندوں کو اللہ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں، غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو پکارتی رہتی ہے۔''

استغفار سے غیبت کا گناہ معاف

(۱۳۵) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ اِذَا اغْتَابَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ فَاِنَّهَا كَفَّارَةٌ لَهُ(اخرجه ابن عدی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی غیبت کرے تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے کیوں کہ یہ استغفار اس غیبت کا کفارہ ہو جائے گا۔''

(کنز العمال ۳/ ۵۸۸: ۸۰۳۷)

ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کہیے سارے گناہ معاف

(۱۳۶) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَ اِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔(رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۴۵۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھا کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر ہی کیوں نہ آیا ہو۔''

بندوں کی بیماری گناہ، اور اس کا علاج استغفار ہے

(۱۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى دَائِكُمْ وَ دَوَائِكُمْ؟ اَلَا اِنَّ دَاءَكُمُ الذُّنُوْبُ وَ دَوَائُكُمُ الْاِسْتِغْفَارُ۔ (رواه البيهقی كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۴۶۸، كنز العمال ۱/ ۴۷۹ : ۲۰۹۲ و عزاه للديلمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو تمہارے مرض اور تمہاری دواء کے بارے میں نہ بتاؤں؟ غور سے سنو! تمہارا مرض گناہ ہے اور تمہاری دواء استغفار ہے۔''

دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار

سید الاستغفار پڑھیے سارے گناہ معاف

(۱۳۸) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔(اخرجه احمد و البخاری و النسائی كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۴۴۸، كنز العمال ۱/ ۴۷۸ : ۲۰۸۷ صحيح البخاری كتاب الدعوات ۲/ ۹۳۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سید الاستغفار یہ ہے کہ تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ) اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی مالک اور معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا میں تیرا بندہ ہوں جہاں تک مجھ عاجز اور ناتواں سے ہو سکے گا، تیرے ساتھ کیے ہوئے

ایمانی عہد و میثاق اور اطاعت اور فرماں برداری کے وعدوں پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے اے میرے مولا و مالک تو مجھے معاف فرما دے میرے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس بندہ نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی بھی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو بلاشبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر رات کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس رات وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔"

جو اللہ کے عذاب سے ڈرا اس کے گناہ معاف

(۱۳۹) اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلیٰ نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصیٰ بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اَسْحِقُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فَوَ اللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبُنِيْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ اَحَدًا، فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ بِهِ فَقَالَ اللهُ لِلْاَرْضِ اَدِّي مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلیٰ مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُکَ يَا رَبِّ فَغَفَرَلَهُ بِذٰلِکَ (اخرجه احمد و البخاری و مسلم ۳۵۷/۲ عن ابی هريرة رضی الله عنه)

ایک آدمی نے اپنے اوپر ظلم ڈھا رکھا تھا (یعنی گنہگار تھا) جب موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر مجھے پیس ڈالنا، پھر مجھے سمندر میں بہا دینا پس اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے اس قدر عذاب دے گا کہ کبھی کسی کو اتنا عذاب نہیں دیا ہوگا۔ بیٹوں نے حسب وصیت عمل کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے وہ دے، پس اللہ کی قدرت وہ

انسانی شکل میں کھڑا ہوا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: "اس حرکت پر تجھ کو کس نے ابھارا۔" کہنے لگا "تیرے خوف نے یارب۔" اللہ نے اس خوف کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ (کنز العمال ۴/۲۴۰: ۱۰۳۴۴)

جس کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپایا اس کے گناہ معاف

(۱۴۰) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ اِذَا رَجَفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ اَيْ ثِمَارُهَا۔(اخرجه ابو نعيم و الطبرانی باسناد حسن كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۳۸۴، كنز العمال ۳/۲۸۰ : ۱۰۳۸۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مسلمان کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپانے لگے تو اس کی خطائیں ایسی جھڑتی ہیں جیسے کھجور کے خوشے (تیز ہوا کے چلنے سے) گر جاتے ہیں۔"

جو لوگ صرف رضائے الٰہی کے لیے اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کے گناہ معاف

(۱۴۱) وَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَايُرِيْدُوْنَ بِذَالِکَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادَا هُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ قَدْ بُدِلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ۔(اخرجه احمد و ابو يعلی و للضياء عن ميمون المری عن ميمون بن سياهٍ عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه. كنزالعمال ۱۳۳/۹ : ۲۵۳۶۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی قوم جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے

اور مقصود اللہ کی رضا ہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت کر دی گئی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔

اللہ کی تعظیم کیجئے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۲) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَجِلُّوا اللّٰہَ اَیْ عَظِّمُوْہُ وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ (رواہ احمد و الطبرانی و قال ابن ثوبان ای اسلموا)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دے گا۔'' (مسند احمد ۵/ ۱۹۹: ۲۱۷۸۲)

نعمت ملنے پر اللہ کی بار بار تعریف کیجئے گناہ معاف

(۱۴۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَۃٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا اَدّٰی شُکْرَھَا فَاِنْ قَالَھَا ثَانِیَۃً جَدَّدَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَھَا فَاِنْ قَالَھَا الثَّالِثَۃَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔ (رواہ الحاکم و صححہ ترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۲۷، کنزالعمال ۳/ ۲۵۳: ۶۴۰۷ و عزاہ ھب عن جابر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِعَظَمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْئٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْئٍ لِقُدْرَتِہٖ فَقَالَھَا یَطْلُبُ بِھَا مَا عِنْدَ اللہِ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ وَ رَفَعَ لَہٗ بِھَا اَلْفَ دَرَجَۃٍ وَ وَکَّلَ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ

یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (رواہ الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ جل جلالہ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں پھر بندہ اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔ پھر اگر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کی تجدید فرما دیتے ہیں، پھر اگر تیسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِعَظَمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْئٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْئٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْئٍ لِقُدْرَتِہٖ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جن کی عظمت کے سامنے ہر چیز پست ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز مطیع ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ان کلمات کو اللہ کے ہاں (نعمت و فضل کا) طالب ہو کر پڑھا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار نیکیاں اس بندے کے لیے لکھیں گے اور ایک ہزار درجات بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس بات پر مقرر فرمائیں گے کہ قیامت تک اس بندہ کے لیے استغفار کرتے رہیں۔''

غافلین کے مجمع میں اللہ کو یاد کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۴) عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ذَاکِرُ

اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ فِی الشَّجَرِ الْیَابِسِ، وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْہُ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ وَ ھُوَ حَیٌّ، وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ نَظْرَۃً لَا یُعَذِّبُہٗ بَعْدَھَا اَبَدًا وَ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی السُّوْقِ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔(رواہ البیھقی فی الشعب کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۵۳۲، شعب الایمان باب فی محبۃ اللہ ۴۱۱/۱-۴۱۲ فصل فی إدامۃ الذکر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”غافلین کے مجمع میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس سرسبز درخت کی طرح ہے جو سوکھے درختوں میں ہو، غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی طرح ہے جو اندھیرے گھر میں رکھا ہوا ہو، اور غافل لوگوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیں گے۔ ہر انسان اور جانور کی تعداد کے موافق اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی طرف حق تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھیں گے کہ کبھی بھی اس کو عذاب نہیں دیں گے، بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے لیے اس کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا۔“

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں دیکھیں اور ہر بار اللہ اکبر کہا اس کے گناہ معاف

(۱۴۵) مَنْ عَدَّ فِی الْبَحْرِ اَرْبَعِیْنَ مَوْجَۃً وَھُوَ یُکَبِّرُ اللّٰہَ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَأَخَّرَ وَ اِنَّ الْاَمْوَاجَ لَتَحُتُّ الذُّنُوْبَ حَتًّا (خصال المکفرۃ لابن

حجر عسقلانی صفحہ ۱۰۳)

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں شمار کیں اس حال میں کہ وہ اللہ اکبر کہہ رہا تھا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی، تحقیق موجیں گناہوں کو جھاڑ دیتی ہیں۔

میت کو غسل دیجیے اور اس کے عیوب چھپائیے، آپ کے چالیس کبیرہ گناہ معاف، اور قبر کھودنے کا ثواب

(۱۴۶) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَۃً وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْہِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّہٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَہٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح، کذافی مجمع الزوائد، ۱۱۴/۳)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس (۴۰) بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی کی (میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

میت کو غسل اور کفن دینے کا اجر و ثواب

(۱۴۷) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و

سلم مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَلَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ۔(رواه الحاكم و قال هذا حديث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبى ۱/ ۳۵۴)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جوشخص کسی میت کوغسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جوشخص میت کوکفن دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے''

(مستدرک حاکم)

مرحوم کی تعریف کیجیے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۸)اِذَا صَلُّوْا عَلىٰ جَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، يَقُوْلُ الرَّبُّ اَجَزْتُ شَهَادَتَهُمْ فِيْمَا يَعْلَمُوْنَ وَ اَغْفِرُلَهُ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه البخارى فى التاريخ عن الربيع بن معوذ)

جب لوگ کسی کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں اور میت کے بارے میں کلمات خیر کہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں''انکی گواہی کوان کے علم کے مطابق نافذ کیا اور جو یہ نہیں جانتے اس کی بھی مغفرت کرتا ہوں''(کنز العمال ج۱۵/ ۵۸۳: ۴۲۲۸۳)

دو پڑوسی گواہی دیں کہ مرحوم بھلا آدمی تھا مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۹)اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَقَالَ رَجُلَانِ مِنْ جِيْرَانِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَهُوَ فِىْ عِلْمِ اللهِ تَعَالىٰ عَلىٰ غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِلْمَلَائِكَةِ اِقْبَلُوْا شَهَادَةَ عَبْدِىْ فِىْ عَبْدِىْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ عِلْمِىْ فِيْهِ۔(اخرجه ابن النجار عن ابى هريرة رضى الله عنه)

جب بندۂ مومن انتقال کر جائے اور اس کے دو پڑوسی یہ کہہ دیں کہ یہ شخص بڑا بھلا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے ۔ حالانکہ وہ علم خداوندی میں اس کے برعکس تھا تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں''میرے بندہ کے بارے میں میرے بندہ کی گواہی قبول کرلو۔ میرے علم کے مطابق یہ جیسا بھی تھا اس سے درگزر کرو''(کنز العمال ۱۵/ ۶۸۵: ۴۲۷۴۲)

جس کے حق میں تین پڑوسی بھلائی کی گواہی دیں اس کے گناہ معاف

(۱۵۰)مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةُ اَبْيَاتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْاَدْنِيْنَ بِخَيْرٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِىْ عَلىٰ مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهُ مَا اَعْلَمُ۔(اخرجه احمد عن ابى هريرة رضى الله عنه)

جب کسی مسلمان بندے کی موت واقع ہوتی ہے اور اس کے بالکل نزدیکی پڑوس کے تین گھرانے (اس کے بارے میں) بھلائی کی گواہی دیتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں :''میں نے اپنے بندوں کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق قبول کرلی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو معاف کر دیا''(کنز العمال ۱۵/ ۶۸۶: ۴۲۷۴۵)

جس نے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اس کے گناہ معاف

(۱۵۱) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه

و سلم مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْاَحَدِهِمَا كُلَّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهٗ وَكُتِبَ بَارًا۔ (رواه الطبرانی فی الصغير)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس کو فرماں بردار لکھا جائے گا۔'' (کنز العمال ۱۷/۴۶۸: ۴۵۴۸۷، الحکیم۔ عن ابی ہریرہ)

جس کی نماز جنازہ سو آدمیوں نے پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِائَةٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ (اخرجه الطبرانی فی الكبير كذا فی الترغيب جلد ۴، صفحه ۳۴۳، والترمذی فی الجنائز ۱/۱۲۲ نحوه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس میت کی سو (۱۰۰) آدمی نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس میت کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

مسلمانوں کی تین صفوں نے جس کی نماز جنازہ پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلاَ ثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ (اَیِ الْمَغْفِرَةَ اَوِ الْجَنَّةَ) وَكَانَ مالك اِذَا اسْتَقَبَلَ اَهْلَ

الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلاَ ثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الحديث۔ (اخرجه ابوداؤد وغيره و حسنه الترمذی كذا فی الترغيب جلد ۴، صفحة ۳۴۳، ابوداؤد كتاب الجنائز ۲/ ۴۵۱ باختلاف بعض الالفاظ)

حضرت مالک بن ھُبَیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نمازِ جنازہ میں مسلمانوں کی تین صفیں ہوں تو مغفرت یا جنت واجب ہو جاتی ہے'' اور حضرت مالک رضی اللہ عنہ جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تو تین صفیں بناتے اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے۔

مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کیجئے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۵۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه و سلم اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِالصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِیْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبيهقی بلفظ: دعاءُ وَلَدِكَ لَكَ، رواه احمد فی مسنده بهذا اللفظ ۲/۵۰۹: ۱۰۶۱۸ و اخرجه ابن ماجه بنحوه كتاب الادب صفحه ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مردِ صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔''

امام بیہقی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں کہ ''تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔''

تمام مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کیجیے

ہر مؤمن کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی

(۱۵۵) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً۔(طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت، کنز العمال ۱/۴۷۵: ۲۰۶۷)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔''

تمام مؤمنین کے لیے ہر روز ستائیس مرتبہ مغفرت کیجیے آپ مستجاب الدعوات بن جائیں گے

(۱۵۶) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَ يُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ(طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء کنز العمال ۱/۴۸۶: ۲۰۶۸ و قال:(طب عن ابی الدرداء)

جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لیے ستائیس (۲۷) بار مغفرت طلب کرے گا تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

جو جنازہ کے پیچھے چلا اس کے گناہ معاف

(۱۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُجَازَى بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَتَهٗ۔(اخرجه البزار کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندۂ مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلی جزا جو دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے پیچھے چلنے والے تمام افراد کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (کنز العمال ۱۵/۵۸۸: ۴۲۳۱۰)

جو وصیت کر کے فوت ہوا اس کے گناہ معاف

(۱۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔(رواہ ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۴۲۶، ابن ماجہ باب الحث علی الوصیۃ صفحہ ۱۹۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ اپنی مالیت اور معاملات وغیرہ کے بارے میں جو وصیت اس کو کرنی چاہیے تھی وہ اس نے کی اور صحیح اور بوجہ اللہ کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت والی موت ہوئی اور اس کی مغفرت ہوگی۔''

قبر کے بھینچنے سے باقی گناہ معاف

(۱۵۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ: اَلضَّمَّةُ فِی الْقَبْرِ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ لِكُلِّ ذَنْبٍ بَقِيَ عَلَيْهِ لَمْ

يُغْفَرُ لَهُ (اخرجه الرافعي، كنز العمال ۱۵/ ۶۳۹ : ۴۲۵۲۰ الرافعي في تاريخه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قبر میں بھیج جانا مومن کے لیے کفارہ ہے ہر اس گناہ کا جو اس کے ذمہ باقی تھا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی تھی۔''

موت کی سختیاں برداشت کیجئے گناہ معاف

(۱۶۰) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (لمايُصِيبُهُ من آلام النزع و غيرها) (اخرجه ابو نعيم و البيهقي كنز العمال ۱۵/ ۵۴۸ : ۴۲۱۲۲ و عزاه ل (حل حب۔ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے۔'' (نزع وغیرہ کی وجہ سے جو دکھ اس کو پہنچتے ہیں اس کی بناء پر)

جو اللہ کے راستے میں نکلا اور شہید ہو گیا اس کے سارے گناہ معاف

(۱۶۱) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ يَخْرُجُ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِيْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهُ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ وَ اِنْ قَبَضْتُهُ اَنْ اَغْفِرَلَهُ وَ اَرْحَمَهُ وَ اَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (اَخرجه احمد و النسائي و الطبراني في الكبير عن ابن عمر رضي الله عنهما)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میرا جو بھی بندہ میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے، محض میری خوشنودی کے لیے تو میں ضمانت دیتا ہوں اس بات کی کہ اجر

وغنیمت کے ساتھ اس کو واپس لوٹاؤں۔ اور اگر اس کی روح کو قبض کرلوں تو اس کی مغفرت کروں، اس پر رحم کروں اور اس کو جنت میں داخل کروں۔''

شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف

(۱۶۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ: اَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَ يُزَوَّجُ حَوْرَاوَيْنِ وَ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمُرَابِطُ اِذَامَاتَ فِيْ رِبَاطِهِ كُتِبَ لَهُ اَجْرُهُ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ غُدِيَ عَلَيْهِ وَرِيْحَ بِرِزْقِهِ وَيُزَوَّجُ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ وَ قِيْلَ لَهُ قِفْ فَاشْفَعْ اِلىٰ اَنْ يُفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ۔ (اخرجه الطبراني في الاوسط و اسناده حسن كنز العمال ۴/ ۳۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور دو حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے، اور اس کے گھرانے میں سے ستر افراد کے حق میں شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ اور سرحد کا نگہبان جب اپنی چوکی میں مرجائے تو قیامت تک اس کا اجر وثواب جاری رہے گا، اور صبح وشام اس کو رزق دیا جائے گا، ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا ٹھہر جا اور سفارش کر یہاں تک کہ حساب وکتاب سے فراغت ہو'' (کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۱۰۱)

اللہ کے راستے میں اگر موت آ گئی تو سارے گناہ معاف

(۱۶۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله

علیہ و سلم القَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللہ یُکَفِّرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الْاَمَانَۃَ والْاَمَانَۃُ فِی الصَّلَاۃِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الصَّوْمِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الْحَدِیْثِ وَاَشَدُّ ذٰلِکَ الْوَدَائِعُ۔(اخرجہ ابو نعیم و الطبرانی باسناد حسن)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی راہ میں قتل ہوجانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گا سوائے امانت کے اور امانت نماز میں ہے اور امانت روزہ میں ہے اور امانت بات میں ہے اور سب سے زیادہ تیرے لیے لائق اہتمام بطور امانت رکھی ہوئی اشیاء ہیں۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کبیرہ گناہ معاف

(۱۶۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔ (اخرجہ احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن حبان و الحاکم، ابوداؤد کتاب السنۃ ۲/۲۵۲ من حدیث انس بن مالک و کذا عند احمد ۳/۲۱۳ من روایۃ انس، ترمذی ۲/۷۰ من روایۃ انس و جابر کلیھما)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔''

(۱۶۵) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ اَوْ یَدْخُلُ نِصْفُ اُمَّتِیْ الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَ اَکْفٰی اَمَا اِنَّھَا لَیْسَتْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ (ای لَیْسَتْ قَاصِرَۃً عَلَیْھِمْ) وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَاطِئِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ۔ (اخرجہ احمد و الطبرانی باسناد جید، احمد ۲/۷۵، من حدیث عبداللہ بن عمر)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''دو باتوں کے درمیان مجھے اختیار دیا گیا، یا تو شفاعت کو اختیار فرماؤں یا میری آدھی امت جنت میں داخل ہوجائے تو میں نے شفاعت کو پسند کیا اس لیے کہ شفاعت زیادہ عموم رکھتی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ بہرحال یہ صرف متقی مومنین کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ تو گنہگاروں، خطاکاروں اور مصیبت زدگان کے لیے بھی ہے۔''

کثرت سے درود شریف پڑھیے، آپ کے تمام غم ختم اور گناہ معاف

(۱۶۶) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ! اُذْکُرُوْا اللہَ اُذْکُرُوْا اللہَ جَاءَ تِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَافِیْہِ۔جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللہِ! اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ؟ قَالَ مَاشِئْتَ قَالَ قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ؟ قَالَ مَا شِئْتَ، وَ اِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فِاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ: اِذاً تُکْفٰی ھَمَّکَ وَ یُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث حسن صحیح رقم : ۲۴۵۷)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گذر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لیے) اُٹھتے اور فرماتے ''لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ رہی ہے (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آگیا) موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔'' اس پر ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں اپنی دعا اور اذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تمہارا دل چاہے۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: آدھا کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرما دیں گے، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ۲/ ۶۸)

باہم محبت رکھنے والے بندے جب ملیں

حضور پر درود بھیجیں ان کے گناہ معاف

(۱۶۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و سلم لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواہ ابویعلی ھکذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۵۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ہیں دو بندے جو آپس میں محبت رکھتے ہوں ان میں کوئی ایک جب اپنے ساتھی کے سامنے آئے اور حضور ﷺ پر دونوں درود بھیجیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے آئندہ اور گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔'' (کنز العمال

۹/ ۱۳۵:۶۹ ۲۵۳۴ عزاہ لابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ و ابن النجار)

جمعہ کے دن اسی مرتبہ حضور پر درود بھیجئے اسی سال کے گناہ معاف

(۱۶۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ كَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (رواہ الدار قطنی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن اسی (۸۰) مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

حضور ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجئے دس گناہ معاف

(۱۶۹) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حَطَّ عَنْهَا بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۴۹۴۔ رواہ احمد و النسائی و اللفظ لہ و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم ،اخرجہ النسائی کتاب الصلوۃ باب الفضل فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم ۱/ ۱۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں،

دس گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔''

لکھا ہوا درود شریف جب تک باقی رہتا ہے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

(۱۷۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ۔(رواه الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۱۱۱، کنز العمال ۱/۵۰۷ : ۲۲۴۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے کسی کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔''

اپنے مال کی زکاۃ نکالئے گناہ معاف

(۱۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ : أَتٰی رَجُلٌ مِنْ تَمِیْمٍ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ ذُوْمَالٍ کَثِیْرٍ وَ ذُوْاَهْلٍ وَوَلَدٍ وَّحَاضِرَةٍ (اَیْ مَوْرَدُ خَیْرٍ وَّمَنْهَلُ خَصْبٍ) فَاَخْبِرْنِیْ کَیْفَ اَصْنَعُ وَکَیْفَ أُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم:تُخْرِجُ الزَّکَاةَ مِنْ مَالِکَ فَاِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُکَ (اَیْ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوْبِ) وَتَصِلُ اَقْرِبَاءَ کَ وَ تَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْکِیْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ۔(الحدیث رواه احمد و رجاله رجال الصحیح کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۵۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنوتمیم کا ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بہت مالدار آدمی ہوں اور عیال دار بھی ہوں (خوب وسعت رکھتا ہوں، جی کھول کر خرچ کر سکتا ہوں) تو آپ مجھے بتائیے کہ کیسے کروں؟ اور کس طرح خرچ کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کیوں کہ زکوٰۃ ایسی پاکی ہے کہ تجھ کو معاصی اور گناہوں سے پاک کردے گی، خویش واقارب سے صلہ رحمی کر، مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔'' (مسند احمد،۳/۱۳۶:۱۲۴۱۷)

صدقہ خیرات کیا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی الله عنه اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ لِکَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی الله عنه یَا کَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ (اَیْ حِصْنٌ وَّ وِقَایَةٌ) وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ یَا کَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلنَّاسُ غَادِیَانِ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُوْثِقٌ رَقَبَتَهٗ وَ مُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ فِیْ عِتْقِ رَقَبَتِهٖ۔(رواه ابو یعلی باسنادٍ صحیح و اخرجه ابْنُ حِبَّانَ وَ لَفْظُهٗ)

یَا کَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰی سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ یَا کَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! اَلنَّاسُ غَادِیَانِ فَغَادٍ فِیْ فِکَاکِ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا وَ غَادٍ فَمُوْثِقُهَا یَا کَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یَذْهَبُ الْجَلِیْدُ عَلَی الصَّفَا (ای الصخرة المساء)(جلد ۲، صفحه ۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن عجرہ سے فرما رہے ہیں: ''اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا

ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں، کچھ تو اپنی جان کو بیچنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہیں اور کچھ لوگ اپنے نفس کو خریدنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں۔“

اور ابن حبان کے الفاظ حدیث یوں ہیں ”اے کعب بن عجرہ! جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس کے خون اور گوشت کی پرورش حرام کمائی سے ہوئی۔ دوزخ کی آگ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرنے والے ہیں، پس کچھ لوگ تو اپنی گردن چھڑانے میں صبح کرتے ہیں تو وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں اور کچھ لوگ اس طرح صبح کرتے ہیں کہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہوتے ہیں۔ اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطا کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے برف چکنی چٹان سے نیچے گر جاتی ہے۔“

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۳) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فُرِضَ الفِطْرُ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (وَالْفُحْشِ) وَ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ۔ (اخرجہ ابوداؤد و ابن ماجہ و الحاکم و صححہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صدقۂ فطر روزہ دار کو بیکار اور فحش باتوں سے پاک کر دیتا ہے (جو حالت روزہ میں اس سے سرزد ہوگئی تھیں) اور غرباء و مساکین کے کھانے کی دعوت ہے جس نے اس

کو نماز (عید) سے قبل ادا کر دیا تو بہت ہی مقبول ہے اور جس نے اس کو نماز (عید) کے بعد ادا کیا تو یہ باقی صدقہ کی طرح ایک صدقہ ہے۔“ (یعنی ثواب میں کچھ کمی آجاتی ہے) (ابوداؤد باب زکاۃ الفطر ۱/ ۲۲۷)

تاجر حضرات صدقہ خیرات کیا کریں لغو باتوں کا گناہ معاف

(۱۷۴) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ (اخرجہ احمد و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجہ و الحاکم، سنن ابی داؤد اول کتاب البیوع ۲/ ۴۷۳)

حضرت قیس بن غرزۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اے اے سوداگرو! خرید و فروخت میں لغو اور بے فائدہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور قسم بھی کھائی جاتی ہے تو (اس کے علاج اور کفارہ کے لیے) اس کے ساتھ صدقہ بھی ملا دیا کرو۔“

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۷۵) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم لِفَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا يَا فَاطِمَةُ! قُوْمِيْ اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا اَنْ يَغْفِرَ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَنَا خَاصَّةً اَهْلَ الْبَيْتِ اَوْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔ (رواہ البزار و الشیخ و رواہ الاصفھانی و لفظہ)

يَا فاطِمَةُ! قُوْمِيْ فاشهَدِيْ اُضْحِيَّتِكِ فاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ اَمَّا اَنَّهُ يُجَاءُ بِلَحْمِهَا وَدَمِهَا تُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِكِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضى الله عنه يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً؟ فَاِنَّهُمْ اَهْلٌ لِمَا خُصُّوْا بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ اَوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً.(كذ فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۵۴، كنز العمال ۱۰۱/۵ : ۱۲۲۳۶، و عزاه للحاكم و الثانى : ۱۲۲۳۳، واللفظ متقارب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا ''اے فاطمہ! اپنے قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہو اس لیے کہ اس کے خون کا جو پہلا قطرہ گرے گا۔ اس سے تمہارے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے اہل بیت کی خصوصیت ہے یا ہمارے ساتھ باقی مسلمان بھی شریک ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ فضیلت ہمارے لیے بھی ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی۔''

اور اصفہانی نے الفاظ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کو ہوتا ہوا دیکھو، کیوں کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ سے جو بہے گا تمام گناہوں کی مغفرت کردی جائیگی، قیامت کے دن ان کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا اور تمہارے عمل کے ترازو میں ستر گنا بڑھا کر رکھا جائے گا۔'' ابوسعید کہتے ہیں یا رسول اللہ! یہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیت ہے؟ کیوں کہ وہ اس کے اہل ہیں کہ کسی خیر کو ان کے ساتھ مخصوص کردیا جائے یا تمام مسلمانوں کے لیے یہ فضیلت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''آلِ محمد کے لیے خصوصیت کے ساتھ اور باقی مسلمانوں کے لیے عمومیت کے ساتھ ہے۔''

رمضان میں غلط کام نہ کیجئے، روزے رکھئے اور اچھے کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۶) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ عَرَفَ حُدُوْدَهٗ وَ تَحَفَّظَ مِمَّا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتَحَفَّظَ كَفَّرَ مَا قَبْلَهٗ.(رواه ابن حبان فى صحيحه و البيهقى كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۹۱ كنز العمال ۴۸۱/۸ : ۲۳۷۲۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس بندہ نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کی پہچان حاصل کی جن امور کی رعایت ضروری ہے ان کی رعایت کی تو اس کے تمام گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

رمضان کی آخری رات میں تمام روزہ داروں کے گناہ معاف

(۱۷۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اُعْطِيَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ خِصَالٍ فِيْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ : خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا وَ يُزَيِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ تَعَالٰى : يُوْشِكُ عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ يُلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ (اى المشقة) وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكِ وَ تُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا يَخْلُصُوْا فِيْهِ اِلٰى مَا كَانُوْا يَخْلُصُوْنَ اِلَيْهِ وَ يُغْفَرُ لَهُمْ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ

وَالبَیْھَقِیُّ وَاَبُو الشیخ و ابن حبان بِلَفظ : وَتَسْتَغْفِرُ لَھُمُ الْمَلاَئِکَۃُ بَدَلَ الحِیتَان۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اُعطِیَتْ اُمَّتِیْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اَمَّا وَاحِدَۃٌ فَاِنَّہٗ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَیْھِمْ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَیْہِ لَمْ یُعَذِّبْہُ اَبَدًا وَاَمَّا الثَّانِیَۃُ فَاِنَّ خُلُوْفَ اَفْوَاھِھِمْ حِیْنَ یُمْسُوْنَ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَ اَمَّا الثَّالِثَۃُ فَاِنَّ الْمَلاَئِکَۃَ تَسْتَغْفِرُ لَھُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَۃٍ وَ اَمَّا الرَّابِعَۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَأْمُرُ جَنَّتَہٗ فَیَقُوْلُ لَھَا اِسْتَعِدِّیْ وَ تَزَیَّنِیْ لِعِبَادِیْ اَوْشَکَ اَنْ یَّسْتَرِیْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْیَا اِلیٰ دَارِیْ وَکَرَامَتِیْ وَ اَمَّا الْخَامِسَۃُ فَاِنَّہٗ اِذَا کَانَ آخِرَ لَیْلَۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَھُمْ جَمِیْعًا۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم لَا اَلَمْ تَرَ اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِھِمْ وُفُّوْا اُجُوْرَھُمْ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۹۲، کنز العمال ۸/۴۷۱ : ۲۳۷۰۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہے (۱) ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۲) ان کے لیے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں (۳) جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے: قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں (۴) اس میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف یہ غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔ (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی

مغفرت کی جاتی ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔'' اور ابن حبان کی روایت میں مچھلیوں کے بجائے یہ ہے کہ فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں (۱) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ اپنے بندوں کو (نظر رحمت) سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے (۲) ان کے منہ کی بدبو شام کے وقت اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے (۳) ہر دن اور رات میں فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (۴) حق تعالیٰ شانہ جنت کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کے لیے تیار اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقت اور تھکن سے میرے گھر میں آکر آرام پاویں (۵) جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام روزہ داروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔'' ایک صحابی نے عرض کیا: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں، کیا تم نے مزدوروں کو نہیں دیکھا جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جائیں تو ان کو پوری پوری مزدوری دے دی جاتی ہے۔''

رمضان المبارک کے فضائل

(۱۷۸) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فِیْ آخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ شَھْرٌ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَ قِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ

اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ مَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ ھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَ شَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَ شَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ فِیْہِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَ کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ! لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَایُفْطِرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ اَوْ عَلٰی شَرْبَۃِ مَاءٍ اَوْ مَذْقَۃِ لَبَنٍ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ وَ اَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ وَ اسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ وَ خَصْلَتَیْنِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ فَشَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَہٗ، وَ اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ سَقٰی صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و قال صح الخبر و رواہ البیھقی و رواہ ابو الشیخ و ابن حبان باختصار کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۹۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا ”کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے۔ بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ملے گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے اس پر بھی مرحمت فرمادیتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ اللہ کی مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ سے آزاد فرماتا ہے، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے تو حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔“

رمضان میں درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ شَھْرَ رَمَضَانَ شَھْرُ اُمَّتِیْ فَاِذَا صَامَ مُسْلِمٌ لَمْ یَکْذِبْ وَلَمْ یَغْتَبْ وَ فِطْرُہٗ طَیِّبٌ سَعٰی اِلَی الْعَتَمَاتِ (صَلَاۃِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ) مُحَافِظًا عَلٰی فَرَائِضِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا تَخْرُجُ الْحَیَّۃُ مِنْ سَلْخِھَا

(اَیْ مِنْ جِلْدِھَا)(رواہ ابو الشیخ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رمضان المبارک کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے، جب مسلمان نے روزہ رکھا نہ اس نے جھوٹ بولا اور نہ کسی کی غیبت کی اور حلال رزق سے افطار کیا، اندھیری رات میں فجر اور عشاء کی نماز میں جانے کی سعی کرتا رہا اور اپنے باقی فرائض کی حفاظت کرتا رہا تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔''

رمضان کی پہلی رات میں تمام مسلمانوں کے گناہ معاف

(۱۸۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَاذَا یَسْتَقْبِلُکُمْ وَتَسْتَقْبِلُوْنَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَحْیٌ نَزَلَ؟ قَالَ لَا قَالَ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَغْفِرُفِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ لِکُلِّ اَھْلِ ھٰذِہِ الْقِبْلَۃِ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَیْھَا فَجَعَلَ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْہِ یَھُزُّ رَأْسَہٗ وَ یَقُوْلُ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم یَا فُلَانُ ضَاقَ بِکَ صَدْرُکَ؟ قَالَ لَا وَلٰکِنْ ذَکَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ وَلَیْسَ لِلْکَافِرِیْنَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئٌ۔(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و البیھقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہیں خبر بھی ہے کیا چیز تم کو پیش آ گئی؟ کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو؟'' تین مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وحی نازل ہوئی ہے؟ ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا، کیا دشمن نے چڑھائی

کردی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' حضرت عمر نے عرض کیا تو پھر کیا بات پیش آئی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں پہلی شب میں اس قبلہ کے تمام لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں'' اور اپنے دست مبارک سے قبلہ کی طرف اشارہ فرمایا، آپ کے سامنے ایک شخص جھوم رہا تھا اور واہ واہ کیے جا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے فلانے کیا تمہارا سینہ تنگ ہوگیا؟'' کہنے لگا نہیں، لیکن میں منافق کو یاد کر رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''منافق تو کافر ہی ہیں اور کافروں کے لیے اس فضیلت میں کوئی حصہ نہیں۔''

(کنز العمال ۸/۴۷۹: ۲۳۷۱۸)

روزہ رکھنے اور صدقۂ فطر ادا کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ غَدَا بِغُسْلٍ اِلَی الْمُصَلّٰی (اَیْ یَوْمَ الْعِیْدِ) وَخَتَمَہٗ بِصَدَقَۃٍ (اَیْ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ) رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَہٗ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط، کنز العمال ۸/ ۴۸۲ : ۲۳۷۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عید کے دن غسل کر کے عیدگاہ کی طرف گیا اور رمضان المبارک کو صدقۃ الفطر پر ختم کیا تو عیدگاہ سے اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

رمضان میں ذکر کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۲) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم ذَاکِرُ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَہٗ وَسَائِلُ اللّٰہِ فِیْہِ لَا یَخِیْبُ۔(رواہ الطبرانی

فی الاوسط و البیھقی و الاصبھانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔'' (کنز العمال ۸/۴۶۴: ۲۳۶۷۶)

رمضان میں معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۸۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ کُلِّهَا فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَاحِدٌ الشَّهْرَ کُلَّهُ، وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ اَلشَّهْرَ کُلَّهُ وَ غُلَّتْ عُتَاةُ الْجِنِّ وَ نَادٰی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی انْفِجَارِ الصُّبْحِ : یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ تَمِّمْ وَ اَبْشِرْ، وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ اَبْصِرْ (اَیْ اَعْقِلْ) هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرُ لَهٗ هَلْ مِنْ تَائِبٍ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ هَلْ مِنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ یُعْطٰی سُؤْلَهٗ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ کُلِّ فِطْرٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ (رواه البیهقی وهو حدیث حسن لا بأس به فی المتابعات قاله المنذری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پورے مہینہ ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں تمام ماہ کوئی بھی دروازہ نہیں کھلتا اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں۔ ہر رات ایک منادی صبح تک پکارتا ہے اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور بشارت حاصل کر اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول، اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے

کوئی توبہ کرنے والا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی توبہ قبول فرمالیں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔'' (کنز العمال ۸/۴۷۰: ۲۳۷۰۵)

جس نے رمضان کے بعد شوال میں

چھ روزے رکھے اس کے سارے گناہ معاف

(۱۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۱، الاوسط للطبرانی ۹/۲۸۲ : ۸۶۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: ''جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال میں چھ (نفل) روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔'' (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہ رہے گا)

عرفہ کے دن روزہ رکھئے دو سال کے گناہ معاف

(۱۸۵) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم : یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ۔ (رواه مسلم و رواه ابوداؤد و النسائی و ابن ماجه و الترمذی و لفظه)

اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ صِیَامُ یَوْمَ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی

اللهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۱۱)

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةٌ اَمَامَهٗ وَ سَنَةٌ بَعْدَهٗ۔ (رواه ابن ماجه کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۱۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ یعنی ۹ر ذی الحجہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''وہ (۹رذی الحجہ کا روزہ رکھنا) صفائی کردے گا، اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی''، یعنی اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی گندگیاں دھل جائیں گی۔

ایک روایت میں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ (۹رذی الحجہ کا روزہ) صفائی کردے گا اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی۔''

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا یعنی ۹رذی الحجہ کے دن اس کی سال گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

عاشورہ کا روزہ رکھئے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۸۶) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم سُئِلَ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم یُکَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ۔ (رواه مسلم و غیره و هو عند ابن ماجه و لفظهٗ)

صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ۔ (کذا فی الترغیب ج۲، صفحه ۱۱۵)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا'' (مسلم وغیرہ۔ اور ابن ماجہ کے ہاں الفاظ حدیث یوں ہیں:)

''یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ صفائی کردے گا گذشتہ سال کے گناہوں کی۔'' (مسلم ۱/۳۶۷۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۲۴)

ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کیجئے گناہ معاف

(۱۸۷) عَنْ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضی الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ صلی الله علیه و سلم : مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّصُوْمَهُنَّ فَاِنَّ کُلَّ یَوْمٍ یُکَفِّرُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ یُنَقِّیْ مِنَ الْاِثْمِ کَمَا یُنَقِّی الْمَاءُ الثَّوْبَ۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۲۱۔ المعجم الکبیر جلد ۲۵، صفحه ۲۵، وقال فی المجمع : اسناده ضعیف)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! نفل روزوں کے بارے میں بتایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ''جو استعداد رکھتا ہو ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرے۔ کیوں کہ ہر دن کا روزہ دس خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور یہ گناہوں سے ایسا صاف ستھرا کردیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو''

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا اس کے گناہ معاف

(۱۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله

علیه و سلم مَنْ صَامَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ من ماله (اَوْ كَثُرَ) غُفِرَلَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا۔ (رواه الطبرانی فی الكبير و البيهقی ترغيب جلد ۲، صفحه ۱۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ پھر جمعہ کے دن صدقہ کیا خواہ قلیل مقدار میں یا کثیر مقدار میں تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی حتیٰ کہ وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔'' (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہے گا)

(المعجم الكبير للطبرانی ۱۲/۳۴۷: ۱۳۳۰۸)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف

نہ منہ کیجئے نہ پیٹھ ایک گناہ معاف

(۱۸۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَنْ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِی الْغَائِطِ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ۔ (كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۱۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔'' (کنز العمال ۹/۳۶۳: ۲۶۴۷۳)

اللہ کے گھر کی زیارت کرنے والا دنیا میں عافیت

سے رہتا ہے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف

(۱۹۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله عليه و سلم قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِلٰهِیْ مَالِعِبَادِكَ عَلَيْكَ اِذَا هُمْ زَارُوْكَ فِیْ بَيْتِكَ؟ فَاِنَّ لِكُلِّ زَائِرٍ عَلَى الْمَزُوْرِ حَقًّا قَالَ يَا دَاوٗدُ اَنَّ لَهُمْ عَلَیَّ اَنْ اُعَافِيَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَاَغْفِرَ لَهُمْ اِذَا لَقِيْتُهُمْ۔(رواه الطبرانی فی الاوسط : كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۶۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر آ کر آپ کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا میزبان پر حق ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ان کا مجھ پر حق یہ ہے کہ دنیا میں ان کو عافیت اور سلامتی سے رکھوں، اور جب آخرت میں ملوں تو ان کی مغفرت کر دوں۔'' (کنز العمال ۵/۱۴۲: ۱۲۳۹۳ وعزاه لابن عساکر)

پانچ چیزیں دیکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۱۹۱) عَنْ اَحَدِ الصَّحَابَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه و سلم اَنَّهٗ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَةِ النَّظْرُ اِلَى الْمُصْحَفِ، وَالنَّظْرُ اِلَى الْكَعْبَةِ، وَالنَّظْرُ اِلَى الْوَالِدَيْنِ وَالنَّظْرُ اِلٰى زَمْزَمَ وَهِیَ تَحُطُّ الْخَطَايَا، وَالنَّظْرُ فِیْ وَجْهِ الْعَالِمِ۔(اخرجه النسائی والدارقطنی مرسلاً النظر الی الرجل من اهل السنة

یدعو الی سُنَّۃٍ وَیَنْھَا عَنِ الْبِدْعَۃِ عبادۃٌ کذا فی تلبیس ابلیس لابن جوزی، کنز العمال ۱۵/۸۸۰ : ۴۳۴۹۴)

ایک صحابی حضور پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''پانچ طرح کا دیکھنا عبادت ہے (۱) قرآن پاک کو دیکھنا (۲) کعبۃ اللہ کو دیکھنا (۳) والدین کو نظر شفقت سے دیکھنا (۴) زمزم شریف کو دیکھنا (۵) عالم کے چہرے کو دیکھنا اور یہ باتیں خطاؤں کو گراتی ہے یعنی معاف کراتی ہیں'' اور دارقطنی میں یوں ہے کہ ایسے آدمی کو دیکھنا جو تبع سنت ہو اور سنت کی طرف دعوت دیتا ہو اور بدعت سے روکتا ہو اس کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

حج کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۹۲) اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَطَوَّلَ عَلٰی اَھْلِ عَرَفَاتٍ فَبَاھٰی الْمَلَائِکَۃَ فَقَالَ اُنْظُرُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ اِلٰی عِبَادِیْ شُعْثًا غُبْرًا اَقْبَلُوْا یَضْرِبُوْنَ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ، اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَھُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَھُمْ وَ وَھَبْتُ مُسِیْئَھُمْ لِمُحْسِنِھِمْ وَ اَعْطَیْتُ مُحْسِنَھُمْ جَمِیْعَ مَاسَاَلُوْنِیْ غَیْرَ التَّبِعَاتِ الَّتِیْ بَیْنَھُمْ حَتّٰی اِذَا اَفَاضَ الْقَوْمُ مِنْ عَرَفَاتٍ اَتَوْا جَمِیْعًا فَوَقَفُوْا قَالَ اُنْظُرُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ اِلٰی عِبَادِیْ عَاوَدُوْنِیْ فِی الْمَسْئَلَۃِ، اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَھُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَھُمْ وَ وَھَبْتُ مُسِیْئَھُمْ لِمُحْسِنِھِمْ وَ اَعْطَیْتُ مُحْسِنَھُمْ جَمِیْعَ مَا سَاَلَ وَ کَفَلْتُ عَنْھُمُ التَّبِعَاتِ الَّتِیْ بَیْنَھُمْ۔ (عن انس و ضعف کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۲۰۲)

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی لطف وکرم کے ساتھ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کے ذریعہ ملائکہ پر فخر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں ''اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ بال غبار آلود جسم لے کر دور

دراز کی راہ طے کر کے میرے دربار میں پہنچے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کرلیا اور ان کی رغبت وخواہش کا میں سفارشی بن گیا ان کے بدکاروں کو ان کے محسنین (نیکوکاروں) کی وجہ سے معاف کردیا ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے دے دیا سوائے تاوان اور ڈنڈ کے جو ان کے درمیان ہیں، پھر جب لوگ عرفات سے لوٹے تو سب لپک کر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آکر ٹھہرے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو دوبارہ مجھ سے درخواست کرتے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول لیا، اور ان کی رغبت وخواہش کا سفارشی بن گیا، اور ان کے بدکاروں کو ان کے نیکوکاروں کی وجہ سے معاف کردیا اور ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے ان کو دیا، اور ان کے تاوان اور ڈنڈ جو ان کے درمیان تھے اس کا میں کفیل یعنی ذمہ دار بن گیا۔''

جس نے اچھی طرح حج کیا اس کے سارے گناہ معاف

(۱۹۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ (رواہ البخاری و مسلم و غیرھما کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ارشاد فرمارہے تھے کہ ''جس نے اس طرح حج کیا کہ اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوکر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (بخاری ۱/۲۰۶ باب فضل الحج المبرور و مسلم ۱/۴۳۶ باب فضل الحج والعمرۃ)

(۱۹۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ

علیه و سلم مَنْ خَرَجَ حَاجًّا يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ فَقَدْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَ شُفِّعَ فِيْ مَنْ دَعَالَهٗ۔(أخرجه ابو نعيم فى الحلية، حلية الاولياء ۷/۲۳۵)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ”جو اللہ کی رضا کے لیے حج کرنے کے لیے نکلا تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور جن کے حق میں وہ دعا کرتا ہے اس کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔“

اسلام، ہجرت اور حج سے گذشتہ گناہ معاف

(۱۹۵) عَنْ اَبِيْ شَمَاتَةَ رضى الله عنه قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضى الله عنه وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكىٰ طَوِيْلًا وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه و سلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ لِأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَالَكَ يَا عَمْرُو؟ قُلْتُ اَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ صلى الله عليه و سلم تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ قُلْتُ اَنْ يَغْفِرَلِيْ قَالَ صلى الله عليه و سلم أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ اَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ۔(رواه ابن خزيمه فى صحيحه هكذا مختصراً و رواه مسلم و غيره كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۳۱۳ صحيح مسلم كتاب الايمان ۱/۷۶ باب كون الاسلام يهدم ما كان قبله و كذا الحج و العمرة.)

حضرت ابی شماسہ مہری سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص کے پاس ان کے آخری وقت میں حاضر ہوئے وہ زار و قطار رو رہے تھے (اور دیوار کی طرف

اپنا رُخ کیے ہوئے تھے، ان کے صاحبزادے انہیں سمجھانے لگے کہ ابا جان! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ کو بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے دیوار کی طرف سے اپنا رخ بدلا اور فرمایا بھئی سب سے افضل چیز جو ہم نے آخرت کے لیے تیار کی ہے وہ توحید اور رسالت کی شہادت ہے میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جب کہ آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا اگر خدانخواستہ اسی حال پر مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا) اس کے بعد جب اللہ نے میری دل میں اسلام کی حقانیت ڈالی تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا لائیے ہاتھ بڑھائیے، میں آپ سے بیعت کرتا ہوں، آپ نے ہاتھ بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: اے عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں، فرمایا کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے تمام گناہوں کو صاف کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔“

حج اور عمرہ کیا کرو فقر دور ہوگا اور گناہ معاف

(۱۹۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔(رواه الترمذى و ابن خزيمه و ابن حبان فى صحيحهما قال و

قال الترمذی حدیث حسن صحیح و رواہ غیر ھم کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیوں کہ حج اور عمرہ دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔'' (ترمذی باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ ۱/۱۰۰)

اونٹ کے ہر قدم پر حاجی کا ایک گناہ معاف

(۱۹۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَاتَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً اَوْ مَحَا عَنْہُ سَیِّئَۃً اَوْ رفع بِھَا دَرَجَۃً. (رواہ ابن حبان و البیھقی)

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''حاجی کا اونٹ پاؤں نہیں اٹھاتا اور اپنا ہاتھ نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں یا ایک گناہ معاف فرماتے ہیں یا اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔ (الحدیث فی کنز العمال ۵/۱۱۸۰۱ لکن عزاہ الی (حب عن ابن عمر لا عن ابی موسیٰ)

(۱۹۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ یَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ فَرَکِبَ بَعِیْرَہٗ فَمَا یَرْفَعُ الْبَعِیْرُ خُفًّا وَلَا یَضَعُ خُفًّا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً وَ حَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَ رَفَعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃً حَتّٰی اِذَا انْتَھٰی اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ وَ طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ

حَلَّقَ اَوْ قَصَّرَ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ فَھَلُمَّ یَسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ. فذکر الحدیث۔ (رواہ البیھقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۶، کنز العمال ۵/۱۳: ۱۱۸۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو آدمی بیت الحرام کی نیت سے چلا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوگیا پس اونٹ اپنے پاؤں کو نہیں اٹھاتا اور نہیں رکھتا مگر اللہ جل شانہ ایک نیکی لکھتے ہیں ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (یعنی سوار کا) حتیٰ کہ جب وہ بیت اللہ تک پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کرلے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر بال منڈوائے یا چھوٹے کرے تو گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا پس چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے۔''

حج اور عمرہ کرنے والا معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ وَ اِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَلَھُمْ۔ (رواہ النسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحھما بنحوہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۷، کنز العمال ۵/۱۵: ۱۱۸۴۳ و عزاہ لابن ماجہ والبیھقی و ھذا الحدیث عند ابن ماجہ فی کتاب المناسک باب فضل دعاء الحاج صفحہ ۲۰۸))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا کرے اس کے گناہ معاف

(۲۰۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم یُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ۔(رواه البزار و الطبرانی فی الصغیر و ابن خزیمة فی صحیحه والحاکم و لفظهما اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ. (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱٦۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حاجی کی اور جس کے لیے حاجی بخشش کی درخواست کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں یوں ہے:

''اے اللہ! حاجی کی اور جس کے لیے حاجی مغفرت کی درخواست کرے اس کی مغفرت فرما دے۔'' (کنزالعمال فی مراسیل عمر ۵/ ۱۳۷: ۱۲۳۷۵)

جب حاجی احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

(۲۰۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَارَاحَ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مُجَاهِدًا اَوْحَاجًّا مُهِلًّا اَوْمُلَبِّیًا اِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوْبِهِ وَخَرَجَ مِنْهَا۔(رواه الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۷۰)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نہیں جاتا کوئی مسلمان بندہ اللہ کے راستہ میں یا کوئی حاجی لا الہ اِلّا اللہ پڑھتے

ہوئے یا لبیک پڑھتے ہوئے مگر سورج اس کے گناہوں کو لے کر ڈوب جائے گا اور وہ گناہوں سے نکل جائے گا۔'' (کنزالعمال عن الخطیب والدیلمی ۵/ ۱۸: ۱۱۸۶۴)

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَضْحیٰ یَوْمًا مُحْرِمًا مُلَبِّیًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوْبِهِ فَعَادَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ۔(اخرجه احمد و ابن ماجه و اسناده حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی نے صبح کی اس حالت میں کہ وہ احرام کی حالت میں تھا اور وہ لبیک کہہ رہا تھا حتی کہ سورج غروب ہوگیا تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور اپنے گناہوں سے ایسا لوٹے گا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔'' (مسند احمد ۳/ ۳۷۳: ۱۵۰۵۰، ابن ماجه باب الظلال للمحرم صفحہ ۱۲۰)

عرفہ کے دن تمام حاجیوں کے گناہ معاف

(۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه فِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ صلی الله علیه و سلم فَاِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ تَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُکَ خُفًّا وَلَا تَرْفَعُ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَکَ بِهٖ حَسَنَةً وَ مَحَاعَنْکَ خَطِیْئَةً وَ اَمَّارَکْعَاتُکَ بَعْدَ الطَّوَافِ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کَعِتْقِ سَبْعِیْنَ رَقَبَةً، وَ اَمَّا وُقُوْفُکَ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَهْبِطُ اِلیٰ سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ یَقُوْلُ عِبَادِیْ جَاءُوْنِیْ شُعْثًا مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ جَنَّتِیْ فَلَوْکَانَتْ ذُنُوْبُکُمْ کَعَدَدِ الرَّمْلِ اَوْکَقَطْرِ الْمَطَرِ اَوْ کَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا اَفِیْضُوْا عِبَادِیْ (اَیْ اِلَی الطَّوَافِ) مَغْفُوْرًا لَکُمْ وَ لِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهٗ وَاَمَّا رَمْیُکَ الْجِمَارَ فَلَکَ بِکُلِّ حَصَاةٍ رَمَیْتَهَا تَکْفِیْرُ کَبِیْرَةٍ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ وَ اَمَّانَحْرُکَ فَمَدْ خُوْرٌ لَکَ عِنْدَ رَبِّکَ وَ اَمَّا

جِلَاقُکَ رَأْسَکَ فَلَکَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَ يُمْحىٰ عَنْکَ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِنَّکَ تَطُوْفُ وَلَا ذَنْبَ لَکَ يَاتِىْ مَلَکٌ حَتّٰى يَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ کَتِفَيْکَ فَيَقُوْلُ اِعْمَلْ فِيْمَا تَسْتَقْبِلُ فَقَدْ غُفِرَلَکَ مَامَضٰى۔(رواه الطبرانى فى الكبير والبزار و رواته موثقون كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۷۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثقفی کی حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تو نکلا اپنے گھر سے اور بیت اللہ کا قصد کر رہا ہے تو نہیں رکھتی تیری اونٹنی اپنا پاؤں اور نہ وہ اٹھاتی ہے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تیری ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور بہر حال طواف کے بعد تیری دو رکعت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام کا آزاد کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان تیری سعی کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے ستر غلام آزاد کرنے کا، عرفہ کی رات تمہارا وقوف پس اللہ رب العزت آسمانِ دنیا کی طرف اپنی خاص تجلی اور رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں، پھر تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے میرے پاس آئے ہیں بکھرے ہوئے پراگندہ بال لے کر دور دراز کی راہ طے کر کے امید رکھتے ہیں میری جنت کی (پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے، میرے بندو) اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد میں ہوں یا سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں، بلاشبہ میں نے ان کی مغفرت کر دی پھر واپس آ جاؤ اے میرے بندو (یعنی طواف کی طرف) تمہاری مغفرت کی جا چکی ہے اور ان کی بھی جن کی تم نے سفارش کی اور بہر حال تمہارا پتھروں کو کنکریاں مارنا تو ہر کنکری کے بدلے جو تم نے ماری ایک کبیرہ گناہ کی مغفرت کر دی جائے گی کبیرہ بھی وہ جو مہلکات میں سے تھا اور بہر حال تمہارا قربانی کرنا تمہارے رب کے پاس ذخیرہ

کر لی جاتی ہے رہا سر کو مونڈنا تو ہر بال کے بدلے جس کو تم نے مونڈا ہے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔ ان تمام کے بعد پھر بیت اللہ کا طواف کرنا، بلاشبہ تو اس حال میں طواف کر رہا ہے کہ تجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، پھر ایک فرشتہ آتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر کہتا ہے، مستقبل کے لیے از سر نو عمل کر تیرے ماضی کے گناہوں کی تو اللہ مغفرت فرما چکا۔'' (کنز العمال ۱۲/۵ : ۱۱۸۳۳ و عزاه للبيهقى اكثر المعانى بالفاظ مختلفة)

حج یا عمرہ کرنے والا راستہ میں مر گیا تو اس کے گناہ معاف

(۲۰۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ مَاتَ فِىْ طَرِيْقِ مَكَّةَ ذَاهِبًا اَوْ رَاجِعًا لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ اَوَغُفِرَلَهٗ۔(رواه الاصبهانى كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۷۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو مکہ مکرمہ کے راستے میں جاتے یا آتے ہوئے مر گیا نہ اس کی عدالت میں پیشی ہے اور نہ حساب لیا جائے گا اور اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف

(۲۰۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضى الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(اخرجه ابوداؤد و البيهقى و زاد فى رواية وَوَجَبَتْ له الجنةُ كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۹۰)

ام المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ''جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' اور ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ (ابوداؤد باب المواقیت ۱/۲۴۳)

(۲۰۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَلَهٗ۔ (اخرجه ابن ماجه باسناد صحيح كذا فی الترغيب جلد ۲ صفحه ۱۹۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۲۱۵)

جس نے مناسک حج پورے کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے اس کے گناہ معاف

(۲۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَضٰى نُسُكَهٗ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَیْ بَعْدَ ذٰلِكَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواه ابو يعلى و ابن منيع، كنز العمال ۸/۵ : ۱۱۸۱۰ وليس فيه ماتاخر و عزاه لعبد بن حميد) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ رَكْعَتَيْنِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ و حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (كذا فی خصالِ المكفرة لابن حجر صفحه ۱۰۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے مناسک حج پورے کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے یعنی حج کے بعد تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اگلے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔''

جس نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی اور قیامت کے دن ایمان والوں کے ساتھ اس کو اٹھایا جائے گا۔''

جس نے بیت اللہ کے پچاس طواف کیے اس کے گناہ معاف

(۲۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ (اخرجه الترمذی كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۹۲، جلد ۴، صفحه ۲۵۰ ت ماجاء فی فضل الطواف ۱/۱۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ کے پچاس مرتبہ طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔''

طواف کرنے والے کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۲۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا وَلَمْ يَضَعْ قَدَمًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰہُ لَهٗ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَ كَتَبَ لَهٗ دَرَجَةً وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ اَحْصٰى اُسْبُوْعًا كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ۔ (كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا وہ نہ کوئی قدم اٹھاتا ہے نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ اس سے مٹاتے ہیں اور اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں، اور راوی کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور اہتمام وفکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن وآداب کی رعایت کے ساتھ) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔'' (کنز العمال ۵/۵۳ : ۱۲۰۱۷ بزیادہ اسبوعا وعزاہ لا بن حبان عن ابن عمر)

جس نے حجر اسود اور رُکن یمانی کا استلام کیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا۔ (رواه احمد و عند الترمذی و الحاکم اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا و فی الترغیب مسح الحجر و الرکن الیمانی یحط الخطایا حطًّا جلد ۱، صفحه ۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔'' امام ترمذی اور حاکم کے یہاں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ ''حجر اسود اور رکن یمانی گناہوں کے کفارے کا ذریعہ ہے (بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔) (کنز العمال عن ابن زنجویہ ۵/۱۸۹: ۱۲۵۲۶)

جو بیت اللہ میں داخل ہوگیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ اَيِ الْحَرَامَ دَخَلَ فِيْ حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لَهٗ (رواه ابن خزيمه فی صحيحه كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو

بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیا وہ نیکی کی کان میں داخل ہوگیا اور گناہ سے بخشا بخشایا نکل آیا۔'' (کنز العمال ۱۲/ ۱۹۷: ۳۴۴۴۲)

عرفہ کے دن بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۱۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَارُؤِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَفِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى فِيْهِ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُؤِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ رَأٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَ عُ (يَتَقَدَّمُ) الْمَلَائِكَةَ۔ (رواه مالک و البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۰۱)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے (اس کو چھوڑ کر) شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا نہیں دیکھا گیا جتنا وہ عرفہ کے دن ذلیل وخوار، روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ وہ اس دن اللہ کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور یہ اس لعین کے لیے ناقابل برداشت ہے کیونکہ بدر کے دن شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ملائکہ میں پیش قدمی کر رہے ہیں جو مسلمانوں کی مدد کو اترے تھے۔'' (موطا امام مالک باب جامع الحج صفحہ ۱۶۴)

جس نے عرفہ کے دن اپنے کان، اپنی نگاہ اور زبان کو قابو میں رکھا اس کے گناہ معاف

(۲۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما يَقُوْلُ : كَانَ فُلَانٌ رِدْفَ رَسُوْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتٰی یُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَ یَنْظُرُ اِلَیْهِنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِبْنَ اَخِیْ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ مَنْ مَلَکَ فِیْهِ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ وَ لِسَانَهٗ غُفِرَلَهٗ۔ (رواہ احمد باسناد صحیح و الطبرانی و ابن ابی الدنیا و ابن خزیمه فی صحیحه و البیهقی و زادٗ)

مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰی عَرَفَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوعمر لڑکا عرفہ کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا (یعنی آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا) پس یہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا ''اے بھتیجے! یہ وہ دن ہے کہ جس میں اگر آدمی اپنے کان اپنی نگاہ اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔'' (مسند احمد ۱/ ۳۲۹: ۳۰۴۲۰)

اور بیہقی نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے

''جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، اپنے کان اور اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا (یعنی حرام سے) تو عرفہ سے لے کر آئندہ عرفہ تک اس کی مغفرت کر دی جائے گی''

ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف

(۲۱۴) عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیُکَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَایَاهُ کُلَّهَا بِحُمّٰی لَیْلَةٍ۔ (رواہ ابن ابی الدنیا و قال ابن المبارک عقب روایة له انه من جید الحدیث ثم قال و شواهده کثیرة یؤکد بعضها بعضا اتحاف ۹/ ۵۲۶)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

اللہ کے راستے میں آپ کے سر میں درد ہو تو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ صُدِعَ رَأْسُهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَهٗ مَا کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۰۳/۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (مجمع الزوائد ۳۰۶/۲، و عزاہ للبزار)

بیمار آدمی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الخ چالیس

مرتبہ پڑھے سارے گناہ معاف

(۲۱۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ : هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی، اَلدَّعْوَةُ الَّتِیْ دَعَا بِهَا یُوْنُسُ حَیْثُ نَادَاهُ فِی الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ کَانَتْ لِیُوْنُسَ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم : اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم اَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِیْ مَرَضِهٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِهٖ ذٰلِکَ اُعْطِیَ اَجْرَ

شَهِيْدٍ وَ اِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهٖ۔(رواه الحاکم ۱/۵۰۶)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتادوں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیریوں میں پکارا تھا ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں (تین اندھیریوں سے مراد رات سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں)''

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لیے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا ﴿وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کیے جا چکے ہوں گے۔'' (مستدرک حاکم)

بیماری پر صبر کیجیے آپ کے سارے گناہ معاف

(۲۱۷) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْداً مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ وَ صَبَرَ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا

وَيَقُوْلُ الرَّبُّ لِلْحَفَظَةِ اِنِّيْ قَيَّدْتُ عَبْدِيْ هٰذَا وَابْتَلَيْتُهٗ فَأَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَ هُوَ صَحِيْحٌ۔ (اخرجه احمد و ابويعلىٰ والطبراني في الكبير وَحُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ وَ اَبُوْنُعَيْمٍ و ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضي الله عنه)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جب میں اپنے مومن بندے کو (مرض وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرتا ہے اور میرے ابتلاء پر صبر کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے یوں پاک ہو کر اٹھتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا'' (او کما قال علیہ السلام) اور حق تعالیٰ شانہ کِرَامًا کَاتِبِیْن سے ارشاد فرماتے ہیں ''میں نے اپنے اس بندے کو بیماری میں مقید کر دیا اور آزمائش میں اس کو مبتلا کر دیا لہٰذا اجو اجر و ثواب ایام صحت کے دوران لکھا کرتے تھے اس کو لکھتے رہو۔''

عیادت کرنے والوں کے سامنے بیمار آدمی
اللہ کی تعریف کرے، اس کے گناہ معاف

(۲۱۸) اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَا ذَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهٖ، فَاِنْ هُوَ اِذَا دَخَلُوْا عَلَيْهِ حَمِدَ اللهَ رَفَعُوْا ذٰلِكَ اِلَى اللهِ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ : لِعَبْدِيْ اِنْ اَنَا تَوَفَّيْتُهٗ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ وَ اَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ۔(اخرجه الدار قطني في الغرائب و ابن صخر في عوالي امام مالك عن ابي هريرة رضي الله عنه)

جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے پاس دو فرشتوں کو یہ کہہ کر بھیجتے ہیں کہ ''اس کو ذرا دیکھو اپنی عیادت کو آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟'' پھر اگر وہ بیمار

بندہ مزاج پرسی کے لیے آنے والوں کے سامنے اپنی اس حالت پر اللہ کی تعریف کرتا ہے تو فرشتے اس کے اس قول کو اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ پاک سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، پھر ملائکہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ ''اس کو اگر موت دے دی تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر شفادی تو پہلے گوشت سے بڑھیا گوشت اور پہلے خون سے بڑھیا خون اس کو دوں گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔'' (کنزالعمال ۳/ ۱۵:۶۷۰۴)

بیماری سے سارے گناہ معاف

(۲۱۹) اَنِیْنُ الْمَرِیْضِ تَسْبِیْحٌ وَصِیَاحُهٗ تَهْلِیْلٌ وَ نَفَسُهٗ صَدَقَةٌ وَنَوْمُهٗ عَلَی الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَ تَقَلُّبُهٗ مِنْ جَنْبٍ اِلٰی جَنْبٍ کَاَنَّمَا یُقَاتِلُ الْعَدُوَّفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی لِلْمَلَائِکَةِ : اُکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ اَحْسَنَ مَاکَانَ یَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِهٖ فَاِذَا قَامَ وَ مَشٰی کَانَ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه الخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه)

مریض کا درد سے کراہنا تسبیح ہے اور درد سے چیخنا تہلیل ہے اور سانس لینا صدقہ ہے بستر پر لیٹنا عبادت ہے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف کروٹ لینا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں دشمن سے قتال کررہا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ''صحت کی حالت میں وہ جو اچھے عمل کیا کرتا تھا ان کو نامہ اعمال میں لکھو۔'' جب وہ صحت یاب ہوکر بستر سے اٹھ کر چلتا ہے تو اس طرح ہو جاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔ (کنزالعمال ۳/ ۳۱۱: ۶۷۰۵)

بینائی چلی جائے تو صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۲۰) عَنْ بُرَیْدَةَ و جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: لَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ اَشَدَّ عَلَیْهِ مِنَ الشِّرْکِ بِاللّٰهِ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ بَعْدَ الشِّرْکِ بِاللّٰهِ اَشَدَّ عَلَیْهِ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهٖ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِذَهَابِ بَصَرِهٖ فَیَصْبِرَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ۔(روه البزار ترغیب جلد ۴، صفحه ۳۰۲)

حضرت بریدہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔ جس کی بینائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں''

(ایضاً فی کنزالعمال ۳/ ۲۷۹، نحوہ)

جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف

(۲۲۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ : مَنْ مَّرِضَ لَیْلَةً فَصَبَرَ وَ رَضِیَ بِها عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه ابن ابی الدنیا و الحکیم الترمذی و فی الترغیب مَنْ وَّعَکَ جلد ۴، صفحه ۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جو آدمی ایک رات بیمار رہا، پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی

بینائی چلی جائے تو صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۲۰)عَنْ بُرَيْدَةَ و جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ: لَنْ يُبْتَلىٰ عَبْدٌ بِشَيْئٍ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ بِاللهِ وَلَنْ يُبْتَلىٰ عَبْدٌ بِشَيْئٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللهِ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهٖ وَلَنْ يُبْتَلىٰ عَبْدٌ بِذَهَابِ بَصَرِهٖ فَيَصْبِرَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ۔(روه البزار ترغيب جلد ۴، صفحه ۳۰۲)

حضرت بریدہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔ جس کی بینائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں''

(ایضاً فی کنز العمال ۳/۲۷۹، نحوه)

جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف

(۲۲۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ : مَنْ مَّرِضَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَ رَضِيَ بها عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه ابن ابی الدنيا و الحكيم الترمذى و فى الترغيب مَنْ وَّعَكَ جلد ۴، صفحه ۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جو آدمی ایک رات بیمار رہا، پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عز وجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی

گناہ باقی نہیں رہیں گے۔''

(۲۲۲) عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه الطبرانى فى الاوسط و ابو الشيخ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ''جب بندہ تین دن بیمار رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔'' (کنز العمال ۳/۳۰۷: ۶۶۸۴)

(۲۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِذَا اشْتَكَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُخَلِّصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔(اخرجه ابن حبّان فى صحيحه و الطبرانى و ابن ابى الدنيا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔'' (الترغیب و الترہیب ۴/۲۸۷ الترغیب فی الصبر: ۴۲)

بدن میں کوئی تکلیف یا درد ہے تو صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۲۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم اَتٰى شَجَرَةً فَهَزَّهَا حَتّٰى تَسَاقَطَتْ وَ رَقُهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَسَاقَطَ ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه و سلم لَلْمُصِيْبَاتُ وَالْاَوْجَاعُ اَسْرَعُ فِيْ ذُنُوْبِ ابْنِ اٰدَمَ مِنِّيْ فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ(رواه ابن أبى الدنيا و ابو يعلى ترغيب جلد ۴، صفحه ۲۸۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت

کے پاس تشریف لائے پھر اس کو حرکت دی حتی کہ اس کے پتے گرنے لگے جتنے اللہ نے چاہے گر گئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے اس درخت کو حرکت دینے سے پتے اس قدر جلدی نہیں گرے جس قدر جلدی مصیبتیں اور مختلف قسم کے درد ابن آدم کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں۔''

(۲۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی الله علیه و سلم فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّکَ تُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قُلْتُ ذٰلِکَ بِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم اَجَلْ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهُ اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّئَاتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.(اخرجه البخاری و مسلم کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۲۵۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ لگا کر عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ کو تو بڑا شدید بخار ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے عرض کیا ''یہ اس بنا پر ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے گا؟'' ارشاد فرمایا ''ہاں کسی بھی مسلمان کو اذیت پہنچے مرض کی ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔'' (بخاری ۲/۸۴۳، مسلم ۲/۳۱۸)

نیند نہ آئے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۲۶) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی الله علیه و سلم رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَکَبَّ عَلَیْهِ اَیْ اَقْبَلَ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ صلی الله علیه و سلم فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! مَا غَمَضْتُ مُنْذُ سَبْعٍ اَیْ لَیَالٍ وَلَا اَحَدٌ یَحْضُرُنِیْ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ، اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ ذُنُوْبِکَ کَمَا دَخَلْتَ فِیْهَا وَقَالَ صلی الله علیه و سلم سَاعَاتُ الْاَمْرَاضِ یُذْهِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَایَا اَیْ مُکَفِّرَاتٌ لِلْخَطَایَا.(اخرجه ابن ابی الدنیا جلد ۴–۲، صفحه ۲۸۶، وعبره ب''روی'' اشارة للتضعیف)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک انصاری کی عیادت فرمائی۔ حضور پاک ﷺ ان پر جھک پڑے تو اس انصاری نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا ''اے میرے بھائی صبر کر، اے میرے بھائی صبر کر حتی کہ تو اپنے گناہوں سے نکل جائے جیسا کہ تو ان گناہوں میں داخل ہوا۔'' نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بیماریوں کے اوقات خطاؤں کے اوقات کا کفارہ بن جاتے ہیں۔''

سفر میں جس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کے گناہ معاف

(۲۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اَلْغَرِیْبُ اِذَا مَرِضَ وَ نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ اَمَامِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا یَعْرِفُهُ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.(اخرجه ابن النجار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسافر آدمی جب بیمار ہو جائے اور اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھنے لگے اور کوئی بھی اس کو جان پہچان کا آدمی نظر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو

معاف فرمادیتا ہے۔" (کنز العمال ٣/ ٣٠٨: ٦٦٨٩)

بخار کو برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(٢٢٨) عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم دَخَلَ عَلیٰ اُمِّ السَّائِبِ رضی الله عنها فَقَالَ صلی الله علیه و سلم مَالَکِ تُزَفْزِفِیْنَ ؟ (اَیْ تَرْتَعِدِیْنَ وَ تَرْتَعِشِیْنَ) قَالَتْ اَلْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ صلی الله علیه و سلم لَا تُسَبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ کَمَا یُذْهِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔ (اخرجه مسلم ت جلد ٢، صفحه ٢٩٨)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب کے وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "ارے کیا بات ہے، کپکپا رہی ہو؟" وہ عرض کرنے لگی کہ بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بخار کو برا مت کہو کیوں کہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (صحیح مسلم ٢/ ٣١٩)

ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ معاف

(٢٢٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اَلْحُمّٰی حَظُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنَ النَّارِ وَحُمّٰی لَیْلَةٍ تُکَفِّرُ خَطَایَا سَنَةٍ مُجَرَّمَةٍ ای کَامِلَةٍ۔ (اخرجه القسناعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بخار حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے یعنی دوزخ سے اور ایک رات کا بخار ایک پورے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔"

آپ کے سر میں درد ہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(٢٣٠) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا یَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِیْلَةُ وَالصُّدَاعُ وَ اِنَّ عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ (جَبَلٌ فی المدینة) حَتّٰی تَتْرُکَهُ مَا عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ (اخرجه احمد و ابن ابی الدنیا و الطبرانی و مثله عند ابی یعلی عن طریق ابی هریرة رضی الله عنه و رواته ثقات)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان بندے پر دردِ سر اور نقاہت کا دور چلتا رہتا ہے اور اس پر خطائیں اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں حتیٰ کہ یہ بیماری اس کو اس حال میں چھوڑتی ہے کہ اس پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے" (مسند احمد ٥/ ١٩٩: ٢١٧٨٣)

معمولی بیماری پر ایک گناہ معاف

(٢٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَاضُرِبَ مِنْ مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ خَطِیْئَةً وَ کَتَبَ لَهٗ حَسَنَةً وَ رَفَعَ لَهٗ دَرَجَةً۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا و الطبرانی و الحاکم و قال صحیح الاسناد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کبھی بھی کسی مسلمان کی رگ نہیں پھڑکی مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک درجہ اللہ تعالیٰ اس کا بلند فرما دیتے ہیں۔" (کنز العمال ٣/ ٣٠٦: ٦٦٧٥)

بیمار آدمی کی دعا مقبول اور گناہ معاف

(۲۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ عُوْدُوا الْمَرْضٰی وَ مُرُوْهُمْ فَلْيَدْ عُوْا لَكُمْ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَ ذَنْبُهٗ مَغْفُوْرٌ (رواہ الطبرانی فی الاوسط و فی روایۃ عن عمر بن الخطاب قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و سلم اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔رواہ ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۲۲، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۴، کتاب الجنائز والحدیث الاول فی کنزالعمال طس عن انس)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بیماروں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کیا کرو، کیوں کہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔'' اور ایک روایت میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کیوں کہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔'' (کنزالعمال ۹/۹۶: ۲۵۱۴۷)

جس نے بیمار کی عیادت کی اس کے گناہ معاف

(۲۳۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا اِلَّا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔(اخرجہ ابوداؤد و الحاکم کذا فی

الترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۲۰، ابوداؤد باب فضل العیادۃ علی و ضوء کتاب الجنائز عن علی موقوفًا ۲/۳۴۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

حالت اسلام میں جس کا ایک بال سفید ہوا اس کا ایک گناہ معاف

(۲۳۴) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً (أخرجہ ابوداؤد و فی روایۃ عند ابن حبان فی صحیحہ)

مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَ رَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً۔(باب نتف الشیب ابوداؤد ۲۹/۵۷۸ عن ابن عمرو)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حالت اسلام میں کوئی آدمی بوڑھا نہیں ہوتا مگر اللہ رب العزت اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں۔''

ابن حبان نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''نہیں ہے کوئی مسلمان کہ وہ حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور اس بڑھاپے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

نامناسب حالات پر صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۳۵) يَقُوْلُ الْبَلَاءُ كُلَّ يَوْمٍ : إِلىٰ أَيْنَ أَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلىٰ أَحِبَّائِىْ وَ أُوْلِىْ طَاعَتِىْ أَبْلُوْبِكَ أَخْيَارَهُمْ وَ أَخْتَبِرُ صَبْرَهُمْ وَ أُمَحِّصُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ أَرْفَعُ بِكَ دَرَجَاتِهِمْ فَيَقُوْلُ الرَّخَاءُ كُلَّ يَوْمٍ، إِلىٰ أَيْنَ أَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلىٰ أَعْدَائِىْ وَ أَهْلِ مَعْصِيَتِىْ أَزِيْدُ بِكَ طُغْيَانَهُمْ وَ أُضَاعِفُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ أُعَجِّلُ بِكَ لَهُمْ وَ أُكْثِرُ بِكَ عَلىٰ غَفْلَتِهِمْ. (اخرجه الديلمى عن انس رضى الله عنه)

بلا ہر روز پوچھتی ہے کہ آج کس طرف رُخ کروں؟ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میرے محبوب اور مطیع فرماں بردار بندوں کی طرف۔ تیری وجہ سے لوگوں میں سے سب سے بہترین کو جانچتا ہوں اور ان کے صبر کا امتحان لیتا ہوں اور ان کے گناہوں کو زائل کرتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے ان کے درجات بلند کرتا ہوں۔" فراخی (خوش حالی) بھی روز اللہ سے پوچھتی ہے کہ آج کدھر کا رُخ کروں؟ ارشاد ہوتا ہے "میرے دشمنوں اور میرے نافرمانوں کی طرف، تیرے ذریعہ ان کی سرکشی بڑھانا چاہتا ہوں ان کے گناہوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی فوری گرفت کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی غفلت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔" (کنز العمال ۳/۳۴۱:۶۸۵۰)

اگر کوئی کہے کہ اللہ کی قسم! تیری مغفرت نہیں ہوگی تو صبر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۶) إِنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ؟ وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ

يَتَأَلّٰى عَلَىَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ؟ فَإِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ أَحْبَطْتُ عَمَلَكَ. (اخرجه مسلم عن جندب ۲/۳۲۹ كتاب البر و الصله باب النهى عن تقنيط الانسان)

ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا "کون ہے جو میرے بارے میں قسمیہ کہتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں (گنہگار) کی مغفرت کردی اور تیرے اعمال برباد کردیئے۔"

تین چیزوں کو چھپائیے گناہ معاف

(۲۳۷) ثَلَاثٌ مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ، إِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَكِتْمَانُ الْمُصِيْبَةِ وَكِتْمَانُ الشَّكْوىٰ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِىْ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ وَ لَمْ يَشْتَكِ إِلىٰ عُوَّادِهِ ثُمَّ أَبْرَأْتُهُ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَ إِنْ أَرْسَلْتُهُ أَرْسَلْتُهُ وَلَا ذَنْبَ لَهُ وَإِنْ تَوَفَّيْتُهُ تَوَفَّيْتُهُ إِلىٰ رَحْمَتِىْ. (اخرجه الطبرانى و الحاكم عن انس، كنز العمال ۱۵/۴۸۰ : ۴۳۳۴۱)

تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں (۱) صدقہ کو مخفی طریقے سے ادا کرنا (۲) مصیبت کو چھپانا (۳) ہر قابل شکایت بات کو چھپانا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں "جب میں اپنے کسی بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صبر کرے اور اپنی عیادت کے لیے آنے والوں سے شکایت نہ کرے پھر میں اس کو تندرست کردوں تو اس کے گوشت سے بڑھیا گوشت اور اس کے خون سے بڑھیا خون بدلے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر اس کو چھوڑ دوں (یعنی مرض ہی کی حالت میں زندہ رکھا) تو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے اور اگر اس کی روح قبض کروں تو اس حال میں قبض کروں گا کہ میں

اپنی رحمت میں اس کو ٹھکانا دوں گا۔"

کوئی نامناسب بات کہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۸)كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَلَمَّا سَجَدَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَوَطِئَ عَلَىٰ رَقَبَتِهٖ فَقَالَ الَّذِيْ تَحْتَهٗ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَأَلّٰى عَلَىٰ عَبْدِيْ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ۔(اخرجه الطبرانى عن ابن مسعودٍ فى المعجم الكبير ١٠/١٠٠ : ١٠٠٨٦)

ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک اور آدمی آیا اور اس کی گردن کو اس نے (بے خیالی میں) روند دیا جو سجدہ میں پڑا ہوا تھا اس نے کہا اللہ کبھی بھی تیری مغفرت نہیں کرے گا۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "میرے بندہ کے بارے میں قسم کھا کر وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا تحقیق میں نے اس کی مغفرت کر دی۔" (کنز العمال ۳/۵۶۰:۷۹۰۹)

آزمائش کے وقت صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۳۹)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔(رواه الترمذى و غيره وقال حسن صحيح والحاكم، جامع الترمذى باب الصبر على البلاء ۲/۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مومن بندہ اور مومن عورت کی جان میں اس کی اولاد اور مال میں آزمائش آتی رہتی ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے اور اس پر کوئی بھی گناہ نہیں ہوتا۔"

(۲۴۰)عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و

سلم قَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَفِيْ كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يَنْكُبُهَا وَالشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔(اخرجه مسلم و الترمذى و احمد رواه مسلم باب ثواب المومن فيما يصيبه من مرض الخ ۲/۳۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قریب قریب رہو اور سیدھے سیدھے رہو ہر ناگوار بات جو مسلمان کو پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے حتی کہ کوئی مصیبت جو اس کو پہنچے اور کانٹا جو اس کو چبھے۔"

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے اس کے گناہ معاف

(۲۴۱)عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔(اخرجه احمد و نسائى ترغيب صفحه ۲۶۵،جلد ۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو دو مسلمان میاں بیوی ہوں اور ان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرما دیتے ہیں ان کی بخشش کا سبب وہ فضل و رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ان بچوں پر ہے۔" (کنز العمال ۳/۲۹۰،)

(۲۴۲) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضى الله تعالى عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ اُبْتُلِيَ بِبَلِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَاللّٰهُ اَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَّسْئَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اَىْ صَارَتِ الْبَلِيَّةُ كَفَّارَةً لِمَا ارْتَكَبَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (اخرجه الطبرانى باسنادٍ حسنٍ كنز العمال ۳/۳۳۲ : ۶۸۰۶)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دنیا میں جو بھی آزمائش و ابتلا کسی بندے پر آتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ

بہت زیادہ کریم ہے اور معاف فرمانے کے لحاظ سے بہت عظیم ہے کہ اس گناہ کے بارے میں بندے سے قیامت کے دن سوال کرے۔" (یعنی یہ مصیبت ان گناہوں کا کفارہ بن گئی جو اس سے سرزد ہوئے۔)

مسلسل نامناسب حالات آنے پر صبر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۴۳) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْه رضی اللہ عنه قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً فَقَالَ صلی اللہ علیه و سلم اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ اَیْ اَلْاَکْثَرُ فَضْلًا وَّ دَرَجَةً یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِه۔ فَاِنْ کَانَ دِیْنًا صُلْبًا (اَیْ قَوِیًّا مُتَمَکِّنًا) اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِه رِقَّةٌ اَیْ ضُعْفًا اِبْتَلٰی عَلٰی قدر دِیْنِه فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔ (اخرجه ابن أبی الدنیا و ابن ماجه و الترمذی و اسناده صحیح ت جلد ۴، صفحه ۲۸۱، رواه الترمذی باب فی الصبر علی البلاء ۲/ ۶۲)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انبیاء کرام کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جو افضل ہو۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اگر اس کی دینی حالت پختہ ہو تو آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر دین کمزور ہے تو اس کے دین کے موافق اللہ اس کو آزمائے گا، مسلسل بندہ پر مصائب آتے رہتے ہیں حتی کہ وہ اس حال میں زمین پر چلتا پھرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ .... دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

(۲۴۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ و اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ اَیْ تَعَبٍ وَلَا وَصَبٍ

اَیْ دَوَامِ الْوَجْعِ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔ (رواه البخاری و مسلم و رواه الترمذی باسناد حسن و لفظه :

مَا مِنْ شَیْئٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ نَصَبٍ وَّلَا حُزْنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّی الْهَمِّ یَهُمُّهٗ اَیْ یُکَدِّرُهٗ اِلَّا یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ بِه سَیِّئَاتِه۔ (ترغیب جلد ۴، صفحه ۲۸۴، بخاری ۲/ ۸۴۳)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مسلمان کو کوئی تھکن، مشقت فکر اور رنج اور اذیت اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا ہی لگ جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرمائے دیں گے۔"

اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے:

"مومن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی یعنی تھکن، غم اور دائمی درد یہاں تک کہ وہ غم جو اس کو فکر میں مبتلا کردے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں"

(۲۴۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنه اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَیْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِیْ تُصِیْبُنَا مَالَنَا بِهَا اَیْ مِنَ الْاَجْرِ فَقَالَ صلی اللہ علیه و سلم کَفَّارَاتٌ اَیْ هِیَ کَفَّارَاتٌ لِلذُّنُوْبِ۔ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رضی اللہ عنه (وکَانَ حَاضِرًا) یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیه و سلم وَ اِنْ شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَهَا۔ (اخرجه احمد و ابن ابی الدنیا و ابو یعلی و ابن حبان فی صحیحه کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۲۹۶، مسند احمد ۳/ ۲۳ : ۱۱۱۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کیا یا رسول

اللہ! آپ ہم کو بتلا دیجئے یہ امراض جو ہم کو پہنچتے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں کیا اجر ملے گا؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' ابی بن کعب نے عرض کیا وہ مجلس شریف میں حاضر تھے، اے اللہ کے رسول! خواہ وہ بیماری تھوڑی سی ہی ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''خواہ وہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو یا اس سے کوئی بڑی چیز۔''

(۲۴۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْتَلِیْ عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ (اَیْ بِالْاَمْرَاضِ) حَتّٰی یُکَفِّرَ ذٰلِکَ عَنْهُ کُلَّ ذَنْبٍ (اخرجه الحاکم و صححه کذا فی الترغیب و الترهیب ۴/۲۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماریاں دے کر آزماتے ہیں حتیٰ کہ ان بیماریوں کی وجہ سے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

(۲۴۷) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَداً مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ۔ (اخرجه رزین کذا فی الترغیب جلد ۴ صفحه ۲۹۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رب سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جس بندے کی مغفرت کرنا چاہتا ہوں اس کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جب تک اس کی خطاؤں کو جو اس کی گردن میں ہیں بدن کو بیمار کر کے اور اس کے رزق میں کمی کر کے پورا نہ کروں۔''

(۲۴۸) عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ رضی الله عنها قَالَتْ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم وَ اَنَا مَرِیْضَةٌ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَبْشِرِیْ یَا اُمَّ الْعَلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَایَاهُ کَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

وَالْفِضَّةِ۔(اخرجه ابوداؤد جلد ۴، صفحه ۲۹۸، سنن ابی داؤد کتاب الجنائز ۲/۱۴۴)

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جب کہ میں بیمار تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ام العلاء! تمہیں بشارت ہو کیوں کہ مسلمان کا مرض اس کی خطاؤں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کی کھوٹ کو دور کر دیتا ہے۔

طلب معاش میں جو تھکا اس کے گناہ معاف

(۲۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ اُمْسٰی مَغْفُوْرًا لَهٗ۔(رواه الطبرانی فی الاوسط و رواه الاصبهانی من حدیث ابن عباس کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۵۲۴ کنز العمال ۴/۷ : ۹۲۱۴ و عزاه للطبرانی عن ابن عباس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے تھکا ہوا تھا تو اس نے شام کی اس حالت میں کہ اس کی مغفرت ہو چکی۔''

رنج و غم اور معاشی تفکرات سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۵۰) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا یُکَفِّرُ هَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِیُکَفِّرَهَا عَنْهُ۔(اخرجه احمد باسناد حسن ترغیب جلد ۴، صفحه ۲۸۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”جب بندے کے گناہ بہت ہو جائیں اور اس کا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس غم کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔“

(۲۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ نَبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَ هُوَ التَّعْبُ الشَّدِیْدُ وَلَا وَصَبٍ وَهُوَ الْمَرَضُ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتّٰی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔ (اخرجه البخاری و مسلم)

و عند الترمذی عن طریق ابی سعید و لفظه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا یُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَلَا الصِّیَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ یُكَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِیْ طَلَبِ الْمَعِیْشَةِ۔ (اخرجه ابو نعیم و ابن عساکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مومن کو جو تھکن پہنچتی ہے اور مرض پہنچتا ہے اور فکر و رنج اور اذیت اور غم حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تمام کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں۔“

اور امام ترمذی کے نزدیک ابو سعید کے واسطہ سے الفاظِ حدیث یوں ہیں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں کہ نہ تو نماز اور روزہ ان کا کفارہ بن سکتے ہیں اور نہ حج نہ عمرہ بلکہ معاش کی طلب میں لگ کر پیش آنے والے تفکرات ہی ان کا کفارہ بنتے ہیں۔“

مالدار کو مہلت دیجیے اور غریب کا قرضہ

معاف کر دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۲) اُتِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبِّ اِلَّا اَنَّكَ اٰتَیْتَنِیْ مَالًا فَكُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ وَ كَانَ مِنْ خُلُقِیْ اَنْ اُیَسِّرَ عَلَی الْمُوسِرِ وَ اَنْظُرَ الْمُعْسِرَ قَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ۔ (اخرجه الحاکم عن حذیفه و عقبة بن عامر الجهنی و ابی مسعود الانصاری رضی الله عنهم اجمعین کذا فی الترغیب ج ۲، صفحه ۴۳، حاکم عن ابی مسعود ۲۹/۲ : ۲۲۲۶)

قیامت کے دن اللہ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال عطا فرما رکھا تھا، ارشاد فرمائے گا ”دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا ”یا اللہ! میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا (جس کو تیری جناب میں پیش کر سکوں) البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا۔ میں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھا اور میری یہ خصلت تھی کہ مالدار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔“ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرمائے گا ”(یہ کریمانہ رویہ) میرے لیے زیادہ سزاوار ہے۔ اور میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں کہ معافی اور درگزر کا معاملہ کروں۔“ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ ”میرے اس بندے سے درگزر کرو۔“

ایک دوسرے سے نہ بولنے والے باہم صلح کر لیں گناہ معاف

(۲۵۳) اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا

مُهْتَجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔(رواہ ابن ماجہ کتاب الصیام،صیام یوم الاثنین و الخمیس صفحہ ۱۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیر اور جمعرات میں اللہ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے ان دو شخصوں کے جنہوں نے آپس میں بولنا چھوڑ رکھا ہے۔'' ارشاد ہوتا ہے کہ ''ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔''

آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو معاف کر دیجیے آپ کا ایک گناہ معاف

(۲۵۴) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یُصَابُ بِشَیْئٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ (اَیْ یَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَہٗ بِہٖ) اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَ حَطَّ عَنْہُ بِہٖ خَطِیْئَۃً۔ (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۰۶، رواہ ابن ماجہ و احمد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کو اپنے جسم میں کوئی تکلیف کسی آدمی کی طرف سے پہنچے، پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا اور ایک خطا اس کی معاف فرما دے گا۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۲: ۳۹۸۵۰ و رواہ ابن ماجہ باب العفو فی القصاص اشرفی ۱۹۳)

آپ کو کوئی زخم پہنچائے تو معاف کر دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۵) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یُجْرَحُ فِیْ جَسَدِہٖ جِرَاحَۃً فَیَتَصَدَّقُ بِھَا اَیْ یَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَہٗ بِھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، اخرجہ احمد و الضیاء فی المختارۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کے جسم کو زخمی کر دیا جائے پھر یہ زخمی جارح کو معاف کر دے تو بقدر معافی اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۲: ۳۹۸۵۱)

(۲۵۶) عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ اُصِیْبَ فِیْ جَسَدِہٖ بِشَیْئٍ فَتَرَکَہٗ لِلّٰہِ کَانَ کَفَّارَۃً لَّہٗ۔(اخرجہ احمد کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۳۰۶)

ایک صحابی حضور پاک ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''جس کے بدن کو کسی آلہ کے ذریعہ سے زخمی کیا گیا پھر اس زخمی نے اس جارح کو اللہ کے لیے چھوڑ دیا تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۳: ۳۹۸۵۳)

جس نے نابینا آدمی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا

اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف

(۲۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنھما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَادَ اَعْمٰی حَتّٰی یَبْلُغَ مَاْمَنَہٗ، غُفِرَتْ لَہٗ اَرْبَعُوْنَ کَبِیْرَۃً وَ اَرْبَعُ کَبَائِرَ تُوْجِبُ النَّارَ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نابینا آدمی کو لے چلا حتی کہ اس کے گھر تک پہنچا دیا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور چار کبائر بھی دوزخ کو واجب کر دیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۱۵/۷۹۲: ۴۳۱۳۸)

لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے گناہ معاف

(۲۵۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الخَطَایَا کَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ۔(اخرجه ابن عدی و اخرجه الطبرانی کنز العمال ۳/۳:۱۳۳ ۵ و البیهقی و لفظه)

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ یُذِیْبُ الخَطَایَا کَمَا یُذِیْبُ الْمَاءُ الْجَلِیْدَ وَالْخُلُقُ السُّوْءُ یُفْسِدُ الْعَمَلَ کَمَا یُفْسِدُ الخَلُّ الْعَسَلَ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۰۹ : ۵۱۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش خلقی گناہوں کو ایسے پگھال دیتی ہے جیسے سورج برف کو پگھال دیتا ہے۔''

بیہقی کے الفاظ حدیث یوں ہیں

''خوش خلقی خطاؤں کو یوں پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی برف کو پگھال دیتا ہے اور بد خلقی عمل کو یوں بگاڑتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

لوگوں پر رحم کیجئے اور ان کی خطائیں معاف کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا یُغْفَرْ لَکُمْ وَیْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَیْلٌ لِلْمُصِرِّیْنَ الَّذِیْنَ یُصِرُّوْنَ عَلیٰ مَافَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه احمد و کنز العمال ۳/۱۶۴ : ۵۹۷۶ عن ابن عمر)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ بخش دیا کرو تم کو بھی بخش دیا جائے گا، خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو قیف کی طرح (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے

ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں تیل یا شربت یا عرق گذر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ضد کرنے والوں کے لیے جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ ان کو علم ہے۔''

دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں

اور مسکرائیں گناہ معاف

(۲۶۰) عَنْ أَبِیْ دَاوُدَ الْاَعْمیٰ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا الْتَقَیَا وَ تَصَافَحَا وَضَحِکَ کُلٌّ مِنْهُمَا فِیْ وَجْهِ صَاحِبِه لَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالیٰ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا۔ (رواه الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۳۱)

حضرت ابوداؤد الاعمیٰ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو مسلمان جب آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے اور یہ تمام عمل اللہ ہی کے لیے ہو تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

بھوکوں کو کھلائے گناہ معاف

(۲۶۱) عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ (اَیِ الْجَوْعَانَ)۔ (اخرجه الحاکم و صححه کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۶۴۔ کنز العمال ۶/۴۲۳: ۱۶۳۸۲ (حب عن جابر) کنز العمال ۹/۲۴۳ : ۲۵۸۳۹)

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ

اهْتَمَّ بِجُوْعَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهٗ حَتّٰى شَبِعَ وَ سَقَاهُ حَتّٰى رَوِيَ غُفِرَلَهٗ.

(رواہ ابویعلیٰ کنز العمال ۶/ ۴۲۴ : ۱۶۳۷۶ عن انس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا بھی مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کی وجہ سے (کھانے کا) اہتمام کرے، اور پھر اس کو کھانا کھلاوے حتیٰ کہ وہ سیر ہوجائے اور اس کو پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہوجائے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔“

پیاسوں کو پانی پلائے گناہ معاف

(۲۶۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّبِهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرىٰ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَهَا بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔(اخرجه البخاری و مسلم و ابن حبان وغيرهم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس اثناء میں کہ ایک آدمی راستہ میں چلا جارہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا۔ کنویں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور پیاس کی شدت سے وہ کیچڑ چاٹ رہا ہے اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی

ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنے منہ میں تھاما اور کنویں سے نکل آیا اور اس کتے کو وہ پانی پلادیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور اس محنت کی قدر فرمائی اور اسی عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ صادر فرمایا۔“ بعض صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ سن کر دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا جانوروں کی تکلیف دور کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔“ (بخاری جلد ۱، صفحہ ۳۱۸، ۳۳۳، مسلم ۲/ ۲۳۷)

اگر کوئی فریق سودا ختم کرنا چاہتا ہے تو ختم کردیجئے گناہ معاف

(۲۶۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهٗ اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(رواہ ابوداؤد ۴۹۰ و ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۵۶۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی ہوئی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہوجائے) تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں (یعنی گناہ) بخش دے گا۔“

جو بگڑے ہوئے تعلقات کو ہموار کرنے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف

(۲۶۴) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ

و سلم قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يُصَارِمُ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَاِنْ هُمَا صَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَاِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَادَامَا عَلٰى صِرَامِهِمَا وَ اِنَّ اَوَّلَهُمَا فَيْئًا (اَیْ رُجُوْعًا) يَكُوْنُ كَفَّارَةً لَهٗ سَبْقُهٗ بِالْفَيْئِ وَ اِنْ هُمَا مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْ خُلَا الْجَنَّةَ۔(رواه البخاری فی الادب المفرد، باب هجرة مسلم صفحه ١٤٦، باختصار یسیر)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق رکھے پس اگر وہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رہیں تو وہ دونوں حق سے تجاوز کرنے والے ہیں جب تک وہ دونوں اپنی لڑائی پر قائم رہیں، اور ان دونوں میں سے پہلے صلح کی طرف رجوع کرنے والے کے لیے صلح کی طرف سبقت اور پہل اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور اگر وہ دونوں اپنی لڑائی کو باقی رکھتے ہوئے مر گئے تو جنت میں داخل نہ ہوں گے۔''

آپ کے گناہ زیادہ ہیں تو پانی پلائیے آپ کے گناہ معاف

(٢٦٥) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ (اَیْ لَوْ كُنْتَ عَلٰى حَافَةِ الْمَاءِ) تَتَنَاثَرُ (اَیْ ذُنُوْبُكَ الْمَذْكُوْرَةُ) كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِی الرِّيحِ الْعَاصِفِ۔ (اخرجه الخطیب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو بار بار پانی پلا (اگرتو پانی کے کنارے پر ہو) اس عمل سے تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح سخت ہوا میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔'' (کنز العمال ٦/ ٢٠٩: ١٠١٨٣)

مہمان کا اعزاز و اکرام کیجئے آپ کے گناہ معاف

(٢٦٦) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَيُلْقِیْ لَهٗ وِسَادَةً (لِيَجْلِسَ اَوْ يَتَّكِئَ علیها او لیستند الیها) اِكْرَامًا وَ اِعْظَامًا لَهٗ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ۔(رواه الطبرانی فی الصغیر)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کبھی بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جائے اور میزبان مہمان کا اعزاز و اکرام کرنے کی غرض سے مہمان کو تکیہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس میزبان) کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ٩/ ١٥٥: ٢٥٤٠٤)

سوار ہوتے وقت اپنے بھائی کی رکاب تھامئے آپ کے گناہ معاف

(٢٦٧) مَنْ اَمْسَكَ بِرِكَابِ اَخِيْهِ لَا يَرْجُوْهُ وَلَا يَخَافُهٗ غفر الله لَهٗ. (رواه الطبرانی فی الاوسط كذا فی جمع الفوائد صفحه ٣١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے مسلمان بھائی (کے سوار ہوتے وقت اس) کی رکاب کو تھاما نہ اس سے کوئی توقع رکھتا ہو نہ کوئی ڈر (بلکہ محض اخلاص اس کا سبب ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔'' (کنز العمال ٩/ ٢٢٨: ٢٥٨٧٣ و فیه بر كاب "اخیه المسلم" (و عزاه للكبیر عن ابن عباس طب ابن عباس)

جس نے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اس کے گناہ معاف

(۲۶۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ کَتَبَ اللّٰهُ بِکُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَةً وَ مَحَاعَنْهُ سَبْعِیْنَ سَیِّئَةً اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ مِنْ حَیْثُ فَارَقَهٗ فَاِنْ قُضِیَتْ حَاجَتُهٗ عَلٰی یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَ اِنْ هَلَکَ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔(اخرجه ابن ابی الدنیا والْاَصْبَهَانِیُّ کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۳۹۲)

عَنْ أَبِیْ الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِیْهِ شَهْوَةً اَیْ رَغْبَةً وَ مَطْلَبًا غُفِرَلَهٗ۔ (رواه الطبرانی و البزار، کنز العمال ۶/۴۴۷ : ۱۶۴۷۹ و عزاه لابی یعلی و ابن عدی و ابو الشیخ و الخراسطی و ابن عساکر وغیرهم عن انس ثم قال : وهو ضعیف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت میں چلا تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں لکھیں گے اور ستر گناہوں کو مٹائیں گے یعنی معاف فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ اس مقام پر لوٹ کر واپس آ جائے جہاں اس نے اپنے بھائی کو چھوڑا تھا اب اگر اس نے اس کی حاجت پوری کر دی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل آئے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہیں رہیں گے) اور اگر اسی سعی و کوشش میں وفات پا گیا تو جنت میں بغیر حساب داخل ہو جائے گا۔''

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی (جائز) رغبت و خواہش کو پورا کر دیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جس نے مسلمان بھائی کو خوش کر دیا اس کے گناہ معاف

(۲۶۹) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِدْخَالَ السُّرُوْرِ عَلٰی اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ۔(رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۹۴، کنز العمال ۶/۴۳۳ : ۱۶۴۱۸ و عزاه لمحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار عن جابر)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دے۔''

جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرادی اس کے گناہ معاف

(۲۷۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ وَاَعْطَاهُ بِکُلِّ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَ رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه الاصبهانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے گا اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو درست فرما دیں گے اور ہر کلمہ کے بدلے جو دورانِ گفتگو اس نے بولا ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے اور (اپنے گھر) اس حال میں لوٹے گا کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

جس نے راستہ سے خاردار ٹہنی ہٹائی اس کے گناہ معاف

(۲۷۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ غُفِرَ لِرَجُلٍ أَخَذَ غُصْنَ شَوْكٍ مِنْ طَرِيْقِ النَّاسِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَاتَأَخَّرَ .(رواه ابن حبان، كنزالعمال بالفاظ متقاربة ۲۲۰/۶ : ۱۶۳۵۱ وعزاه لابن زنجويه عن ابى سعيد و ابى هريرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''اس شخص کی مغفرت کردی جائے گی جولوگوں کے راستے سے خاردار ٹہنی کو ہٹادے اوراس کی یہ مغفرت گذشتہ اورآئندہ گناہوں کی ہوگی۔''

اہل خانہ اور پڑوسیوں کی حق تلفی کا کفارہ

(۲۷۲) عَنْ حُذَيْفَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ (اَىْ مَعْصِيَتُهُ وَتَفْرِيْطُهُ) فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الْقِيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ.(اخرجه البخارى و مسلم و غير هم، صحيح بخارى كتاب الصلوة باب الصلوة كفارة ۷۵/۱، مسلم كتاب الايمان صفحه ۸۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''آدمی اگراپنے اہل وعیال اوراپنے مال جان اوراولاد اور پڑوسی کے بارے میں کسی معصیت میں مبتلا ہوجائے توروزہ، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جائیں گے۔''

سلام کیجئے اور نرم گفتگو کیجئے گناہ معاف

(۲۷۳) عَنْ هَانِئِ بْنِ يزيد رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَ حُسْنَ الْكَلَامِ. (رواه الطبرانى، كنز العمال ۱۱۶/۹ : ۲۵۲۵۸)

حضرت ھانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مغفرت کوواجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کو پھیلانا اور کلام کو نرمی اورخوبی سے پیش کرنا بھی شامل ہے۔''

اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیے، آپ کے گناہ معاف

(۲۷۴)قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابنَ آدَمَ ثَلَاثَةٌ (اَى هِىَ ثلَاثَةُ اُمُوْرٍ) وَاحِدَةٌ لِيْ وَ وَاحِدَةٌ لَّكَ وَ وَاحِدَةٌ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكَ، فَاَمَّا الَّتِىْ لِىْ فَاَنْ تَعْبُدَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا وَ اَمَّا الَّتِىْ لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتُكَ بِهٖ فَاِنْ اَغْفِرْفَاَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَمَّا الَّتِىْ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَالْمَسْئَلَةُ وَ عَلَىَّ الْاِجَابَةُ والْعَطَاءُ.(اَخرَجه الطبرانى فى الكبير عن سلمان رضى الله عنه و اسناده حسن)

اللہ جل جلالہ کاارشاد ہے''اے ابن آدم تین باتیں ہیں ایک میرے لیے اور ایک تیرے لیے اور ایک تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے۔ بہرحال جو میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری اس طرح عبادت کرکہ میرے ساتھ کسی کوبھی شریک نہ ٹھہرا۔ اور جوتیرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو جوبھی عمل کرے گا (بھلا یا برا) میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا، پھراگر میں تجھ کومعاف کروں تو میں غفوررحیم ہوں، اوروہ بات جومیرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا اور سوال کی ذمہ داری

تیری اور عطا اور قبولیت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔"

اگر نامۂ اعمال کے شروع میں اور آخر میں خیر لکھی ہوئی ہے تو درمیان کے گناہ معاف

(۲۷۵)مَامِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللهِ تَعَالىٰ مَا حَفِظَا فَيَرَى اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا وَفِيْ آخِرِهَا خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمَلَائِكَتِهٖ : اَشْهِدُوْا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(اخرجه ابو يعلى و ابن النجار عن انسٍ)

کراماً کاتبین اپنا نوشتہ جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نامہ اعمال کے شروع میں اور آخر میں ملاحظہ فرماتا ہے کہ خیر لکھی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: "تم گواہ رہو کہ میرے بندے کے نامۂ اعمال کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کو میں نے معاف کردیا۔" (کنز العمال ۱۵/۷۸۱)

(۲۷۶) مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرىٰ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَ فِي آخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالىٰ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(بزار عن انس)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندہ کے) نامۂ اعمال پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کردیئے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول و آخر کے درمیان لکھے ہوئے ہیں۔"

تصانیف حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

رحمۃ اللہ الواسعہ (۵ جلدیں) (اردو)	آسان منطق
حجۃ اللہ البالغہ (۲ جلدیں) (اردو)	آسان نحو (اول، دوم)
ہدایت القرآن (پارہ ۱ تا ۱۸ ۵ جلدیں و ۳۰)	آسان صرف (اول، دوم)
کامل برہان الٰہی (۴ جلدیں) (اردو)	آسان فارسی قواعد (اول، دوم)
تحفۃ الالمعی لسنن الترمذی (۴ جلدیں)	محفوظات (اول، دوم، سوم)
الفوز الکبیر (جدید عربی)	آپ فتوی کیسے دیں؟
العون الکبیر شرح الفوز الکبیر (عربی)	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟
مفتاح التہذیب شرح تہذیب (اردو)	حیات امام طحاویؒ —— حیات امام ابوداؤدؒ
مفتاح العوامل شرح ماۃ عامل (اردو)	تذکرۂ مشاہیر محدثین کرامؒ
گنجینۂ صرف شرح پنج گنج (اردو)	اسلام تغیر پذیر دنیا میں
طرازی شرح سراجی (اردو)	حرمت مصاحرت
دین کی بنیادیں اور تقلید کی ضرورت	**دیگر مصنفین کی کتابیں**
معین الفلسفہ شرح مبادیٔ الفلسفہ (اردو)	خلافت اندلس
تحفۃ الدرر شرح نخبۃ الفکر (اردو)	ہزار سال پہلے
مبادیٔ الاصول (عربی متن)	فقہ اور تصوف
معین الاصول شرح مبادیٔ الاصول	خاموش فتنوں کا علاج
وافیہ شرح کافیہ (جدید عربی)	ظہور مہدی کب؟ کہاں؟ اور کس طرح؟
ہادیہ شرح کافیہ (اردو)	آسان حج
فیض المنعم شرح مقدمہ مسلم (اردو)	زلزلوں کی کہانی (مولانا طارق جمیل صاحب)
شرح علل الترمذی (عربی)	ایمان افروز واقعات (مولانا طارق جمیل صاحب)
ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں	اردو کی پہلی، دوسری، تیسری (مع لغات، رنگین)

تصانیف

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند

الخیر الکثیر شرح الفوز الکبیر

یہ الفوز الکبیر کی مقبول ترین اردو شرح ہے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تمام نگارشات ایجاز واختصار کا اعلیٰ نمونہ ہیں، الفوز الکبیر میں بھی یہی انداز تحریر ہے اس لئے شرح کے بغیر کما حقہ اس کا سمجھنا نہایت دشوار ہے، اس شرح نے کتاب کو نہایت آسان کر دیا ہے۔

آداب اذان واقامت

یہ اذان اور تکبیر کے مسائل وفضائل پر نہایت جامع، مدلل ومفصل اور تحقیقی کتاب ہے، ہر مسئلہ کا مفصل حوالہ موجود ہے، اور خوبی کی بات یہ ہے کہ موقع بہ موقع احادیث نبویہ ذکر کی گئی ہیں جس سے کتاب کا لطف دوبالا ہو گیا ہے۔

اصلاح معاشرہ

اس کتاب میں دوسو سے زائد احادیث شریفہ اور آیات کریمہ کی روشنی میں معاشرتی بگاڑ کے اسباب اور انکی اصلاح کے طریقے عام فہم زبان میں بیان کئے گئے ہیں، اگر مسلمان تعلیمات نبوی کے اس حصہ کو پیش نظر رکھیں؛ تو ان شاء اللہ ایک ایسا صالح معاشرہ وجود میں آئے گا جو صحابہ کرامؓ کے معاشرہ کا نمونہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

الامین کتابستان دیوبند